قل سیروا فی الارض

موجودہ حالات مصر

موسوم بہ

خیابان

بعہدِ فرخ ہمایون دولت و یمن عاطفت حضرت شہنشاہ البرٹ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ

حسب فرمایش والا احباب و باستفادہ عام

در احوال الحکومۃ الخدیویۃ الجلیلۃ المصریۃ

از تصنیف جناب نواب محمود علیخان صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ وکیل

(نبیرۂ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان صاحب مرحوم)

در مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد مطبوع گردید

قیمت مجلد عہ

محصول ذمہ خریدار

ریویو جو خیابان پر مولوی سید محمد متین صاحب وکیل ہائیکورٹ نے تحریر کیا

حامداً و مصلیاً

بیا در ید گر این خیابود زبان داستے

غریب شہر سخنہاے گفتنی دارد

امابعد۔ جناب نواب محمود علی خان صاحب نے مجھسے بتکرار یہ خواہش کی ہے کہ مین کتاب خیابان پر جو نواب ممدوح نے حالات مصر مین تصنیف فرمائی ہے اپنی راے لکھون مین اپنی راے کو اس قابل نہین سمجھتا کہ کوئی شخص مبالغہ و اصرار کے ساتھ اوسکی تمنا کرے علی الخصوص جب کہ خود کتاب خیابان اپنے مصنف کے فضل و کمال کے اظہار مین ناظرین کے سامنے موجود ہے لیکن امتثالاً للامر مجھکو تھوڑا سا لکھنا پڑا۔

مصر جسکا نام مصرائیم ہے قدیم زمانہ سے نوادر اشیا و عجائب و غرائب امکان کے لئے مشہور ہے اوسکا تعلق صحف سماویہ کے چند قصون اور اکثر تاریخی واقعات سے ہے ابراہیم خلیل نے مسافرانہ قیام تھوڑے دنون تک مصر مین کیا یوسف نبی بازار مصر مین غلامون کی طرح فروخت ہوے اور قید خانہ مین تعبیر خواب دیکر محافظ خزائن ارض ہوے یوسف کے ساتھ تعشق زوجہ فوطیفر کا افسانہ جو احسن القصص ہے اسی مصر مین پیش آیا خواب فرعون مین دریاے نیل سے سبع بقرات سمان کا نکلکر با کول وطعمہ سبع عجاف ہونا اور سبع سنبلات خضر و آخر یابسات کا پیدا ہونا اسی مصر کے قحط و غلا کی روداد ہے ساحران فرعون کے کید و شعبدہ کو باطل کرنیکے لئے موسیٰ کا معجزے دکھانا اور پھر ساتھ بنی اسرائیل کے خروج کرنا جو واقعہ مطابق قول ڈاکٹر اڈور ڈ مہلر العہد رئیس ثانی فرعون کے ۲۷ مارچ ۱۳۳۵ قبل مسیح کے ہوا اور غرق جیش فرعون کا ماجرا اسی زمین مصر مین ہوا جس سے تورات کا دوسرا سفر منسوب ہے برکۃ القارون سرزمین مصر مین ہے سکندر رومی کا ۳۳۲ قبل مسیح کے زمین مصر پر غلبہ حاصل کر کے شہر اسکندریہ آباد کرنا جو اتبک دنیا کے

قبل مسیح کے تھا اوسنے ایک کتاب ضخیم حالات مصر مین لکھی ہے دوسرا مورخ دیودورس سکولس باشندہ جزیرہ سسلی ہے جو چارسو برس بعد ہوا ہے ان دونون مورخین نے سفر مصر کیا تھا تیسرا شخص مینتھو ہے جسنے عہد قیصر فلادلفس (سنہ ۲۸۵-۲۴۷ قبل مسیح) مین زبان یونانی مین حالات مصر لکھے علاوہ اسکے وہ انکشافات ہین جو حال مین کئے گئے ہین مگر حالات موجودہ مصر مین کوئی ایسی کتاب نہین تھی جس سے ہمکو اقوام و باشندگان مصر کے حالات اخلاق و تمدن اور اوسکے تعلقات کا حال دول خارجہ سے معلوم ہو ابن بطوطہ و ناصر خسرو (سنہ ۴۳۹-۴۴۰ ہجری) وغیرہم کے جو سفرنامے ہین اونسے موجودہ حالت کے سمجھنے مین بہت کم ہمکو مدد ملتی ہے یوروپین سیاحون کی کتابین مغربی اصول پر لکھی جاتی ہین اور اون سے ہمکو بصیرت کی امید بہت کم رہتی ہے اس زمانہ مین ضرورت زمانہ کے لحاظ سے موجودہ حالات مصر و باشندگان مصر مین ایک کتاب ہمارے نہایت معزز و ذی علم دوست نواب محمود علی خان صاحب نے تصنیف فرمائی ہے یہہ کتاب عدیم المثال ہے اسمین عیب کوئی نہین ہے اسمین سب ضروری باتین موجود ہین یہہ سفرنامہ ہے جسمین اپنے حالات سفر مصنف نے اپنے ہموطنون کے واسطے لکھے ہین اسمین وہی باتین ہین جنسے آگاہ کرنا اہل وطن کو ضروری فرض مصنف کا تھا یہہ قصہ کی کتاب نہین ہے یہہ موجودہ مصر کی تاریخ ہے اسمین وہی واقعات تحریر کئے گئے ہین جنکو مصنف نے اپنی آنکھون سے دیکھا اور معتبر ذریعون سے دریافت کیا یہہ کتاب ناول نہین ہے کہ جسمین حقیقی زندگی کا عکسی فوٹو کھینچا گیا ہو یہہ واقعی اور کریکٹل ہسٹری مصر اور اہل مصر کی ہے اسکا مقصود ہمکو نفع پہنچانا ہے اسکے شایع کرنے مین مصنف کا کوئی ذاتی نفع نہین ہے چونکہ مصر اسلامی سلطنت ہے ہر مسلمان کو چاہئے کہ حالات مصر سے آگاہی حاصل کرے اور حالات ملک اور معاملات مصر سے آگاہی پوری طور پر بغیر اس کتاب کے پڑھنے کے حاصل نہین ہو سکتی - میری گذارش مصنف

مشہور شہرون مین ہے اور جو مدت تک مجمع ارباب فضل وعلم رہا ہے اور بعد وفات سکندر کے
عہد بطالمہ مین فلادلفس کا بحر قلزم کو بحر متوسط سے ملحق کرنیکی غرض سے نہر سویز حفر کرنا اور
آخرین بطالمہ مین ملکہ قلوبطرا کا فوج روم سے محاربہ ومقاتلہ کرنا جسکے سانولے حسن نے
قیصر وانٹانی شاہان روم کے دلون پر اثر عجیب پیدا کر رکھا تھا ۶۴۲ء مین مصر کا مسلمانون
کے ہاتھہ سے مفتوح ہونا اور زمانہ مابعد مین گیارہ خلفاے فاطمئین وعبیدیین کا اوسپر حکمران
رہنا نپولین شاہ فرانسہ کا ممالیک سے جنگ کرنا اور مصر کا داخل اطاعت فرانسہ ہونا اور
آخر مین ڈاکٹر فرالسیپس کا نہر سویز کو توسیع تجارت کے لئے حفر کرنا ایسے دلچسپ واقعات
ہین کہ ہر شخص کو یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس عجیب سرزمین کے حالات اور اوسکے باشندون
کے عادات کو دریافت کرے اس سے قطع نظر کرکے مصر مین بہت قدیم عمارتین عجائب روزگار
و یادگار زمانہ فراعنہ ابتک موجود ہین اہرام و مقابر فراعنہ واسفنگ وبحیرہ میریس ولبرنتھہ (اصطخر)
واقعی ایسی عمارتین ہین جو انسان کی بنائی ہوئی معلوم نہین ہوتین اہرام مصر جنکو مصنوعی پہاڑ کہنا چاہئے وادی نیل
کے مغربی کنارہ پر ستر میل تک نظر آتی ہین ازانجملہ تین اہرام خزہ کی بہت مشہور ہین اہرام کبیر فرعون شفوس کے نام سے
موسوم ہے دوسری فرعون شفرے کے نام سے اور تیسری فرعون منکارے کے نام سے
اہرام منکارے مین مامون رشید نے ۸۲۰ء مین ایک راستہ بنوا کر بتلاش دفینہ داخل ہوا تھا
اوسی راستہ سے اب بھی لوگ اوسمین جاتے ہین شہر منف کے قریب تقریباً تیس ۳۰ مقابر
فراعنہ شاہان منف کی ہین اگرچہ صحیح طور پر اہرام کا زمانہ بنا متحقق نہین ہوتا مگر جو انکشافات کہ
اون کتبون سے ہوے ہین جو مقابر فراعنہ پر حروف قدیمہ مین درج ہین اونسے بہت سی
باتین پرانی معلوم ہوگئی ہین بقول مورخ یونانی ہیرادوتوس ان اہرام سے زیادہ عالیشان
اور دلچسپ اصطخر اور بحیرہ میریس ہین جو قریب مدینہ فیوم کے ہین اور جو سد طغیانی آب نیل
وکار حرث وزرع کے لئے بنائی گئی تھین حالات قدیمہ مصر کے جاننے کے وسائل فی زماننا
ہمارے پاس بہت ہین سب سے پہلا مورخ ہیرادونوس یونانی ہے جسکا زمانہ پانچسوین

۷۸۶

دیباچہ

بنامِ آنکہ نامش حرزِ جانہاست ثنایش جوہرِ تیغِ زبانہاست
تعالے للہ زہے قیوم و دانا توانائی دہِ ہر ناتوانا

حامداً و مصلیاً۔ دنیا مین کوئی شخص مشکل سے ایسا ہوگا کہ جسکو کسی قسم کا شوق نہو۔ ہر ایک شخص اپنے خیال میں غرق رہتا ہے اور جس طرف اسکی طبیعت کا میلان ہو اُسی طرف اُسکی طبیعت مبذول ہوتی ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ ایک خیال والا دوسرے خیال والے کو اپنی سمجھ کے موافق بیوقوف و نادان خیال کرتا ہے کسی چیز کے طرف حد سے زیادہ رغبت کا نام عشق ہے عشق کہئے یا جنون یا جسکو زبانِ انگریزی میں (مینیا) کہتے ہیں مختلف آدمیونکو مختلف قسم کی مینیا ہوا کرتی ہے۔ کسی کو مختلف دول کے اسٹام کے جمع کرنے کا شوق کسی کو مختلف ممالک کے سکوں کے حاصل کرنے کی خواہش بعض شخص ہمیشہ نئی اور دلچسپ خبروں کے سننے کے مشتاق ہوتے ہین علی ہذا القیاس +

مجھکو ایک عرصہ سے اس بات کی "مینیا" تھی کہ میں مختلف ممالک کی سیر کروں اور خصوصاً دولت عالیہ عثمانیہ ٹرکی ادام اللہ اقبالہا کے دیکھنے کا عرصہ سے شوق تھا سنہ ۱۸۹۹ء میں بعد فراغت امتحان۔ بی اے۔ مَیں بطور تبدیل آب وہوا دیکھنے کی غرض سے گرمی کے ایام میں ریاست جموں و کشمیر گیا تھا جسوقت کہ مَیں سری نگر دار السلطنت

سے اسقدر اور ہے کہ غلطی کتابت سے بہت سے الفاظ غلط اس کتاب مین لکھے گئے ہین قبل شایع کرنیکی اونکی تصحیح کرنا مناسب ہے فقط

راقم محمد متین

الہ آباد ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۱ء

ریویو جو خیابان پر جناب مولوی سید کرامت حسین صاحب بیرسٹر نے تحریر کیا

مین نے خیابان کو اول سے آخر تک رغبت سے پڑھا - جناب مصنف نے اپنے ذاتی تجربون اور رایون کو مصر - اوسکے باشندون اور معاشرت اور تمدن کی بابت ایسے خوبی سے لکھا ہے کہ کتاب کا پڑھنا شروع کرنیکے بعد ناتمام چھوڑنا مشکل ہو گیا - کتاب کا طرز بیان دلکش ہے جو واقعات اور رائین درج کی ہین اونسے چشم بینا اور ذہن رسا کا خوب پتہ لگتا ہے امید ہے کہ یہہ کتاب طبع خلائق کو پسند آویگی اور سودمند ہوگی -

کرامت حسین

۸ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء

پنشن دار بحیثیت فوجی سول سرجن کے ہے یہ رائے دی کہ میں اس امر یعنی جہازوں اور اُنکے کرایوں کو ٹامس کوک کمپنی بمبئی کے ذریعہ سے طے کروں چنانچہ میں نے اس بارے میں ٹامس کوک کمپنی کو لکھا اُنھوں نے میری خواہش کے موافق قابل اطمینان جواب دیا ایک جہاز لائیٹ کمپنی کا ۱۴ مارچ کو چھوٹنے والا تھا اور جسکے سکن کلاس کا ٹکٹ بمبئی سے پورسعید تک تین سو پینسٹھ ۳۶۵ روپیہ تھا مجھکو لکھا میں نے روپیہ فوراً روانہ کردیا اور تاریخ مقررہ پر بمبئی پہونچ گیا۔ جہاز میں سوار ہوکر اوّلاً مصر گیا بعد قیام چند ایام مصر سے براہ شام استنبول ہوتا ہوا وینا پہونچا بعد مراجعت استنبول براہ یونان اسکندریہ واپس آیا اسکندریہ سے الجیریا گیا الجیریا سے اسکندریہ پھر واپس آیا اس سفر کے بعد ہندوستان آیا۔ اِسوقت تمام احباب میری سیر و سیاحت کے حالات سننے کا شوق رکھتے ہیں۔ مجھسے اکثر احباب مستدعی ہوئے کہ میں ایک دن ایک جلسہ منعقدہ میور سنٹرل کالج میں اپنے حالات یوروپ وٹرکی کی نسبت ذکر کروں میں نے اُنکی خواہش کے موافق کچھ تھوڑا سا بیان اُس جلسہ میں کیا تھا لیکن وہ بیان خود میرے قابلِ اطمینان نہ تھا۔ چونکہ سلسلہ وار نہ تھا اور نہ ہو سکتا تھا میرے سامعین کو اُسکے سننے سے کیونکر تسلی ہوئی ہوگی۔

فی الحال احباب کے اصرار سے اپنے حالات سیر و سیاحت کو لکھتا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ ناظرین کو اُسکے پڑھنے سے دلچسپی ہوگی اور خصوصاً مسلمانی دنیا کے حالات مسلمانانِ ہند کی وقفیت کے واسطے فائدہ مند ثابت ہونگے۔

اِن تمام حالات سیر و سیاحت کو تین جلدوں میں تقسیم کرتا ہوں۔

اوّل جلد موسوم بہ خیاباں میں ملک مصر اور باشندگانِ مصر کے شوشل

کشمیر میں قیام پذیر تھا اُسوقت حسن اتفاق سے جناب سردار عالی وقار عالی خاندان فخر قوم افاغنہ یعنی جناب سردار محمد ایوب خان صاحب بہادر سری نگر میں رونق افروز تھے مجھکو بتوسل اسسٹنٹ پولیٹکل افیسر جناب سردار موصوف سے چندبار ملاقات ہونے کا فخر حاصل ہوا سردار موصوف کو پولیٹکل معاملات کے سننے کا اور ہر ایک امر پر اپنی رائے قائم کرنیکا حد سے زیادہ شوق ہے چونکہ اسوقت میں ایک بہت بڑا محاربہ پیش تھا جسکو تمام دنیا غور و فکر سے دیکھ رہی تھی۔ ہر اخبار میں ہر تار میں اُسکی نسبت خبر شائع ہوا کرتی تھی وہ محاربہ ٹرکی و یونان کی جنگ تھی۔

اسوقت بہت سے ولایتی اخبار جنمیں اصل واقعے جنگ کے فوٹو دیتے ہوتے تھے مثل گرافک وغیرہ سردار موصوف کے یہاں آتے تھے۔ چونکہ مجھکو بھی اس جنگ سے گونہ دلچسپی تھی لہذا میں اکثر اخبار کے پڑھنے کی غرض سے سردار موصوف کے جلسوں میں شریک ہوتا تھا اُسی ایام سے میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ اگر ممکن ہو سکا تو بہت جلد یورپ کا سفر کرونگا اور خاصکر دولت عالیہ عثمانیہ ادام اللہ اقبالہا میں اچھی طرح سے سیاحی کرونگا مجھکو یاد پڑتا ہے کہ میں نے بروقت مراجعت کشمیر سردار موصوف سے بھی یہ امر ذکر کیا تھا اُسوقت سے برابر یہ خیال میرے پیش نظر رہتا تھا سنہ ۱۹۰۰ء ۶ بماہ مارچ بمصداق جوئندہ یابندہ زمانہ نے مساعدت کی میں بعد فراغت امتحان وکالت یورپ کی سیاحت کیواسطے آمادہ ہوا بڑی فکر یہ تھی کہ کس طور انتظام کیا جائے تاکہ دقتِ سفر میں پیش نہ آئے

اول امر طے کرنیکے قابل یہ تھا کہ کون کون جہاز سویز کو جاتے ہیں اور کس کس تاریخ پر اور انکا کرایہ کس کس قدر ہے۔ میرے ایک معزز یورپین دوست نے جو اس وقت

غور سے پڑھیں گے - میں نے حتی الامکان اس بات کی کوشش کی ہے کہ میں
اس کتاب کو دلچسپ عام فہم بناؤں اور میں نے جو واقعات یا حالات لکھے ہیں اُنمیں
مبالغہ اور اپنے وسعت خیالات کو دخل نہیں دیا ہے جیسا دیکھا یا سنا ویسا ہی بیان کیا ہے۔

زبان انگریزی میں ہر قسم کے علوم اور ہر قسم کی داستان موجود ہیں لیکن وہ
لوگ جو انگریزی جانتے ہیں اُن داستانوں کو پڑھ سکتے ہیں اسوقت تک اُردو
ہندوستان کی ملکی زبان سمجھی جاتی ہے اور ابتک ایک بڑا گروہ ہندوستان کے باشندونکا
زبان انگریزی کے نہ جاننے کے باعث اُن تمام علوم و فنون سے جو انگریزی زبان میں
ہیں مستفید نہیں ہو سکتا۔ سیر و سیاحت کی کتابیں کثرت سے انگریزی زبان میں پائی جاتی ہیں
لیکن وہ دوسری طرز پر اور مختلف مذاق کے شخصوں کی لکھی ہوئی ہیں جو مشرقی قوم کے
حالات کو باوجود کثرت سے خلط ملط ہونے کے پورے طور سے نہیں جانتے۔ بعض لوگو
ں میں ایک سوئی ہوتی ہے یعنی جس خیال کے وہ ہوں تمام دنیا کو ویسا ہی خیال کرتے
ہیں بعض شخص ہر چیز میں تعصب اور اپنے قومی خیالات کی ناحق پیروی کرکے اصلی واقعات
کو دوسری طرز بیان کرتے ہیں۔ بعض کسی قوم کی طرفداری کرکے اوسکو حد سے زیادہ بڑھا
دیتے ہیں جس سے پبلک کو اپنی ٹھیک رائے قائم کرنیکا موقع نہیں ملتا۔ اسوقت میں اس
قسم کی کتاب جیسی میں لکھنا چاہتا ہوں اُردو میں نہیں ہے۔

مجھسے پیشتر دو ایک صاحب انہیں ممالک میں گئے ہونگے اونکی سیر و سیاحت کے
حالات زمانہ کے بُعد کے باعث موجودہ حالت سے مطابق نہونگے اسی خیال مذکور الصدر
نے مجھکو آمادہ کیا کہ میں واقفیتِ عامہ کی غرض سے اپنے حالات کو زبانِ اُردو میں لکھوں
اُردو دانوں کے سوا یہ حالات جو بلا کسی قوم اور ملت کی طرفداری کے لکھے گئے ہیں

پولیٹکل اور دماغی کیفیتوں پر بحث کی گئی ہے۔

دوسری جلد میں دولت عالیہ عثمانیہ دارالخلافت استنبول ونیز تمام ممالک محروسہ کے حالات ہیں یعنی ترکوں کی طرز معاشرت اُنکی اخلاقی اُنکی دماغی قوتیں وغیرہ وغیرہ ونیز افواج ترکی و مدارس ترکی اور تمام اون صوبوں کے حالات جو ترکی کے ماتحت ہیں اُسکے انتظام کی حالت اُسکی مالی کیفیت اُسکے ضعیف یا قوی ہونیکی دلیلیں وغیرہ وغیرہ

تیسری جلد۔ اسمیں تمام دوال یوروپ کے مختلف اقوام کے خصائل اور اُنکی طرز معاشرت ہے جنسے ملنے کا مجھکو ترکی و مصر یا اوڈیسہ و وینا میں اتفاق ہوا ہے۔ خصوصاً اس حصے میں یہ بات دکھائی گئی ہے کہ یوروپ کی موجودہ قوموں میں سے کون قوم سب سے زیادہ خلیق با تکلف اور سلیقہ مند ہے اسکا مقابلہ اور دوسری قوموں سے کیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسوقت روسیوں کی قوم سے کوئی قوم زیادہ خونخوار بے رحم اور بیوقوف یوروپ میں نہیں ہے۔ روس کی رعایا کا ہند کی رعایا کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ روس کی آمد سے کس قدر نقصان ملک ہند و باشندگان ہند کو پہونچیگا۔

اس کتاب کا اختتام ایک نتیجہ پر ہے جو ان تینوں حصوں کے بعد مشتمل کتاب کیا گیا ہے۔ حقیقت میں جو ان تینوں حصوں میں لکھا گیا اور جو ذاتی وقفیت سیاحت سے مجھکو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ کل دنیا کا امن اس امر پر قائم ہے کہ دولت عظیم الشان دولت برطانیہ و دولت عالیہ ترکی میں اتحاد و اتفاق اعلی درجے کا قائم ہو حقیقت میں ایک کی دوستی دوسری سلطنت کیواسطے لازم و ملزوم پڑی ہے۔ یہ دونوں دولتیں ہمیشہ سے ایکدوسرے کی قدیمی دوست رہی ہیں مجھکو امید ہے کہ ناظرین اس کتاب کو

کرنے والے اور اسپر چلنے والے بہت کم ہیں۔ قوم میں ابتک مذاق محض واقعات کے سننے یا پڑھنے کا نہین ہے۔ علم تاریخ و دقیق مسائل ملکی پر لوگ بہت کم توجہ کرتے ہیں اہل ہند کی طبیعتیں قصوں اور افسانوں کو پسند کرتی ہین اور یہ حالت کسی خاص فرقہ یا گروہ کی نہین ہے بلکہ تمام آدمی اعلی سے لیکر ادنی تک بہت سے بیہودہ قصوں کو سنتے یا پڑھتے ہیں۔ جنکے سننے یا پڑھنے سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔ میں "سنتے" ہسواسطے کہتا ہوں کہ ابتک قصہ گو اعلی خاندانوں میں ملازم نوکر رکھے جاتے ہیں جنکا کام محض یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر روز نئے دلچسپ قصے گڑھکر دل خوش کرنے کیواسطے سنایا کریں۔

جس قوم کا یہ حال ہو اوسکو واقعات بحیثیت واقعات کیونکر اچھے معلوم ہونگے اور کیون طبیعتیں اُنکے سننے یا پڑھنے کو چاہینگی۔ چنانچہ اسی خیال مذکور الصدر نے مجھکو آمادہ کیا کہ میں دوسری روش اختیار کرون۔ جو طرز میں نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ بعض بعض واقعات کو قصے اور افسانے کے پیرایہ میں عام طبیعتوں کے رُجحان کی مطابق لکھا ہے اور اُسکے ساتھ کہیں کہیں چاشنی ظرافت اور خوش طبعی کی آگئی ہے جو محض اس غرض سے ہے کہ اصل تاریخی واقعات کا متواتر پڑھنا بار خاطر نگذرے۔ یہ روش مصلحتاً ضرورت زمانہ کی غرض سے اختیار کی ہے۔

جس وقت میں قسطنطنیہ میں قیام پذیر تھا اکثر کرا آیاز صوفیہ (جو مقبرہ حضرت سلیمانؑ کے نام سے مشہور ہے) کے دیکھنے کو جاتا تھا۔ وہانپر بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ مدرس فقہ وحدیث کا درس دیتے وقت اپنے سامعین کی افسردگی طبیعت کو دور کرنے کی غرض سے جو کثرت محنت مطالعہ اور متواتر توجہ اخذ مطلب سے پیدا ہوئی ہو

انگریزی دانوں کو بھی مفید ثابت ہونگے حال کی فرانسیسی کتابوں سے جو ان حالات پر تفصیل کے ساتھ مصر، شام و استنبول میں ملتی ہیں مدد لیگئی ہے۔ اور وہ واقعات لکھے گئے ہیں جو انگریزی کتابوں میں خاص کر نہیں ہیں۔ ان واقعات کے زمرے میں کبھی کبھی اپنی ذاتی رائے ظاہر کی گئی ہے مگر ان جگہوں پر جو متعلق واقعہ ہے ٥

من طریق سعی می آرم بجا	لیس للانسان الا ما سعی
دامن مقصود اگر آرم بکف	از غم اندوہ ماتم برطرف
ورنشد از جہد من کارے تمام	من دراں معذور باشم والسلام۔

مقدمہ جلد اول

گذارش امر واقعی

اس سے بیشتر کہ میں اپنے حالات مصر کی سیاحت کے بارے میں لکھوں مناسب سمجھتا ہوں کہ ناظرین کتاب کی آگاہی کی غرض سے چند ضروری امور کا ذکر کردوں تاکہ اونکو میرے مافی الضمیر سے ایک گونہ آگاہی ہو جاوے اور میرے مطلب اور مفہوم کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

اولاً امر ذکر کرنے کے قابل یہ ہے کہ جسوقت حالات سفر لکھنے کیواسطے احباب نے اصرار شروع کیا تو مجھکو یہ دقت پیش آئی کہ کون طرز عبارت اختیار کیا جاوے جو پسندیدۂ خاطر عام ہو اور میری جزوی معلومات سفر سے اونکی وقفیت ہو۔

میری رائے اول اسطرف ہوئے کہ محض واقعات و معلومات کو بحیثیت واقعات تاریخی لکھوں۔ لیکن تھوڑے فکر کے بعد یہ رائے قائم ہوئی کہ ہند میں اس روش کو پسند

گناه هر دو جهان دارم و ندارم باک — که هست در دل من مهر پاک پیغمبر
چو در ولای محبت گرو شود دل من — بدی بمن نرساند شاهد و ساغر

موجودہ حالات مصر کے لکھنے میں کمترین نے روش فرانسیسی مصنفوں کی اختیار کی ہے جو انگریزی طرز مطالب کے بالکل خلاف ہے۔ انگریزی مصنفوں کی کتابیں چاہے کسی قسم کی کیوں نہوں سنجیدگی ثقاہت اور ملکی منصوبوں پر مبنی ہوتی ہیں وہ ہرگز اپنے ذاتی اندرونی خیالات کو صاف طور پر پبلک کے پیش نظر نہیں کرتے۔ اسکے سبب ظاہر ہیں اول یہ ہے کہ انگریزی مصنفوں کے مزاج جبلتاً سرد و مرطوب ملک میں رہنے کے باعث ایسے واقع ہوئے ہیں اونمیں فطرتاً مادۂ ظرافت و صداقت اظہار خیال فرانسیسی مصنفوں کا سانہیں ہے۔ دوم سبب یہ ہے کہ بحالت مجموعی قوم انگریز کی کوششیں ہمہ تن اصول ملک گیری و ملک داری و تجارت کے بڑھانے کی طرف مبذول رہتی ہیں۔ وہ ہر دن نئی کلوں کی ایجاد کرنے اور نئے ملک کے انتظام کے خیال میں غلطاں و پیچاں رہا کرتی ہیں۔ کوئی فرد بشر اس قوم کا کیوں نہو اُسکے دل میں دائم خیال اپنی معیشت کے بڑھانے اور مالی دنیا میں ترقی کرنے کا ہوتا ہے۔ اُنکی کل غرض و غایت یہی ہوتی ہے اور اس ہی کو اعلی ترقی خیال کرتا ہے۔

جب کسی قوم کا یہ حال ہو تو اُسکی تصانیف کیونکر نظری و فلسفی دنیا میں باوقعت کہی جاسکتی ہیں۔

انگریزی مصنفوں کے برخلاف ظرافت و صداقت اظہار مطالب فرانسیس میں بہت زیادہ ہے۔ کوئی فرانسیسی مصنف کیوں نہو اسکی تحریر تھوڑی یا بہت ظرافت آمیز ہوتی ہے

اثنائے درس میں ظرافت آمیز گفتگو شروع کردیتے ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام سامعین میں ہنسی پڑ جاتی ہے اور افسردگیِ طبیعت جاتی رہتی ہے۔ ایک وقت جبکہ میں موجود تھا مدرس صاحب نے بعد اختتام درس مجھسے پوچھا کہ آپ کو ہمارا طرز تعلیم کیسا معلوم ہوتا ہے۔ یہ مدرس ترک تھے اور معقول لیاقت فلسفے کی رکھتے تھے مینے جواب دیا کہ آپ کے جامع الکمالات اور عالم متبحر ہونے میں تو کچھ شک نہیں ہے لیکن آپکا برتاؤ اور طرز تعلیم میرے پسند نہیں ہے یہ سراسر آپکی شانِ وجاہت کے خلاف ہے اسپر انہوں نے جواب دیا کہ "آفندم! آپ ہمارے قوم کے رنگ اور مذاق سے واقف نہیں ہیں۔ ترک فطرتاً نہایت ظریف اقوام میں سے ہیں جب تک کوئی ظرافت کی بات نہو کسی کام میں انکی طبیعت نہیں لگتی"

خیر۔ میں اپنی طبیعت سے ایک حصہ اور ناظرینِ کتاب کی غرض سے دس حصے ایسا کرنے پر مجبور ہوں۔ اصل یہ ہے کہ خوش طبعی اوصاف سرشت انسانی سے ہیں۔ ظرافت یا خوش طبعی کو عیوب میں داخل کرنا غلط خیالی ہے۔ البتہ خاص خاص اشخاص میں فطرتاً یہ مادہ نہیں ہوتا۔ بعض میں بمقتضائے پیری یا کسی بیماری کے باعث جاتا رہتا ہے۔ تندرستی و توانائی کی حالت میں آدمی بالعموم خوش مزاج اور خوش طبع ہوتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنی طبیعت کے خلاف ثقہ بنکر اپنے قدرتی ولولوں و جذبوں کو خلافِ قانونِ فطرت روکتے ہیں جسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی طبیعتیں بہت جلد مضمحل اور کمزور ہو جاتی ہیں اور آثار کمزوری انکی صورت سے ظاہر ہونے لگتے ہیں ؎

یکے منم نہ ریا دانم و نہ تزویرے — بطِ شراب ہمی خواہم و بتِ دلبر
گہے شراب بنوشم ببوئے ہمچو بہار — گہے نگارے ببوسم بروئے ہمچو قمر

حتی الامکان اس بات کی کوشش کی ہے کہ الفاظ روزمرہ کی بول چال
کے استعمال کئے جاویں۔ السنہ مغربی کے چند الفاظ مجبوراً و مصلحتاً آ بھی گئے ہیں کیونکہ
اُنکے واسطے مرادف اصطلاحات اسوقت تک اُردو میں نہیں ہیں جیسے "لسینڈول"
جو فرانسیسی لفظ ہے اور ہوٹل کے معنوں میں ہے
خیر ایسے الفاظ کے معنی بیان کر دئے ہیں۔ روزمرہ کی فرانسیسی زبان کے الفاظ
اس کثرت سے مصری عربی میں ملے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اونکو دور کرنا چاہے
تو اُسکو وہی التزام کرنا ہوگا جو انگریزی کو زبانِ اردو سے ساقط کرنیکے واسطے برتا جاوے

میں اس جگہ اُن تمام احباب کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں کہ جنکے ذریعہ
سے معلومات کے بہم پہونچانے میں دورانِ قیام مصر میں مدد ملی ہے۔ نصف
سے زیادہ معلوماتِ و واقعات جو اس کتاب میں لکھے گئے ہیں زاہد آفندی و عبدالعزیز سلمی
ساکن قصبہ فیوم کے ذریعہ سے معلوم ہوئے ہیں جنکے خلق برتاو و ملنساری کا میں تہ دل
سے مشکور ہوں سر انٹونی گولڈ برٹش کونسل جنرل اسکندریہ و نائب کونسل مسٹر الین
کا شکریہ اسوجہ سے لازمی ہے کہ اونہوں نے دورانِ قیام مصر میں مجھکو بہت
مدد دی ہے۔ اسیطرح محافظ کتب خانہ اسکندریہ عسکری و مسٹر میلی نائب سفیر دولت
انگلشیہ و اجنٹ روبیٹینو کمپنی کا نہایت مشکور ہوں جن سے چند فرانسیسی اخبار و
رسالوں کی زبانِ انگریزی میں ترجمہ کرنے میں مدد ملی ہے۔ حسن عبداللہ کریلی
واقع سوق ترک فی البلد اسکندریہ۔ مولوی محمد معین صاحب قند ہاری۔ و شیخ جامع الازہر
جنجل را و۔ ضیاء الدین کشمیری۔ و آغا خان محمد تبریزی ملک التجار شہر
اسکندریہ و حاجی ہادی اصفہانی منتظم و مہتمم لوکنڈۃ الحسنیہ کا جدا جدا شکریہ

میرا مطلب اس گفتگو سے یہ ہے کہ حالات موجودہ مصر معیار سنجیدگی و ثقاہت پر رکھنے کے قابل نہیں ہیں اور نہ میں نے اس خیال کے آدمیونکے پڑھنے کیواسطے یہ حالات لکھے ہیں۔

یہہ حالات محض اُن لوگوں کے دل بہلانے کے واسطے ہیں جو مصر کے حالات سننے یا پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں لیکن جنکو مواقع پڑھنے یا سننے کے بجز زبانِ اُردو کے کسی دوسری زبان میں نہیں ہیں۔

موجودہ جلد میں نہ کسی دقیق مسئلہ فلسفہ پر بحث کیگئی ہے نہ کسی اہم تواریخی واقعے کا مسلسل بیان ہے بلکہ اسمیں اُن تمام خیالات کا اظہار ہے جو ایک نو وارد مسافر کے دل میں معاملک مصر کے دیکھنے سے پیدا ہوئے ہیں۔

اسمیں موجودہ حالت مصر کے دکھلانے کی کوشش کیگئی ہے اور یہ دکھلایا گیا ہے کہ مصر کی مالی حالت کسقدر دولت انگلشیہ کے دخل دینے ۲۰ سال میں بدل گئی ہے پرانے حالات مصر اور مشہور تاریخی واقعات کو چھوڑ دیا ہے۔

کتاب کا لکھنا نہ کسی حال یا آیندہ منفعت ذاتی کے منصوبے پر مبنی ہے نہ کسی قوم کا گھٹانا یا بڑھانا منظور ہے نہ اصلاح قوم کا بیڑا اُٹھا کر لکھی گئی ہے اور نہ مضمون و عبارت آرائی کا خیال ہے۔ محض سادہ خیالات جو دل میں وقتاً فوقتاً مختلف چیزوں کے دیکھنے سے پیدا ہوئے ہیں جمع کر دیے گئے ہیں۔

چونکہ کسی قوم کی ترقی اسوقت تک بحالت مجموعی نہیں کہی جا سکتی جب تک کہ اُس قوم کی مادری زبان میں ہر قسم اور ہر مضامیں پر کتابیں کثرت سے نہ پائی جاویں۔ اس خیال کی پابندی کی غرض سے موجودہ حالت مصر اُردو میں لکھی گئی ہے۔

باب اول

ملک مصر کی تاریخ عام دار الخلافت مصر یعنی قاہرہ کی حالت مقامی

نسیمے کز دیارِ مصر خیزد　　کہ در چشم غبارِ مصر بیزد

ملک مصر یعنی وادی نیل ایک نہایت قدیم زرخیز او ہموار ملک واقع ہوا ہے اسکی زرخیزی کا سبب یہ ہے کہ اسمیں قدرتی طور سے آبپاشی کے سامان رود نیل کے باعث موجود ہیں۔ زمین جو سنگریزوں سے مرکب ہے اُسمیں مختلف قسم کی جمادات کے جز طغیانیِ نیل کے سبب سے مل جاتے ہیں۔ اور زراعت کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ کاشتکاروں کو مثل ہندوستان کے کھاد وغیرہ کے جمع کرنیکی وقت نہیں ہوتی۔ زمین اسقدر بارآور ہے اور نشو ونما اس درجہ زیادہ ہے کہ فصل دھلن بکثرت مصر میں ہوتی ہے برخلاف ہندوستان کے۔ ملک مصر مین تین بلکہ بعض بعض جگہہ چار چار فصلیں ہوتی ہیں۔ غلہ کی پیداوار ملک مصر مین بارش پر مثل ملک ہندوستان کے موقوف نہیں ہے چونکہ ملک مصر برابر ہموار چلا گیا ہے کاشتکاروں کو رود نیل سے پانی کاٹ کر بذریعہ نہروں کے اپنے کھیتوں کی آبپاشی کیواسطے بہم پہونچانے میں دقت پیش نہیں آتی ہے ملک مصر میں عموماً بارش نہیں ہوتی اور نہ کوئی بارش کا موسم مقرر ہے۔ مصر رقبے میں قریب ملک پنجاب کے ہوگا اوسمیں غیر مزروعہ زمین ریگستان کے باعث کثرت سے پڑی ہے مزروعہ زمین جسپر کشت وکار ہوتی ہے اغلباً رقبہ ایک چوتھائی کل رقبہ سے زیادہ نہوگا مصر کے جنوبی حصے کی پیداوار سہ روئی ہے اسکو مصری قطن کہتے ہیں یہ قطن تمام جگہہ کی روئیوں سے یہانتک کہ چین و ہندوستان

ادا کرتا ہوں۔ محمود علیخان بریلوی

مورخہ ۱۵ مارچ۔ الہ آباد

فہرست جلد اول موسوم بہ خیابان۔ ملک مصر کے بیان میں

غالباً فرانسیس زبان میں جواب دیتا ہے۔ تمام دوکانوں کے سائن بورڈ تمام ریلوں کے
ٹکٹ فرانسیس اور عربی زبان میں لکھے ہوتے ہین ملک مصر میں جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں
کہ اسمیں ہر وضع ہر لباس اور ہر قوم کے آدمی پائے جاتے ہیں چنانچہ جس وقت
کوئی مسافر اول مرتبہ دارالخلافت میں وارد ہوتا ہے تو اُسکی نظر اس امر پر پڑتی ہے کہ شارع
عام میں ایک جگہہ پر چار آدمی نہایت سیاہ فام یا یوں کہا جاوے کہ رشک سیاہی
عجیب الخلقت جنکو کسی دوسرے شہر میں مشکل سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو کھڑے
باتیں کر رہے ہیں اُنکے ہونٹ انکے جسم کی حیثیت سے اسقدر موٹے ہیں کہ کونڈیکا
ٹکڑا معلوم ہوتے ہیں اور اسپر خوبی یہ ہے کہ آنکھیں پیلی رنگ کی ہیں دانت نہایت
سفید بڑے بڑے (نہ اسقدر کہ مثل دندانِ فیل کے ہوں) باہر کو نکلے ہوتے۔ سر پر خدا کے فضل سے
بال یا تو بالکل ندارد ہیں یا اگر ہونگے تو مشکل سے شمار کے قابل اور گھونگھر والے
ہونگے یہ کون لوگ ہیں یہہ وہی قوم ہے جنکو سوڈانی یعنی حبشی کہتے ہین ایکطرف
تو یہ منظر دیکھنے میں آتا ہے دوسری جانب نووارد مسافر کی نظر پڑتی ہے کہ چند اشخاص
نہایت جسیم و شکیل خوشرو سفید رنگ بالکل یورپین لباس میں (بجز ٹوپی کے جو
فیز ہے) چلے آتے ہیں یہ کون شخص ہیں؟ یہہ آفندی یعنی ترک ہیں۔ اور
نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ ڈاکخانہ کی جانب ایک سمت پر چند آدمی
کھڑے ہیں بظاہر صورت سے بالکل انگریز معلوم ہوتے ہیں اُنکے قریب جاکر
اگر کسی بات کا زبانِ انگریزی میں استفسار کیجئے تو وہ یہ جواب دیتے ہیں "ہم
انگریزی نہیں جانتے" کیا تم فرانسیس جانتے ہو۔ فرانسیس میں کہو تو ہم سمجھ سکتے
ہیں۔ خیر ڈاکخانہ کے دوسری سمت جہاں لیٹر بکس رکھا ہے ایک "آیا" کھڑی ہے

سے بھی اول مانی جاتی ہے اسکا بیوپار کثرت سے مصر میں ہوتا ہے یہ زیادہ تر نیل کے وادی میں پیدا ہوتی ہے شمالی مصر کی پیداوار نیشکر ہے جو دوسرے نمبر پر مصر کی آمدنی کا باعث ہے۔

قاہرہ ملک مصر کا بہت پرانا دار السلطنت ہے اسکی بنیاد کو قریب ایکہزار برس کے گذرا ہوگا پرانے آثار عمارت سے اسبات کا پتہ چلتا ہے کہ ملک مصر کے فاتح و قاہرہ دار السلطنت کی بنیاد ڈالنے والے قوم عرب سے تھے۔ دار السلطنت قاہرہ ایک نہایت دلچسپ خوشنما اور عظیم الشان شہر واقع ہوا ہے تمام براعظم افریقہ مین مشکل سے کوئی شہر اسکی قدامت اسکے خوش منظر اور دلچسپ ہونیکو پہونچ سکتا ہے ہر چند کہ اسکندریہ بھی نہایت دلچسپ و خوشنما ہے لیکن وہ بات جو قاہرہ میں ہے اسمیں کہاں۔ قاہرہ سمندر کے کنارے سے دو ڈھائی سو میل کے فاصلے پر وسط میدان افریقہ میں واقع ہوا ہے اسکے جنوب و مشرق کے جانب ایک بڑا وسیع ریگستان دور تک چلا گیا ہے جو ملک سوڈان کے نام سے مشہور ہے۔ اسمیں ہر وضع ہر لباس ہر قوم اور ہر ایک زبان بولنے والے آدمی ایک دو چار نہیں بلکہ سیکڑوں اور ہزاروں پائے جاتے ہیں۔ ملک مصر کی تمام زبان تو عربی ہے لیکن دار السلطنت میں یورپ کی تمام زبانیں بولی جاتی ہیں۔ زبان فرانسیس مصریونکی قریبا دری زبان سے ہو گئی ہے یہانتک کہ جسوقت مسافر اسماعیلیہ اسٹیشن پر قدم رکھتا ہے تو حمال یعنی قلی تک فرانسیس بولتے ہیں۔ فرانسیس سے دوسرے درجہ پر گریک۔ اٹالین۔ ترکی زبانیں سمجھی جاتی ہیں ہر چند کہ زبان انگریزی بھی انگریزوں کے دخل مصر کے زمانہ سے بہت ترقی کرتی جاتی ہے لیکن ابتک فرانسیس زبان کے ہم پلہ نہوئی ہے۔ کسی جگہہ چلے جائیے کسی قہوہ خانے میں بیٹھیے یا کسی حمال سے پوچھیے تو وہ

پی رہا ہے کوئی آہستہ آہستہ ایک چھوٹی سی نازک پیالی قہوہ کی ہاتھ میں لیئے ہوئے ہونٹوں کے برابر لگائے ہے۔ کسی کے ہاتھ میں دُرماں یعنی ملائی کی برف ہے۔ ایک طرف چند یونانی بیٹھے ہوئے ہیں اور بیر کے گلاس اُنکے سامنے رکھے ہیں۔ چند آدمی دوسری جانب بیٹھے ہیں میز پر بساط شطرنج بچھی ہے دو شخص بازی میں مشغول ہیں اسی حالت میں سگار اُنکے داہنے ہاتھ میں دبا ہے جسکو وہ تھوڑا تھوڑا پیتے جاتے ہیں۔ ایک کونے کی طرف ایک بڑی میز پڑی ہے جسپر بہت سے اخبار رکھے ہوئے ہیں۔ ان اخباروں میں ہر ملک اور ہر زبان کے اخبار ہیں جو تازہ اس قہوہ خانہ میں آئے ہوئے ہیں۔ چند آدمی میز کے گرد بیٹھے ہوئے اخباروں کو بہت غور سے پڑھ رہے ہیں۔ قہوہ خانہ کے اندرون کمرہ کے جانب سے ایک نہایت شیریں اور سُریلی آواز آرہی ہے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص نہایت خوش آوازی کے ساتھ ہارمونیم پر گارہا ہے اگر اندر پردہ اوٹھاکر داخل ہوئے تو کیا دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک باتکلف کمرہ نہایت آراستہ جسمیں آرام کرسیاں مخمل اور بانات کی بچھی ہیں۔ چند شخص عورت و مرد شوقین طبیعت قاعدہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک شخص ہارمونیم بجا رہا ہے اور اسٹیج پر ایک فرانسیس لڑکی نہایت شکیل و جمیل آراستہ و پیراستہ جس کا ناز و کرشمہ اُسکی قدرتی خوبصورتی کو دوچند کر دیتا ہے ایک بلند آوازی کے ساتھ ہارمونیم پر گارہی ہے۔ اب یہاں سے فراغت کر کے ذرا آگے کو چلے تو دیکھا کہ چند عربی لڑکے اپنے گدہے لئے کھڑے ہیں۔ ان گدہوں کی پیٹھ پر ایک خاص قسم کی مضبوط کاٹھی ہے مسافر کو دیکھتے ہی ایک عرب آگے بڑھ کے کہتا ہے کہ یا شیخ ”۲ تیمن فرنک من الی ھنا الی الحرام“

وہ ایک یورپین بچے کو ساتھ لیئے ہے اور اوسکی نگہبانی کرتی ہے اُس سے اگر مسافر کچھ پوچھتا ہے تو جواب دیتی ہے کہ میں اٹلی کی زبان اور عربی جانتی ہوں۔ انگریزی و فرانسیس نہیں جانتی۔ اس وقت اس مسافر کے پیچھے کیطرف سے دو حمال (قلی) فل بوٹ پہنے اور بڑی ٹوپی لگائے جلدی جلدی ہاتھ میں باسکٹ لئے ہوئے چلے جاتے ہیں جب یہ منہ پھیر کر کے اُنسے کچھ پوچھتا ہے تو وہ یونانی زبان میں جواب دیتے ہیں۔ یہ یونانی مزدور ہیں۔ ایک طرف ایک شخص ایک چھوٹی سی میز رکھے کرسی بچھائے بیٹھا ہوا ہے۔ چند عورتیں اوسکے پاس کھڑی ہیں۔ یہ شخص ترکی ٹوپی پہنے ہوئے ہے لباس عربی ہے یعنی ایک بہت بڑا قبا سفید رنگ کا جو ٹخنوں تک پہونچتا ہے پہنے ہوئے ہے اپنے دونوں ہاتھوں کہنیوں کے بل میز پر رکھے ہے۔ سر کو نیچے جھکائے ہوئے۔ ہاتھونپر قریب میز کے لگائے ہوئے ہے۔ یہ شخص قریب ستر اسی برس کے ہوگا ظاہر میں تو بڈھا ہے پیری کے باعث و عربی پوشش کے سبب سے یہ چاہیئے تھا کہ شان بزرگی اُسکی پیشانی سے ظاہر ہوتی لیکن برخلاف اسکے اس شخص کی صورت پر کوئی علامت بزرگی کی نہیں ہے یہ کون شخص ہے؟ یہ یہودی محرر ہے جو مختلف زبان جانتا ہے اور اجرت پر مختلف زبانوں میں ڈاکخانہ کے مقابل بیٹھا ہوا خط لکھا کرتا ہے۔

ایک ذرا آگے بڑھیئے اور اُس سمت کو جائیے کہ جہانپر تمام یورپین دوکانیں ہیں یعنی جس جگہہ کا نام ازبکیہ باغ کے نام سے مشہور ہے تو وہاں پر یورپین قہوہ خانے ہیں بہت سے آدمی بیٹھے ہوئے ملیں گے کوئی ترکی شبک

رکھتے ہیں۔ اس جگہہ تمام مکانات بساخت یوروپ ہیں۔ مصر جدید حقیقت میں پیرس کا نقشہ ہے جو اسمعیل پاشا سے نبتا یا تھا۔ خود فرانسیس جو کثرت سے ملک مصر میں آباد ہیں اور آباد ہوتے جاتے ہیں اس امر کے مقر ہیں کہ قاہرہ چھوٹا پیرس ہے لیکن چند چیزوں میں پیرس سے بڑھا ہوا ہے یعنی آب و ہوا کے عمدہ ہونے کے لحاظ سے اور جسقدر آزادی فی الحال موجودہ اس ملک میں ہے فرانس میں بھی نہیں ہے۔ نغمہ و سرود کی آواز جسقدر اس ملک میں آتی ہے پیرس میں اسقدر کہاں

مصر جدید میں کثرت سے ہوٹل ہیں جنکی تعداد سیکڑوں سے ہزاروں تک پہونچتی ہے از بکیہ باغ کے قریب تمام بڑے بڑے ہوٹل واقع ہوئے ہیں لیکن چونکہ یہ صدر مقام ہے تمام سفرا و کونسلات کے مکانات یہیں پر واقع ہیں اسواسطے ان ہوٹلوں کا کرایہ بہت زیادہ ہے بعض بعض ہوٹلوں میں اس جگہہ ایک ایک پونڈ کے قریب صرف قیام کرنے کا ایک شب کے واسطے دینا ہوتا ہے۔ صدر مقام سے تھوڑے فاصلے پر ایک محلہ سید الحسین کے نام سے مشہور ہے یہاں پر بھی ہوٹل ہیں اور دو ایک جنکے مہتمم اہل ایران ہیں وہ نہایت پاکیزہ صاف و شفاف ہیں چنانچہ ایک خاص مسجد سید الحسین کے محاذی واقع ہوا ہے ان ہوٹلوں میں کرایہ کم ہے۔ ہوٹل کو مصری زبان میں لوکندا کہتے ہیں یا ہوٹل کو ہوتل (ت) کے ساتھ بولتے ہیں۔

قاہرہ کی گرم بازاری مشہور ہے تین بجے شام سے لیکر رات گے ایک بجے تک سڑکوں پر اژدہام کثیر ہوتا ہے۔ یہاں کے باشندے بجز غریب عربوں کے سب نہایت اُجلے پوش شان دار اور وجیہ آدمی ہیں۔ اشیاء خوردنی و کرایہ مکانات و

دوسرا اوسی وقت آنکر کہتا ہے "۱۹۱ تینون یا شیئ واحد ونصف" تیسرا کہتا ہے کہ
کہ ہین "مسٹر وَن وَن" خیر ایک طرف کو غور کیجئے تو ایک قطار کی قطار اونٹوں کی
آرہی ہے یہ ملک عرب کے بدوؤں کے اونٹ ہیں جو قافلہ کے ساتھہ ابھی
دار السلطنت میں بعد طے منازل کثیر داخل ہوئے ہیں۔ اسوقت اگر مسافر نے
بائیں جانب مُنہ پھیرا تو ایک بہت بڑی عالیشان عمارت نہایت سنگین و مستحکم
معلوم ہوتی ہے اس عمارت سے ملی ہوئی ایک عالیشان عمارت ہے جسپر سنہرے
بڑے بڑے حرفوں سے یہ لکھا ہے "کانٹی نینن ٹل ہوٹل مصر" یعنی کارخانہ شجائر
مصریہ دوکان مسٹر ڈیمی ہیٹری سوداگر یونان" اوسی سے ملی ہوئی ایک اور نہایت
عالیشان عمارت ہے جسکا نام "سیپرڈ ہوٹل" ہے۔

آبادی دار الخلافت کی بہت زیادہ بتلائی جاتی ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ
آبادی ایک میلین یعنی دس لاکھہ سے زیادہ ہے لیکن اسمیں شک نہیں کہ یہ سات
لاکھہ سے کم نہیں ہے۔ قاہرہ دو حصوں میں تقسیم ہے ایک قدیم ایک جدید۔
دار الخلافت کو بجائے قاہرہ کے مصری اپنی زبان میں مصر کہتے ہیں اور ملک مصر کو
ملک عرب کہتے ہیں۔ قدیم قاہرہ کو اگر مسافر دریافت کرنا چاہے تو مصر قدیم کر کے
پوچھہ سکتا ہے کیونکہ مصری قاہرہ قدیم کو "مصر العتیق" کہتے ہیں یہ وہی شہر ہے
کہ جو دونوں طرف دریائے نیل کے واقع ہوا ہے اور قاہرہ جدید سے قریب پانچ یا
سات میل کے فاصلے پر ہے مصر جدید سے مصر قدیم تک برقی ریل یعنی ٹریموے
پانچ پانچ یا سات سات منٹ کے بعد چھوٹتی ہے مصر قدیم کے باشندے قریب قریب
عرب اور قبطی ہیں۔ نئے شہر کے باشندے یا یورپین ہیں یا طرز معاشرت یورپین

ترکی حکام سے منسوب ہے نہایت لائق فاضلہ ہے مستورات کے سررشتہ تعلیم کا انتظام بھی اُسکے زیرِ نگرانی ہے۔ یوروپ کی زبانوں میں فرنچ اور اٹیالین کے حاصل کرنے کا شوق مصری عورتوں میں بھی ہے چنانچہ نہ صرف وہ زبان ہی بول سکتی ہیں بلکہ بعض نے تو نہایت دلچسپ اور پاکیزہ عبارت میں ناول لکھی ہیں۔ دار السلطنت میں کئی سو مدرسے تعلیمِ نسواں کے واسطے ہیں دار السلطنت میں ہر سال ایام سرما میں مختلف سیاح خواہ عجائبات کے دیکھنے خواہ تبدیل آب و ہوا کی غرض سے آتے ہیں۔ انھیں سے بیشتر امریکن اور جرمنی ہوتے ہیں چونکہ ہزارہا مرفہ الحال سیاح وارد ہوتے ہیں اسلیئے اشیاء کا نرخ اور مکانات کا کرایہ جیساکہ اوپر ذکر ہوا بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

• ایک وقت میرے دل میں جبکہ میں بازار میں چلا جاتا تھا یہ خیال پیدا ہوا کہ یہاں پر ہر قوم اور ہر زبان کے آدمی موجود ہیں لیکن شاید جاپانی اور چینی نہونگے یا مشکل سے دو ایک ہونگے اُسی وقت اتفاق سے ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی میں نے اپنے خیالات اُنسے بیان کئے اونھوں نے جواب دیا کہ یہاں ایک خاص ہوٹل ہے کہ جسمیں تمام جاپانی مسافر آکر ٹھہرتے ہیں اُسکا مہتمم اور تمام نوکر چاکر ادنیٰ و اعلیٰ جاپانی ہیں ہم یہی باتیں کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر ہمکو ادب کے ساتھ سلام کیا طرزِ سلام اور اُسکے چہرے سے یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ وہ ہندوستان کے کسی جگہہ کا رہنے والا ہے اُسنے فوراً بیان کیا کہ مجھسے اسوقت جامع الازہر کے مشائخ میں سے ایک شخص نے جنکا نام مولوی محمد مبین ہے اور قندھاری ہیں لیکن ہندوستان میں بہت عرصہ تک لکھنؤ

مزدوری وغیرہ وغیرہ دار السلطنت میں مثل ملک یوروپ نہایت گراں ہے بلکہ
خاص خاص جگہہ پر مثل ازبکیہ وغیرہ کے اشیاء خوردنی پیرس سے بھی زیادہ قیمت پر
ملتی ہیں جیسا کہ میں اوپر بیان کرچکا ہوں کہ دار السلطنت مشرقی شہر تھا لیکن اسمٰعیل
پاشا کے زمانہ سے بالکل بطرز مغربی ہوگیا ہے یہانتک کہ نہ صرف آفندی یعنی روساء
و اُمرائے یورپین طرز معاشرت اختیار کرلیا ہے بلکہ مستورات عالی خاندان میں
بھی ملبوسات یورپین کا رواج ہے تھیٹروں میں جو کثرت سے دار السلطنت میں
ہیں مستورات عالی خاندان بھی آتی ہیں۔ صرف مصری عورتیں اسوقت تک "بال"
و "کنسرٹ" وغیرہ میں شریک نہیں ہوتیں مصری عورتیں ایک قسم کا نقاب گاس کے
کپڑے کا منہ پر ڈالے ہوتی ہیں لیکن وہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ اُس سے انکا
چہرہ اچھی طرح سے معلوم ہوتا ہے

دیدار می نمائی و پرہیز میکنی — بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

شام کے وقت مستورات عالی خاندان مکلف ہوادار گاڑیوں میں جنکو "لینڈو" کہتے
ہیں سوار ہوکر کے ہواخوری کے واسطے جاتی ہیں اسوقت انکے ہمراہ انکی خادمیں
انکے مقابل گاڑی کے دوسری سمت بیٹھی ہوتی ہیں ترکی عورتوں اور خاص مصری
عورتوں کے لباس میں یہ فرق ہے کہ ترکی عورتوں کا لباس نہایت مکلف اور
عمدہ وضع کا ہوتا ہے اور قریب یورپین لباس کے مشابہ ہوتا ہے ترکی عورتوں
میں تعلیم کا رواج بہ نسبت مصری یعنی عربی عورتوں کے زیادہ ہے۔ وہ مصری عورتوں
کے مقابل میں زیادہ تر سلیقہ مند کفایت شعار اور خوبصورت ہوتی ہیں تعلیم
نسوان مصر میں دن بدن ترقی پر ہے خود عباس حلمی پاشا کی بہن خدیجہ خانم جو ایک

دونوں آنکھیں صحیح وسالم ہوں۔ بیماری چشم کا چاہے کچھ سبب کیوں نہو جسپر اتبک خود اطباء یونان متفق الرائے نہیں ہیں لیکن اسمیں شک نہیں کہ شوریدگی آب وہوا وکثرت حدت ونیز ایک خاص قسم کی مکھی جو ملک مصر میں پائی جاتی ہے یہ سب اسباب نگاہ کے خراب ہوجانے کے باعث ہوتے ہیں۔ یہ مرضِ چشم خاص باشندگانِ مصری پر موقوف ہے جو عرب اور قبطی ہیں یا ان یوروپین میں پایا جاتا ہے جو چند پشت سے دارالسلطنت میں آباد ہوگئے ہیں۔ نوواردیا ایک دو پشت کے رہنے والوں میں نہیں پایا جاتا ہے

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات ہنس کر گزار یا اسے رو کر گذار دے

اہل مصر بالعموم اور آفندی بالخصوص زندہ دل شوقین مزاج رنگیں طبیعت ہوتے ہیں۔ کوئی شخص کیوں نہو اسمیں ایک قدرتی ظرافت ہوتی ہے۔ میں قدرتی اسوجہ سے کہتا ہوں کہ ملک مصر کی معتدل وخشک ہوا انکی طبیعتوں پر بڑا اثر ڈالتی ہے۔ ملک مصر جو اپنے پاک وصاف آب وہوا کے سبب سے مشہور ہے جسکے باعث تمام ممالک یوروپ حتی کہ امریکہ تک سے آدمی تبدیل آب وہوا کی غرض سے آتے ہیں اوسکے باشندوں کی صحت وتندرستی نہایت اعلیٰ دیکھنے میں آتی ہے مصری بالعموم ذہین اور ذکی ہوتے ہیں حتی کہ ناخواندہ عربوں کے لڑکے بھی سن سنکر تین تین چار چار زبانیں یوروپ کی مثلاً۔ المانی۔ فرانسیس اور اٹالیں۔ انگریزی وغیرہ مثل اپنی مادری زبان سنکے بولتے ہیں۔ آب وہوا کی خشکی دماغ پر زیادہ اثر ڈالتی ہے۔ رطوبت فضلا اہل مصر کی طبیعت میں پیدا نہیں ہونے پاتا جو بلاہت کا باعث ہو۔ مصری مستورات بھی حافظہ عمدہ ہونے کے سبب سے

کے فرنگی محل میں مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کی شاگردی میں رہے ہیں کہا تھا
کہ ایک شخص ہندوستان سے تازہ آئے ہوئے ہیں اور فلاں ہوٹل میں مقیم ہیں
وہ غالباً یوروپ کو جاتے ہیں میری حب الوطنی نے آپکا نام سن کے یہ تقاضا کیا
کہ میں آپ سے ملوں میں خیال کرتا ہوں کہ جن صاحب کی نسبت مولوی صاحب
موصوف نے فرمایا تھا وہ آپ ہی ہونگے میرا نام رضا علی ہے میں غازیپور کا رہنے والا
ہوں لیکن قریب بیس سال سے مصر میں مقیم ہوں اور جامع الازہر کے طلبہ میں داخل
ہوں ہم اُس سے یہ باتیں کر رہے تھے کہ ایک شخص ہاتھ میں کچھ جاپانی بادکش
لئے ہوئے (جس کا رواج ملک یوروپ و مصر کی مستورات میں بہت زیادہ ہے) فروخت
کرتا ہوا آیا اُسنے ہمسے کہا کہ میں سیٹھ نیچہ مل سندھی کا ملازم ہوں آپ ذرا ہمارے
سیٹھ صاحب سے انکی دوکان پر ملاقات کرتے جائیے انکی دوکان یہ سامنے معلوم ہوتی ہے
بالآخر جب ہم دوکان کیطرف گئے تو معلوم ہوا کہ سیٹھ ایک نہایت آسودہ تاجر ہے
اُسکی دوکان میں کئی لاکھ کا جاپانی اور چینی ریشمی مال بھرا ہے وہاں پر جا کے
معلوم ہوا کہ سیٹھ کا حریف ایک دوسرا سیٹھ بھی ہے۔

باوجود ان تمام دلچسپیوں کے جو خاص دارالسلطنت میں پائی جاتی ہیں ایک خاص
امر نہایت افسوسناک حیرت انگیز فوراً ہی مسافر کے پیش نظر ہوتا ہے وہ افسوسناک
امر بیماری چشم ہے دارالسلطنت کے اصلی باشندوں میں سے دس میں سے دو تو نابینا
ہونگے جو مادرزاد نابینا پیدا ہوئے ہیں باقی آٹھ میں سے دو ایسے نکلیں گے جنکے
ایک ایک آنکھ ہوگی اب باقی چھ میں سے بھی ایک دو شخص کے کسی نہ کسی آنکھ میں تھوڑا
یا بہت نقصان ہوگا مشکل سے ان دس آدمیوں میں سے پانچ بھی نہ نکلیں گے کہ جنکی

شہر میں مثل ہندوستان کے بیت الخلا نہیں ہیں اونکو کوئی ذات خاکروب کی ہے شہر کی تمام غلاظت مینوسپلٹی کی گاڑیوں کے ذریعہ سے تین گھنٹے کے درمیان شہر سے لیجائی جاتی ہے۔ یہ گاڑیاں رات کے ایک بجے سے نکلنا شروع ہوتی ہیں اور چار بجے تک نکلتی ہیں مینوسپلٹی کے ملازم یہ کام کرتے ہیں ہر مالک مکان کو مکان کی حیثیت کی لحاظ سے ایک خاص ٹکس میلے کی صفائی اور آب رسانی کے واسطے دینا ہوتا ہے۔

مصر کے بڑے شہروں میں تمام جگہہ نیر نل ہیں یہانتک کہ ہر گھر میں اور ہر کمرہ میں نل لگا ہوتا ہے جس سے پانی آتا ہے۔ شہر میں آمد و رفت کی غرض سے ٹرموے بنائے گئے ہیں یہ ٹرموے دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ جنمیں گھوڑے لگتے ہیں۔ دوسرے وہ جو برقی طور سے چلتے ہیں زیادہ فاصلے پر اور شہر کے باہر کے محلوں میں برقی ٹرموے جاتے ہیں۔ شہر کے اندر اور تھوڑے تھوڑے فاصلے پر گھوڑے والی ٹرموے چلتی ہیں۔ رود نیل عبور کرنیکے واسطے ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر جانے کی غرض سے چھوٹے چھوٹے اسٹیمر بنائے گئے ہیں جنمیں ایک قرش کرایہ دینے سے ہر شخص ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر جا سکتا ہے۔

مصر میں اب تک گدہوں کی سواری کا رواج ہے اور گدہے پر سوار ہونا عیب نہیں کہلاتا۔ گدہے یہانکے ہندوستان کے گدہوں سے مضبوط اور راہوار ہوتے ہیں اور نہایت تیزی سے جاتے ہیں لیکن حال میں مختلف قسم کی گاڑیوں کے زیادہ ہو جانے اور گلی کوچہ میں ٹرموے کے جاری ہونے سے گدہوں پر سواری کا رواج کم ہوتا جاتا ہے

ونیز پردہ نہونے کے باعث جسکے سبب سے اونکو فرانسیس و اٹیالین ٹھیٹروں
میں شریک ہونیکا موقع ملتاہے تین تین چار چار زبانیں یوروپ کی بول سکتی
ہیں پہلے دن جسرنر میں قاھرہ میں پہونچا او لاً حاجی یوسف صاحب سے
جو المویّد کے اڈیٹر و پروپرائٹر ہیں اور اسوقت عربی اخبار ی دنیا میں اول درجہ
کے فاضل اور ادیب مانے جاتے ہیں۔ ملاقات کرنے کی غرض سے گیا مطبع
یعنی ادار المویّد پہونچنے پر میں نے مولانا موصوف کے نام اپنا کارڈ روانہ
کردیا اونہوں نے مجھکو بلایا میں گیا دیکھتا ہوں کہ اونکے ایک سمت کرسی پر
ایک ترکی مستورات بیٹھی ہوئی اونسے عربی میں باتیں کررہی ہے چونکہ مولانا موصوف
فرانسیس ونیز کوئی یوروپ کی دوسری زبان نہیں جانتے تھے اونہوں نے
اپنے نائب یعنی حافظ آفندی کو بطور مترجم بلایا حافظ آفندی انگریزی مثل
اپنی مادری زبان کے بولتا تھا لیکن فرانسیس نہیں جانتا تھا حافظ آفندی نے
مجھکو اُس ترکی مسماۃ سے ملایا جو ایک نوجوان حسین اور خلیق عورت تھی حافظ
آفندی نے بیان کیا کہ یہ خانم ہے اور فلاں پاشا کی بہن ہوتی ہیں اسوقت
میں ایک عمدہ فرانسیس فاضلہ سمجھی جاتی ہیں یہ اخبار میں ایک مضمون دینے
آئیں ہیں۔ چونکہ میں فرانسیس بہت کم جانتا تھا میں اُنسے اچھی طورسے گفتگو نہ کرسکا۔

مصر کے بڑے شہروں میں شہر کی صفائی اور روشنی کا انتظام مثل یوروپ
کے بڑے بڑے شہروں کے ہے۔ مصر جدید میں سڑکیں زیادہ کرکے نہایت
صاف اور پتھر کی ہیں اور برابر اور ہموار چلی گئی ہیں روشنی کا انتظام بہت اچھا ہے
اکثر جگہوں میں برقی روشنی ہے شہر کی صفائی کا انتظام مینونسپلٹی کے متعلق ہے

کی جگہوں سے بہت کم ہے۔ وہ سخت گرمی جو مصر کی نسبت بیان کی جاتی ہے مصر
کی آب وہوا پر صادق نہیں آتی۔ البتہ سوڈان جسکا دار السلطنت خرطوم ہے اور ملک
حبش جو فی الحال پاشا "مہلک" کے زیر حکومت ہے نہایت گرم ملک ہے۔
دار السلطنت مصر یعنی قاہرہ میں گرمی مثل شمالی ہندوستان کے ماہ اپریل و مئی سے
شروع نہیں ہوتی بلکہ گرمی کا موسم جولائی سے شروع ہوتا ہے اور ستمبر میں گرمی حد کو
پہونچ جاتی ہے اسوقت میں جبکہ ہندوستان میں بارش ہوتی ہے یعنی جولائی۔
اگست۔ ستمبر اسوقت مصر میں بارش نہیں ہوتی یہ وقت گرمی کا موسم ہے
مصر میں جاڑے کے ایام مثل ہندوستان کے نومبر سے شروع ہوتے ہیں اسوقت
کسی کسی سال تھوڑا تھوڑا سا ترشح ہوا کرتا ہے مثل ہندوستان کے بارش
نہیں ہوتی جاڑا بھی ہندوستان کے مقابل میں بہت کم ہوتا ہے زیادہ پوشش اور
گرم لباس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ حال تو خاص کر دار السلطنت کا ہے۔ وہ مقامات
جو خاص سمندر پر واقع ہوئے ہیں مثل اسکندریہ۔ بوسعید۔ روزیٹا۔ ان مقامات
پر تو ہمیشہ ایک سا موسم رہتا ہے۔ لیکن ان جگہون کی آب وہوا سمندر کے قرب
کے باعث مرطوب ہے برخلاف قاہرہ کے یہاں پر کثرت سے یبس ہے جسکے
مزاج میں یبوست زیادہ ہے اونکو مشکل سے قاہرہ کے ہوٹلوں میں شب کیوقت
خواب استراحت کا مزا ملتا ہے۔ چند جگہونکی آب وہوا خاص خاص امراض کے واسطے
مفید مانی گئی ہے چنانچہ فیتوم کی آب وہوا عام کمزوری کے دفعیہ کے واسطے
یہ فیتوم ایک قصبہ یعنی چھوٹا سا شہر قریب پچیس ۲۵ میل کے فاصلے پر دار السلنت
سے واقع ہواہے۔ فیتوم تک ریل گئی ہے یہاں پر کثرت سے باغات ہیں انگور

اور صرف عرب اور قبطی لڑکے گدہونپر سوار دکھائی دیتے ہیں۔

مصر کے تمام عرب اور اُنکی عورتیں دیہات سے دودہ دہی اور میوے لاتے وقت
اِن گدہونپر سوار ہوکر آتی ہیں انکے ساتھ ایک طرف اشیاء فروختنی رکھی ہوتی ہیں یہ
لوگ شہر میں اِن چیزوں کے بیچنے کے بعد اپنے گاؤں کو واپس چلے جاتے ہیں وہ
کام جو گدہا دیتا ہے گھوڑوں سے نہیں ہوسکتا۔ بعض اوقات دیکھنے سے تعجب معلوم
ہوتا ہے کہ اِس قدر بار ایک جانور اتنے دراز فاصلے پر کیونکر لیجا سکتا ہے لیکن یہ
گدہے تمام دن بغیر دانہ و گھاس کے کام کرتے ہیں اور دس بارہ میل روزانہ آتے
اور چلے جاتے ہیں۔ عرب کی خشک آب و ہوا کے باعث (یا جو کچھہ سبب ہو جو خیال
میں نہیں آتا) مصر اور عرب کے گدہوں کی مستی مشہور ہے اکثر دیکھنے میں آیا ہے
کہ جسوقت کوئی گدہا مست ہوگیا ہے اُسوقت وہ ہرگز ہرگز آگے کو نہیں اٹھتا
اور ایک جگہہ پر کھڑا ہوا رینگا کرتا ہے۔ ترک مصری عربوں کو جاہل اور بیوقوف ہونیکے
باعث الحمار کہتے ہیں۔ اس لفظ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عربوں میں خواہش نفسانی
بہت زیادہ ہے۔

باب دوم

ملک مصر کی آب و ہوا

عام طور پر مشہور ہے کہ حرارت یعنی گرمی مصر میں کثرت سے ہوتی ہے اور مصر
بہ حیثیت مجموعی نہایت گرم ملک واقع ہوا ہے یہ بات چند ہی دن کے قیام کے بعد
غلط ثابت ہوتی ہے مصر گرم نہیں بلکہ معتدل ملک ہے حرارت بعض ہندوستانی

زیادہ ہے خدیو مصر بعض اوقات اور اُنکے چھوٹے بھائی محمد علی پاشا اکثر اُس ہوٹل میں تبدیل آب و ہوا کی غرض سے آتے ہیں۔

حلوان ایک قریہ ہے یا قصبہ کہیے اسمیں چند چشمے ہیں جنمیں غسل کرنا وجع مفاصل نیز گھٹیا والوں کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے ڈاکٹر ان امراض والوں کو جو ملک۔ میلان۔ تورین۔ وینس۔ سمرنا یعنی مقامات ساحل پر رطوبت کے سبب سے عام ہیں۔ حلوان میں غسل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ غسل کرنیکے علاوہ خود آب و ہوا حلوان کی ایسی مفید ثابت ہوئی ہے کہ مریض آتے آتے خود بخود دو تین دن قیام کے بعد صحیح و سالم ہو جاتا ہے۔

اسوان یہ بھی ایک قصبہ ہے جو دار السلطنت سے قریب تیس بتیس ۳۵ میل کے واقع ہوا ہے یہاں نیشکر کثرت سے ہوتا ہے مصر کی نبات یعنی قند مشہور ہے ہندوستان میں بھی اعلی قسم کی نبات کو مصری کہتے ہیں پہلے میرا یہ خیال تھا کہ یہ بات جو عام طور پر مشہور ہے کہ اعلی نبات کو مصری اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ مصر سے آتی ہے یعنی اسمیں (ی) نسبتی ہے مصر جاکر یہ بات معلوم ہوئی کہ خاص قسم کی شیرینی اور خوش ذایقگی و صفائی و شفافی جو نبات مصر میں ہے وہ کسی نبات میں نہیں پائی جاتی حتی کہ نبات فرانس بھی جو یورپ میں تمام دنیا کی نباتوں میں اعلی مانی گئی ہے مصر کے نبات کی خوش ذایقگی کو نہیں پہونچتی۔ نبات بنانے کے کارخانے جسکو ہندی زبان میں کھنڈسال کہتے ہیں اسوان میں موجود ہیں وہاں سے نبات مصر تمام یورپ کو جاتی ہے۔

متھریا آٹھ دس میل کے فاصلے پر دار السلطنت سے واقع ہوئی ہے

اور انجیر و نیز خربوزہ و تربوز کثرت سے ہوتا ہے۔ تمام دار السلطنت میں میوون
کے فصل میں تمام میوے فیوم سے آتے ہیں فیوم میں اراضی کی قیمت باغات
کے باعث بہت زیادہ ہے یہ وہی مقام ہے جہانپر مشہور ہے کہ حضرت
زلیخا کی قبر ہے۔
خاص دار السلطنت میں مصر قدیم کی آب و ہوا مثل مصر جدید کی آب و ہوا
سے اچھی ہے کیونکہ مصر قدیم میں آبادی بہت کم ہے اور باغات اور خود افتادہ
زمین بکثرت پڑی ہے وہ جگہہ جہانپر مصر کی مشہور عمارات جسکو احرام مصر کہتے ہیں
اور جو ایک جگہہ پر واقع ہے جسکا نام غازا ہے مصر جدید سے سات آٹھہ میل
کے فاصلے پر واقع ہوئے ہیں انکا ذکر ہم آگے کرینگے کہ وہ کیا ہیں اور کس
شکل کے ہیں اسوقت یہ بیان کرنا ہے کہ یہانکی آب و ہوا امراض سل و
دق کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ یوروپ سے اکثر مریض جو اس
امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تبدیل آب و ہوا کی غرض سے اس جگہہ پر آتے ہیں
یہانپر اول ایک چھوٹا سا قہوہ خانہ اور اسکے متصل ایک مختصر سا بورڈنگ ہوس
تھا بورڈنگ ہوس سے میری مراد طالب علموںکا بورڈنگ ہوس نہیں ہے جو
ہر اسکول اور کالج کے متعلق ہوتا ہے بلکہ اوس سے مراد ایک مختصر مسافر خانہ
ہے جو متوسط درجہ کے مسافرون کے رہنے کے واسطے ہوتا ہے اب
یہانپر ایک نہایت عالیشان پختہ عمارت مینا ہوٹل کے نام سے مشہور ہے
ایک کروڑپتی امریکن نے بنوائی ہے مینا ہوٹل تمام دار السلطنت کے ہوٹلوں سے
اعلی ہو لیکن کرایہ و نیز اشیا خوردنی کی قیمت اس ہوٹل میں تمام یوروپین ہوٹلوں سے

قریب واقع ہوئے ہیں خود شہر کے عمائد تبدیل آب و ہوا کی غرض سے چند روز کے قیام کے واسطے آتے ہیں۔ کوزینوٹسے تھوڑے فاصلے پر عمارت خدیویہ واقع ہوئی ہے۔ خدیو حال زیادہ وقت اسمیں قیام کرتے ہیں۔ اُس عمارت سے ملی ہوئی ایک نہایت شاندار عمارت ہے جو محمد علی پاشا کے قیام کی جگہ ہے۔ رملی جانے سے یکایک طبیعت بشاش ہو جاتی ہے اور کیسی ہی کمزوری کیوں نہو انسان کو یکایک توانائی معلوم ہونے لگتی ہے۔ طبیعت کھل جاتی ہے۔ بھوک معلوم ہوتی ہے کھانا بہت زیادہ کھایا جاتا ہے۔ رملی کے اردگرد باغات کثرت سے ہیں ایسا ہی حال مکس کا ہے لیکن مکس تک ریل نہیں جاتی" برقی ٹرمیوے جاتی ہے۔ مکس میں بھی مثل رملی کے کوزینوں ہیں اور شاید کوئی ہوٹل بھی ہو جس کا حال مجھکو معلوم نہیں ہے۔ یہاں پر مثل رملی کے ھزارہا آدمی تبدیل آب و ہوا کی غرض سے جاتے ہیں۔

مصر میں فی الحقیقت دو موسم ہوتے ہیں گرمی و جاڑا جسکو مصری اپنی زبان میں صیف و شتاء کہتے ہیں تین مہینے اپریل مئی۔ جون موسم بہار خیال کئے جاتے ہیں مصر کی آب و ہوا نو مہینے تک نہایت صحت بخش خیال کی جاتی ہے۔ موسم بہار میں قسم قسم کے خوشبودار درخت پھولتے ہیں۔ ہوا میں خوشبو کی مہک اُس درجہ کی ہوتی ہے کہ جب شہر سے نکل کر چار پانچ میل کے فاصلے پر قلعہ محمد علی سے آگے بڑھئے دماغ خوشبو سے بھر جاتا ہے معلوم نہیں کہ وہ کس قسم کی خوشبو ہے جو دیگر ممالک میں سوائے ریگستان مصر کے نہیں پائی جاتی۔ ہوا میں ایک قسم کی میٹھی میٹھی سوندھی خوشبو آتی ہے

اسکی آب و ہوا بھی صحت کے واسطے نہایت مفید ہے اسکے علاوہ یہاں پر
ایک باغ نہایت عمدہ بنایا گیا ہے جسمیں قریب پانچ سو کے شتر مرغ جمع کئے
گئے ہیں اندر جانے کی اجازت چار شلنگ دینے پر ہو سکتی ہے اسی راہ
سے گاڑی خرطوم دار السلطنت سوڈان کو جاتی ہے سوڈان کی آب و ہوا
ریگستان کے باعث نہایت صحت بخش ہے لیکن گرمی کے موسم میں گرمی
برداشت کے قابل نہیں ہوتی یہاں پر عمارتیں اول نہ تھیں اب دو سال سے
برٹش سپاہ کے قیام کے واسطے گورنمنٹ دولت انگلشیہ نے بنوائی ہیں۔

رملی ومکس دو نہایت عمدہ جگہہ تندرستی کے واسطے ثابت ہوئی ہیں
رملی اسکندریہ اسٹیشن ریلوے سے دس بارہ میل کے فاصلے پر واقع ہوا ہے
اسکندریہ اسٹیشن سے رملی تک ایک خاص گاڑی جاتی ہے جو آدھ آدھ
گھنٹہ کے بعد چھوٹتی ہے۔ رملی سمندر کے کنارے ایک نہایت پُر فضا
جگہہ پر واقع ہے یہاں پر دو قہوہ خانے نہایت پاکیزہ اور لطیف کنارے
سمندر پر بنے ہیں اِن دو میں سے ایک میں یوروپین باجا شام کو بجا کرتا
ہے اکثر آدمی شام کا کھانا یعنی سفرہ اسی قہوہ خانہ کے متعلق ہوٹل میں آکر
کھایا کرتے ہیں۔ اِن قہوہ خانوں کو "کوزینو" اٹلی کی زبان میں کہتے ہیں۔ ہر روز
تقریبًا دس بارہ ہزار آدمی اس جگہہ پر آتے ہیں اور بعد ہوا خوری کے چلے
جاتے ہیں یہاں پر چند ہوٹل بھی بنے ہوئے ہیں جو اعلی سمجھے جاتے ہیں۔
اِن ہوٹلوں کے مہتمم تمام یوروپین دو ہوٹل فرانسیسیوں کے نہایت
آراستہ ہیں اور مسافر کو وہاں ٹھہرنے سے آرام ملتا ہے کوزینوں سے بہت

زمین گلاب وبلیہ وغیرہ کیواسطے خاص کر عمدہ واقع ہوئی ہے گلاب کو مصری "ورد" کہتے ہیں یہ ورد قسم کا ہوتا ہے بہار کے موسم میں ہر گلی کوچہ میں خیابانِ ورد دیکھنے میں آتے ہیں اور عجب کیفیت ہوتی ہے ؎

این سبزہ واین چشمہ واین لالہ واین گل　　آن شرح ندارد کہ بگفتار درآید

مصر کی ایک خاص رسم یہ ہے کہ جسوقت کسی کے مکان میں جائیے تو اوس مکان کے پائیں باغ کا مالی چند پھول بطور گلدستہ بناکر لاتا ہے اور مسافر کو پیش کر کے دام و درم کا طلبگار نہیں ہوتا مصریونمیں یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ جسوقت کوئی نیا شخص مکان میں آوے اور مکان میں پھولدار درخت پھلے ہوں تو چند پھول اوسکے سامنے لاکر رکھ دینا چاہئیں ایسا نہو کہ اوسکی نظر درختونکو لگ جاے یہانتک دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض بعض اوقات چلتے ہوئے مسافروں کو راہ میں روک کر مصر کے مالیوں نے گلدستے لاکر دیے ہیں انسے نہایت اصرار کے ساتھ خواہش کی ہے کہ قبول کرلیں بہار کے موسم میں جسوقت گلاب وخوشبودار درخت کثرت سے پھولتے ہیں اہل مصر بالعموم کوٹ کے بائیں جانب چند گلاب کے پھول صدر کے مقابل لگاکر نکلتے ہیں ؎

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے　　حیف اون غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

چونکہ مصر میں بارش مطلق نہیں ہوتی اور نہ کوئی بارش کا موسم مقرر ہے اس لیے مصر میں ہمیشہ مطلع صاف رہتا ہے گرد وغبار وغیرہ نہیں ہوتا ہوا نرم چلتی ہے تیزی کے ساتھ نہیں چلتی آندھیاں نہیں آتیں مصر کے زیادہ مکانات لکڑی و پتھر کے ہیں و شہر نہایت گنجان واقع ہوا ہے اسواسطے جب کبھی آگ کسی ایک مکان

یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہہ کی زمین میں خوشبودار چیزیں ڈالی گئی ہیں شہر کے گرد سڑکوں پر دونوں طرف بید کے درختوں کی قطاریں عجب لطف دکھاتی ہیں یہ درخت کثرت سے سایہ دار ہوتے ہیں اور شہر میں متواتر چلے گئے ہیں۔ شام کے وقت چار بجے سے لیکر رات کے دس گیارہ بجے تک اہل مصر ان درختوں کے نیچے کرسیاں ڈالکر بیٹھتے ہیں اسوقت عجب کیفیت ہوتی ہے۔ تمام شاہراہوں کے اردگرد صاف ستھری چھوٹی چھوٹی میزیں پڑی ہوتی ہیں میزوں کے چاروں طرف سیاہ بینت کی کرسیاں بچھی ہوتی ہیں اسوقت یہاں بیٹھ کر دو تین گھنٹے میں تمام مصر کی حالت دیکھنے میں آجاتی ہے یہ حقیقت میں ترکی قہوہ خانے ہیں اسوقت ہر قسم کے سوداوالے اپنا سودا بیچنے کے واسطے شاہراہ سے گذرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں موسم بہار کے ایام میں گلاب کیوڑہ بیلہ چنبیلی وغیرہ وغیرہ کثرت سے مصر میں پھولتا ہے غرضکہ عجب دلربا نظارہ ہے لڑکے چھوٹے چھوٹے گلدستے بنائے ہاتھ میں لیے پھرتے ہیں ان قہوہ خانوں میں جنکا ذکر ابھی ہوا فروخت کرنے کی غرض سے آتے ہیں جسوقت کوئی لڑکا گلاب کیوڑہ وغیرہ کے پھول لیے ہوئے سامنے ہوکر نکل جاتا ہے تمام راستے میں خوشبو مہک جاتی ہے ؎

رسید مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ دمید وظیفہ گر برسد مصرفش گل است و نبید

خدا جانے وہ کس قسم کی تیز و گرم خوشبو ہے جو خاص کر مصر کے گلاب و بیلے وغیرہ میں پائی جاتی ہے ایسا خیال میں آتا ہے کہ مصر میں رطوبت نہونے کے باعث خشکی و ریگستان کے سبب سے و نیز دیگر اسباب جنکا علم پورا نہیں ہے مصر کی

اس بحث میں پڑنا چاہتا ہوں یہ کام مورخوں کا ہے یہاں پر اتنا کہنا کافی ہے کہ مصر بھی مثل ہندوستان قدیمی دار العلم مانا جاتا ہے مصر کے اصلی یعنی قدیمی باشندے کون تھے اور کیسے تھے۔ اُن چیزوں کے دیکھنے سے جو مصر میں قدیمی کہلاتی ہیں معلوم ہوتا ہے۔ اُسکے زمانہ کی تاریخ کا پتہ اون لوگوں کی طرز معاشرت سب سے بڑھکر خود اُس قوم کے بادشاہوں کی وہ لاشیں ہیں جو اُنکے مرنے کے بعد اُس زمانے کے رواج کے مطابق لباس پہنا کر دفن کردیجاتی تھیں اور جو ابتک معہ اُن لباسوں کے ویسی ہی رکھی ہوئی ہیں جیسے کہ اُسوقت جسوقت دفن کیگئی تھیں۔ اس قسم کی لاشوں کو انگریزی و نیز فرانسیسی زبان میں "ممیز" کہتے ہیں یہ لفظ غالباً یونانی زبان کا ہے۔ تمام خاندان حکمران مصر کی لاشیں یعنی "ممیز" مصر کے عجائب خانہ میں موجود ہیں۔

مصر کے بادشاہوں کو اُس زمانے میں فرعون کہتے تھے جیسے کہ چین کے بادشاہ خاقان کہلاتے ہیں اور قدیمی روم کے بادشاہ کو قیصر کہتے تھے اُن تمام فراعنہ یعنی حکمران مصر کی "ممیز" کے بعد دیگرے معہ نام و نشان مصر میں چند سال ہوئے برآمد ہوئیں جو مصر کے عجائب خانے میں لائی گئی ہیں۔ ان تمام کا حال اور نیز عجائب خانے کی دیگر نادر چیزوں کی کیفیت جو اسوقت دنیا میں اول مانا جاتا ہے آگے چلکر مصر کے عجائبات کے بارے میں بیان کرونگا اسوقت صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ان ممیز کے دیکھنے سے اُس زمانہ کا طرز معاشرت اور اُس قوم کی اشکال معلوم ہوتی ہیں۔ مصر کے اصلی باشندے جیسا کہ ان ممیز کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے نہایت سیاہ فام اور منحنی جسم کے آدمی

میں لگ جاتی ہی تو محلے کے محلے صاف کردیتی ہے پانی کے انجن کے لانے پر بھی
مشکل سے بجھتی ہے جب کبھی آگ لگ جاتی ہے مصر کے تمام شہر میں غل مچ جاتا
ہے اور ہر شخص خوف کرتا ہے اگرچہ اوسکا مکان ایک دو میل کے فاصلے پر کیوں نہو
اس قسم کی آتش زدگی سے کروڑہا روپیہ کا نقصان ہوجاتا ہے اس نقصان کے
روکنے کے واسطے مصر میں مختلف قسم کی فایر انشورینشن کمپنیاں ہیں اور ہر
عمدہ عمارت اِن کمپنیوں کو بیمہ دیتی ہے۔

باب سوم

باشندگانِ مصر یعنی مصریوں کے اخلاقی و جسمانی و دماغی حالات و طرزِ معاشرت وغیرہ وغیرہ

اس بیان کے زمرے میں چند تواریخی وقعات باشندگانِ مصر کے
بارے میں بیان کرنا خالی از دلچسپی نہوگا اول یہ امر تنقیح طلب ہے کہ مصر کے
اصلی باشندے کون تھے؟ اور اب کون ہیں؟ اور اُنکی طرز معاشرت کیا تھی اور کیا ہے؟
مصر ایک نہایت قدیم مہذب ملک مثل ہندوستان کے مانا گیا ہے۔ ایک
بڑے مورخ کا یہ خیال ہے کہ "تمام تہذیب مشرقی کا آفتاب مصر سے طلوع ہوا" بعض
مورخ یہاں تک اصرار کرتے ہیں کہ ہندوستان جو قدیمی معدن علم و فضل، مانا
گیا ہے اوسمیں بھی مصر سے تہذیب پہونچی ہے ایک گروہ مخالف اسکو رد کرتا ہے
اس گروہ مابعد کا دعوی یہ ہے کہ مصر میں تہذیب اور علم ہندوستان سے آیا یا
یونان سے خیر یہ قضیہ قابل فیصل کرنے کے اس جگہ یہ نہیں ہے اور نہ میں

کے حملوں سے نہ بچا۔ سکندر اعظم نے اپنے نام پر ایک شہر ساحل افریقہ پر قائم کیا جو اب تک اسکندریہ کے نام سے مشہور ہے اور بلاد مصر میں قاہرہ کے بعد دوسرے نمبر کا شہر خیال کیا جاتا ہے۔ سکندر اعظم کے ساتھ جسقدر یونانی مصر میں داخل ہوئے اُنمیں سے بہت کم لوٹ کر اپنے ملک کو واپس گئے زیادہ نے سکونت اختیار کرلی۔ مذہب نصرانی اول یونان۔ اٹلی و بازین ہتیھم جسکو اب استنبول کہتے ہیں و نیز مجمع الجزائر و یونان و بحر روم و مصر میں پھیلا اسیوا سطے اُن یونانیوں نے جو سکندر اعظم کے زمانے سے مصر میں آباد ہو گئے تھے عیسائی مذہب اختیار کرلیا اوسوقت سے لیکر اب تک اُسی مذہب پر قائم ہیں۔ ان تمام ممالک کے عیسائی پرانے عیسائی کہلاتے ہیں۔ ہر چند کہ روسی بھی گریک چرچ کو مانتے ہیں لیکن بہت عرصہ کے سبب سے اور بُعد مسافت کے باعث اُنمیں اور خاص گریک چرچ کے اصولوںمیں کسیقدر فرق آگیا ہے یہ ثابت کرنا ہے کہ قبطی جو پرانے عیسائی ہیں اور مصر کے اصلی باشندے سمجھے جاتے ہیں وہ حقیقتاً مصر کے اصلی باشندے نہیں ہیں بلکہ نسل کے لحاظ سے یونانی ہیں اور یہ نہ صرف میرا خیال ہے اور نہ محض مورخونکی رائے بلکہ نفس الامر میں خود اُنکے حرکات و سکنات اُنکے اخلاق انکی وضع برتاؤ اور اُنکے خیالات اس امر پر شاہد ہیں۔ یونانی قوم جو اسوقت یوروپ میں غدار بے ایمان اور دغاباز ہونے میں مشہور ہے باوجود قدرتی ذکاوت و فہیم ہونے کے جو اس قوم کے ہر فرد بشر میں پایا جاتا ہے یہ تمام ریمارک قبطیوں پر بھی لازم آتے ہیں۔

تھے اُس قوم وُاُس شبیہ کے آدمی اس وقت تمام برّاعظم افریقیہ سے معدوم
ہوگئے ہیں انکی شبیہ کسیقدر حبشیوں سے ملتی ہے لیکن حبشی برخلاف اُنکے
قوی ہیکل ہیں اور حبشیوں کی کھوپڑی زیادہ بڑی اور موٹی ہے شاید ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ قوم جو مصر میں آباد تھی کسی خاص قدرتی حادثہ کے باعث
معدوم ہوگئی ہو۔ بہت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ بات جو مشہور ہے کہ جسوقت
بنی اسرائیل کا تعاقب اہل مصر نے کیا تو فرعون کا تمام لشکر پانی میں غرق
ہوگیا بنی اسرائیل بچکر برّاعظم عرب میں مصر سے بھاگ کر پہونچگئے خود قرائن
اس دعوے کو ثابت کرتے ہیں۔

خیر۔ مصر کے اصلی باشندوں کا جو حال ہوا ہو دوسرے باشندے
جو اس وقت مصر کے قدیمی باشندے مانے جاتے ہیں وہ قبطی قوم ہے
اسکو زبانِ یونانی میں قابطی کہتے ہیں خود یہ لفظ عربی نہیں ہے بلکہ "معرب" ہے
یعنی اہل عرب نے یونانی زبان سے لیکر اپنے لہجہ اور اپنے مخرج کے مطابق عربی
بنالیا ہے خود ان الفاظ سے اس قوم کی نسل کا پتہ چلتا ہے ونیز قبطی قوم کا
مذہب جو پُرانا عیسائی مذہب ہے اُنکے اصلی سکونت اور قومیت کو بتاتا ہے جیساکہ
ناظرین تاریخ کو معلوم ہوگا کہ ملک یونان میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش
تقریباً تین سو برس پیشتر ایک بادشاہ جسکا نام سکندر اعظم کے نام سے مشہور ہے
فیلقوس بادشاہ مخدونیہ کا بیٹا تھا اس مخدونیہ کو مسی ڈونیہ کہتے ہیں یہ یونان
کا صوبہ ہے۔ البنی سے ملا ہوا ابتک کم وزیادہ ماتحت دولت عالیہ عثمانیہ ہے۔
سکندر اعظم نے اُسوقت کی دنیا میں بہت فتوحات نمایاں کئے مصر بھی یونانیوں

جیسا قاعدہ کلیہ ہے کہ فاتح قوم کی زبان بھی مفتوح اقوام کی زبان پر حکمراں ہوتی ہے اور مفتوح اقوام کی زبان گرتے گرتے ایک مدت کے بعد بالکل ضائع ہوجاتی ہے اور فاتح قوم کی زبان تمام ملک مین پھیل جاتی ہے اسی طرح قبطیوں کی زبان کا حال ہوا قبطیوں کی زبان قریب نیست نابود کے ہوگئی اُنکی زبان مادری اب عربی سمجھی جاتی ہے وہ عربوں سے بھی عمدہ عربی بولتے ہیں کیونکہ قبطی قوم عرب کے مقابلہ میں تعلیم یافتہ ہیں تعلیم یافتہ قوم کی زبان غیر تعلیم یافتہ قوم کی زبان سے اچھی ہوتی ہے قبطیوں نے نہ صرف زبان عربی ہی اختیار کرنے پر قناعت کی بلکہ اونہوں نے تمام طرز معاشرت عربوں کا اختیار کرلیا۔ جیسا کہ قاعدہ کلیہ ہے تابع قوم فاتح قوم کی ہر بات میں تقلید کرتی ہے اُنکے نام بھی عربی ہوتے ہیں مثل یعقوب حسان اسمٰعیل آفندی نجیب حج وغیرہ وغیرہ۔

تیسرے باشندے ملک مصر کے عرب ہیں جو ابتک (بجز معدودے چند) ویسی ہی حالت میں ہیں جیسے کہ اول تھے یا تو خانہ بدوش مثل صحرائی عربوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر اپنے اونٹوں کے ہمراہ پڑے پھرتے ہیں یا کسی جگہ خاص پر آباد ہوکر کاشتکاری کرتے ہیں یہ کاشتکار فلاحین کہلاتے ہیں مصر کے فلاحین تمام عرب ہیں۔

چوتھے ملک مصر کے باشندے ترکی یا چرکس نسل کے آدمی ہیں یہ نہایت قریب زمانہ کے آئے ہوئے ہیں بعض تو ایسے خاندان ہیں کہ جنکو خود معلوم ہے کہ ہمارے آبا و اجداد کس سنہ میں اور کس جگہ سے ملک مصر میں آئے تقریبًا ڈہائی سو برس ہوئے کہ ملک مصر ترکوں کی ماتحتی میں آگیا اور تمام ملک مصر کے باشندے

اگر بیضۂ زاغ ظلمت سرشت | نہی زیر طاؤس باغ بہشت
دہی آب از چشمۂ سلسبیل | در و بیضہ ہم پرزند جبرئیل
بالآخر شود بیضۂ زاغ زاغ | برد رنج بیہودہ طاؤس باغ

باوجود ملک مصر کی رعایا ہونے کے جو دولت عالیہ عثمانیہ کا ابتک ایک صوبہ مانا جاتا ہے یہ لوگ اپنی ہمدردی اپنی اصلی قوم یعنی یونانیوں کے ساتھہ نہیں چھوڑتے ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ جسوقت یونان و ترکی میں جنگ ہو رہی تھی وہ مصر میں یونانی شاہ یونان کے واسطے چندہ جمع کر رہے تھے قبطی پادری اپنے گرجوں میں چندے کے واسطے وعظ کرتے تھے اور قبطیوں کو بہ حیثیت والنٹیر ہوکر جانے کی ترغیب دیتے تھے اسوقت مولانا کا یہ شعر صادق آتا ہے

ہرکسے کو دور ماند از اصل خویش | باز جوید روزگار وصل خویش

نسل قبطی یعنی انکی قومیت کا حال ناظرین پر منکشف ہوگیا اب رہا یہ امر کہ انکا طرز معاشرت اور انکی زبان کیا ہے ان لوگوں کو اس قدر زیادہ عرصہ اپنے ملک کو چھوڑے ہوتے ہوا یعنی قریب دو ھزار برس کہ یہ بالکل اپنی زبان بھول گئے انکی زبان خاص سوا ے چند پادریوں کے عام قبطی نہیں جانتے ۶۴۰ء میں جبکہ عرب نے اس ملک پر فوج کشی کی تو اسوقت ملک مصر میں قابض قبطی تھے۔ عرب کو قبطیوں نے مقابلہ کرنا پڑا قبطی مفتوح ہوئے اسوقت سے لیکر ابتک ایکہزار دوسو برس کا زمانہ ہوتا ہے عرب مصر میں آئے ہوئے ہیں عرب قبطیوں سے بعد کے یعنی تیسرے نمبر پر ہیں۔ اول قوم معدوم دوم قبطی سوم عرب۔

استعمال ہوتا ترکی زبان میں آفندی تعظیم کا کلمہ ہے ہر شخص کو مخاطب کر کے
کہا جاتا ہے چاہے کسی قوم کا کیوں نہو

یہ گروہ آفندی یعنی ترک جو مصر میں آباد ہیں مصر کے تمام دیگر باشندوں سے
وجیہ خوش لباس خوشرو اور خوش اخلاق خیال کئے جاتے ہیں تقریباً تمام
طرز معاشرت یوروپین رکھتے ہیں یا یوں کہا جاوے کہ بالکل طرز معاشرت فرانسیس
انمیں آگئی ہے بعض بعض میرے بے تکلف احباب مثل زاہد آفندی وغیرہ جو
اسوقت اسکندریہ کے عمائد ترکوں کی نسل کے نوجوان تعلیم یافتہ آدمیوں میں
سے ہیں اُنسے بارہا ان امورات پر بحث ہوئی ہے زاہد آفندی ایک طریف سچا
آدمی تھا اُسکی زبان سے بیساختہ ایک بار یہ بات نکل گئی کہ ہم لوگ آفندی ملک
مصر میں ترک کہلاتے ہیں ہم ہیں درحقیقت دس حصوں میں سے نو حصہ مغربی یعنی
فرانسیس خوں ہے۔

قبطی اُنکے خصائل اور اُنکے اقوال کا حال اوپر ذکر ہوا کہ جو اخلاق اور بربا و یونانیوں میں
ہیں وہی قبطیوں میں پائے جاتے ہیں۔ یونانی النسل ہونیکے باعث اُنمیں قدرتی ذکاوت و ذہانت ہے
و نیز خوشرو و خوش گلو ہوتے ہیں لیکن یونانیوں کے مثل سشتر کینہ دغابازی اور
قلب طبیعت رکھتے ہیں مصر میں عرصہ مدید تک رہنے کے باعث طرز معاشرت
بجائے مغربی کے مشرقی ہو گیا ہے۔ قبطی مثل عربوں کے رہتے ہیں قبطی عورتیں بھی
عربی عورتوں کے مانند منہ پر ایک قسم کا نقاب ڈالتی ہیں مصری عربوں میں وہ
خصائل اور اوصاف جو قوم عرب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں مثل شجاعت
سخاوت صداقت نہیں پائے جاتے شہری مصری نہایت بے ایمان دغاباز اور

یعنی قبطی و عرب ترکوں کی رعایا ہوگئے۔ ترکوں کے بادشاہ کی طرف سے ملک مصر میں ایک صوبہ دار یعنی گورنر رہا کرتا تھا جو ٹرکی کا کوئی ایک معتبر ملازمان میں سے ہوتا تھا اُسکی تقرر و برخاستگی بالکل بادشاہ ترک کے اختیار میں تھی اسی گورنر کو خدیو کہتے تھے (بمعنی نائب بادشاہ جیسے وئسیرائے) دو سو برس کے قریب بلکہ اُس سے بھی زیادہ یہ سلسلہ قائم رہا اُسکے بعد جبکہ سلطنت ٹرکی میں ضعف آنا شروع ہوا تو اُسکے صوبہ داروں نے بھی اُسکے عنانِ حکومت سے منہ پھیرا۔

محمدؐ علی پاشا ٹرکی کی طرف سے مصر کا والی تھا اور حقیقت میں البنی یا چرکس نسل کا آدمی تھا اوسنے ٹرکی سے بظاہر خصومت اختیار کی۔ یہ شخص اگرچہ اپنی دولت کا نمکحرام ہے لیکن بلاشبہ نہایت دلیر منتظم قابل اور ہر دل عزیز شخص تھا ٹرکی فوج سے جب مقابلہ ہوا تو اُن ترکوں نے جو محمد علی پاشا کے زیر حکومت بادشاہی فوج کو پسپا کیا۔ بالآخر ٹرکی و مصر کے درمیان اس امر پہ صلح ہوئی کہ مصر ٹرکی کا ماتحت سمجھا جائیگا لیکن محمدؐ علی پاشا اپنے عہدے پر برقرار رہیگا اور یہ عہدہ گورنری کا اُسکے خاندان میں محدود کر دیا جاویگا" اُس زمانہ سے ملک مصر کی آزادی کی تاریخ ٹرکی کے ساتھ شروع ہوتی ہے جسکو قریب ساٹھ سال کے ہوا۔ محمدؐ علی پاشا سے لیکر عباس حلمی پاشا تک سات پاشا ہوئے جنکے مختصر حالات ہم خاندان حکمران مصر کے باب میں دینگے۔ اسوقت اتنا بیان کرنا کافی ہے کہ فی الحال جو ترک مصر میں آباد ہیں وہ یا تو موجودہ حکمران خاندان ملک مصر کی نسل سے ہیں یا اُسکے متعلقین کی نسل سے ان تمام ترکوں کو آفندی کہتے ہیں۔ لفظ آفندی مصر میں مخصوص ترکوں کے واسطے بولا جاتا ہے ہر چند کہ خاص بلاد ترکیہ میں اس معنی میں نہیں

ایک شیخ نے مجھسے مخاطب ہوکر پوچھا کہ ہمنے سنا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان
صرف آلو کھاتے ہیں اور دوسری چیز وہاں میسر نہیں ہوتی کیا ایسے عمدہ کھانے
جیسے اسوقت اس آفندی کی دعوت میں موجود تھے ہندوستانیوں کو کھانیکو
ملتے ہیں کیا ایسا عمدہ چاول جیسا مصر میں ہوتا ہے ہندوستان میں پایا جاتا ہے
کیا ہندوستانی قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں اور حدیث اور علوم عربی پڑھتے ہیں
تو کس زبان میں پڑھتے ہیں؟ ہند کی زبان میں یا انگریزی میں۔ میں ان سبکا جواب
نہیں دینے پایا تھا کہ ایک دوسرے شیخ نے مجھسے پوچھا کہ آیا ہندوستان میں
ایسی گاڑیاں ہیں جیسی مصر میں ہیں ہندوستان میں آدمی ایسے مکانات میں رہتے
ہونگے جیسے مکاں میں مصری رہتے ہیں میں نے اُن تمام کا جواب مختصر طور پر
دیا جب کھانے کی نسبت ذکر نکلا تو میں نے کہا کہ ہمارے یہاں کے ایک مشہور
قدیم فارسی زبان کے شاعر کا قول میں نقل کرتا ہوں اوسکا ترجمہ میرے معزز
دوست عربی یا ترکی کے مناسب الفاظ میں آپ لوگوں کو سمجھا دینگے جو شاعر
نے لکھا ہے اُسمیں یک سرمو نہ اُسوقت میں فرق تھا نہ اب فرق ہے قوم عرب
اور اُنکے اکل و شرب پر صادق آتا ہے وہ اشعار یہ ہیں ؎

ز شیر شتر خوردن و سوسمار   عرب را بجائے رسیدست کار
کہ تخت کیاں را کند آرزو   تفو بر تو اے چرخ گردان تفو

میں نے اسکے مطلب کو کسی قدر انگریزی کسی قدر فرانسیسی اور ترکی میں سمجھایا
اسپر شیخوں کی زبان بند ہوگئی میں نے اُن سے کہا کہ قوم عرب کو اگر فخر ہے تو صرف
اسی سبب سے ہے کہ پیغمبر آخر الزماں قوم عرب سے تھے اور اسمیں خاص مصلحت

دروغ گو ہوتے ہیں حیا جو جزو اسلام کہی گئی ہے (بمصداق الحیاء من الایمان)
وہ مصریوں میں مطلق نہیں ہے مضافات یعنی دیہات کے رہنے والے شہر کے رہنے والوں سے
کسیقدر ایماندار اچھے ہوتے ہیں مصری برخلاف قوم عرب کے نہایت نامرد ہیں
صورت اور شکل میں بھی وہ تمام مصر کے باشندوں سے گھٹے ہوئے ہیں۔ مصری
عرب نہ قوی القامت ہوتا ہے نہ خوبصورت یہی حالت مصری مستورات کی ہے اور
جیسا میں اوپر بیان کر آیا ہوں نصف عربوں کی آنکھیں مشکل سے درست ہوتی
ہیں یہ مصری بالعموم میلا لباس پہنتے اور برے طور سے رہتے ہیں جو آسودہ بھی
ہیں (بعض بعض تو نہایت آسودہ ہیں جنکی سالانہ آمدنی پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ
ہزار کے قریب ہوتی ہے) وہ بھی مثل دیگر مصریوں کے خراب حالت میں رہتے
ہیں لباس کی صفائی عمدہ خوراک کی خواہش مکان کو مکلف طور سے آراستہ کرنیکا
شوق ان لوگوں میں نہیں ہے۔ اسکے علاوہ نہایت پست ہمت اور محدود خیال
ہوتے ہیں مجھکو یاد ہے کہ ایکدن جبکہ میں اسکندریہ میں قیام پذیر تھا اور استنبول
کو جانے والا تھا ایک معزز رؤسا شہر نے میری دعوت کی اس دعوت میں
میرے میزبان نے چند مصری شیخوں کو بھی مدعو کیا تھا جو وہاں کے رئیس خیال
کئے جاتے تھے۔ شیخ کا لفظ مصری زبان میں بزرگی پر دلالت کرتا ہے کسی با وقار
آسودہ شخص کو جو پڑھا لکھا ہو شیخ کہتے ہیں جیسے انگریزی زبان میں مخاطب کی
اعزاز تکریم کی غرض سے نام کے پیشتر مسٹر لگا دیتے ہیں اور فرانسیس میں موسیو
ترکی میں آفندی۔

خیر اسوقت بعد فراغت طعام جیسا قاعدہ ہے ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگیں انمیں سے

عبدالرزاق این چہ چیز است ؟ این موش راچہ می کنند؟ اُسنے جواب دیا کہ آفندم
این موش نیستند سوسمار ہستند۔ مردمانِ عرب برغبت میخورند ہم یہ باتیں کر رہے
تھے کہ عرب مثل چیلوں کے ٹوٹ پڑے اور تھوڑی دیر میں تمام چوہوں کے
ہڑپ ہو گئے۔

میں نے ایک مرتبہ سمندر کے کنارے راہ سلطین کی جگہ پر دیکھا کہ چند
کشتیاں کنارے پر لگی ہوئی ہیں اور اُنمیں سے کوئی چیز جو مثل ٹوکریوں کے
دور سے معلوم ہوتی ہے مصری حمال سر پر رکھکر ایک چونگی کے تھانے پر
لا رہے ہیں جب میں قریب پہونچا تو دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے کچھوے
وزن میں بیس پچیس سیر سے کم نہونگے ایک کوٹھری میں نیچے سے لیکر
اوپر تک بھرے ہوئے ہیں یہ تمام اِن کشتیوں سے آئے ہیں اور آرہے ہیں اُنکے پانوں کسی ایسے
طریقے سے باندھ دیے گئے ہیں کہ بھاگ نہیں سکتے۔ ایک عرب ایک طرف
کو بیٹھا ہوا ہے اور ایک چھری سے ہر ایک کچھوے کو ذبح کرکے اُسکا گوشت کاٹ
کاٹ کر بیچتا جاتا ہے پولیس مصری کے دو آدمی اُسکے اردگرد کھڑے ہیں تمام
عرب گوشت خرید کرکے اپنے گھروں کی طرف لیے جاتے ہیں میں نے اُن
سپاہیوں میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ کیا ہیں اُسنے جواب دیا کہ آفندم ھذا
سمکٌ مِنَ الاَقسامِ السمک اکل طیب"

عرب فلاحین گولا کبوتر پالتے ہیں اور اُنکی عورتیں کبوتروں کے بچونکو
جنکی ابھی کلیاں برآمد ہوئی ہیں پنجڑے میں رکھکر شہر میں گھومتی پھرتی ہیں۔ ان پنجڑوں
میں بعض بعض اوقات پچاس پچاس بچے ہوتے ہیں۔ بارہا یہ دیکھنے میں آیا ہے

یہ تھی کہ خدا تعالیٰ ایک ایسی جاہل قوم میں سے پیغمبر پیدا کرے جو تمام انبیاء کرام سابقہ سے اشرف ہوں اگر پیغمبر آخر الزماں اُس قوم میں پیدا ہوتے جو نہایت مشہور اور تہذیب یافتہ ہوتی تو مخالفان اسلام کو اسبات کے اعتراض کرنیکا موقع ملتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کسبی تھے وہبی نہ تھے لیکن حضرت کا اُمی ہونا اور ایسی جاہل قوم میں پیدا ہونا جسکی ذریات سے آپ لوگ ہیں اسبات کو یقینی طور سے ثابت کرتا ہے کہ پیغمبر آخر الزماں ایک سچے نبی تھے لیکن اُسکے ساتھ میرا یہ خیال ہے کہ مصری عربوں کو فوقیت کسی طرح مسلمانانِ ہند پر نہیں ہے ہند ہمیشہ سے معدنِ علم وفضل رہا ہے اگرچہ آفتاب رسالت عرب سے طلوع ہوا لیکن وہ پوری تمازت اور فوقیت پر ہند جا کر پہونچا۔ خود علماء اہل عرب علماء اہل ہند کی تسلیم کرتے ہیں۔ زیادہ کتابیں جو معقول میں مستند مانی گئی ہیں علماء ہند کی تصنیفات سے ہیں۔ مصری عرب زیادہ تر شافعی حنبلی اور مالکی ہیں حنفی بہت کم ہیں مصری عرب تمام پانی کے جانور کھاتے ہیں مثل گوہ کچھوا سرطان وغیرہ جنگلی چوہوں کو جو بھورے رنگ کے کھیتوں میں پائے جاتے ہیں برغبت استعمال کرتے ہیں ایکدن جبکہ میں الحسینا ہوٹل سے نکل کر جامع الازہر کے طرف جاتا تھا میں نے دیکھا کہ ایک عرب دو بڑے بڑے پنجروں میں چوہے بھرے ہوئے ایک ٹھیلے پر رکھے ہوئے باواز بلند پکارتا ہوا جاتا ہے مجھکو معلوم نہ تھا کہ یہ کس غرض سے پکڑے گئے ہیں اور کس کام میں آتے ہیں میں نے استفسار کرنا چاہا اُسوقت ایک حبشی لڑکا مسمی عبدالرزاق میرے ہمراہ تھا وہ فارسی زبان مثل زبان مادری کے اسوجہ سے بولتا تھا کہ اصفہان میں سات سال رہا تھا اُس سے میں نے کہا کہ

اوضاع و اطوار میں اُن اصلی ترکوں سے جو بلاد عالیہ ترکی میں ہیں فرق آگیا ہے یہ مصری ترک ہر چند کہ عرب اور قبطیوں سے بہتر عورت مرد شکیل باسلیقہ اور خوش اخلاق ہیں لیکن اُن عیوب سے خالی نہیں جو مصر کی سرزمین کا خاصہ ہے یعنی شجاعت صداقت صاف گوئی اور عصمت جو شرفاے قوم کا شعار سمجھا جاتا ہے وہ ان مصری ترکوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ ترکون کے اصلی خصائل اُنکے وضع اور برتاؤ اُنکے اخلاق اور اُنکی دماغی قوتوں کو ہم حصہ دوم میں جو دولت عالیہ عثمانیہ کی نسبت لکھا گیا ہے بیان کرینگے۔ اسوقت اتنا لکھنا کافی ہے کہ مصری ترک بہ نسبت عربوں و قبطیوں کے تعلیم یافتہ اور آزاد خیال ہوتے ہیں اور مصریوں سے خلق بھی زیادہ ہے۔

• جب اسمٰعیل پاشا عرصہ تک فرانس میں رہنے کے بعد اپنی دارالسلطنت کو واپس آئے تو اونھوں نے یہ ارادہ کیا کہ قاہرہ کو بالکل دوسرا پیرس بنا دیں اسمٰعیل پاشا میں تمام برائیاں اہل فرانس کی آگئیں تھیں۔ فرانسیسوں کی خوبیوں میں سے ایک بھی اسمٰعیل پاشا میں نہ تھی اسمٰعیل پاشا کے برتاؤ کا اثر مصریونپر اور خاص کر ترکونپر ایسا پڑا کہ اُسنے انکو نہ دین کا چھوڑا نہ دنیا کا اونمیں بظاہر تمام طرز معاشرت فرانسیس آگئی جسکا ظاہر اخراب نتیجہ یہ ہوا کہ حیا جو جزو ایمان خیال کیجاتی ہے مستورات ترکیہ سے دن بدن کم ہوتی گئی مستورات میں تمام اصراف بیجا مثل کاٹ چھانٹ لباس اور ہر لباس میں ایجاد و اختراع اور ہر موقع اور ہر وقت پر مثل پیرس جشن منانا اور نئے دن نئی وضع نکالنا آگیا۔ اُن خوبیونپر جو فرانسیس مستورات میں ہوتی ہیں ترکی عورتوں نے مثل اپنے شوہروں کے بہت کم توجہ کی فرانسیس

کہ ستوار چند ٹھیلوں پر ٹھیلے اس قسم کے پنجڑوں سے بھرے ہیں - ایک عرب آواز بلند
صدا کرتا جاتا ہے آسودہ عرب فوراً خرید کر کے لیجاتے ہیں - مصری مرد عورت کثرت
سے بدکار ہیں نہ تو وہ اصول اسلام کے پابند ہیں کہ جو اخلاق کو درست رکھیں اور افعال
ذمیمہ سے بچائیں نہ اُنہیں اعلیٰ تعلیم ہے کہ افعال بد سے روکے - مصری یعنی عرب کی
عورتیں نہایت بدسلیقہ و بدوضع دیکھنے میں آتی ہیں اُنکی حرکتیں محض وحشیانہ طور
کی ہیں اُنکے مقابل میں ترکی مستورات نہایت شایستہ سمجھی جاتی ہیں خاص عرب
یعنی شرفاے اہل مدینہ مصریوں کو نہایت حقیر و ذلیل خیال کرتے ہیں شرفاے عرب
کا قول ہے کہ مصری خالص عرب نہیں ہیں جو عرب مصر میں آئے تھے اُنکی نسل
قبطیوں سے مل کر مخلوط ہو گئی ہے تمام قبطیوں کی بُرائیاں مصریوں میں آگئی ہیں -
جاہل صحرائی عرب بدو کہلاتے ہیں وحشی ہیں بعض بعض اوقات لوٹ مار بھی کرتے
ہیں لیکن عیاری دغابازی دروغگوئی اور چالاکی نہیں ہے بدو اکثر سخی شجاع اور
صاف آدمی دیکھنے میں آتے ہیں مصریوں سے بدرجہا حبشی بہتر ہیں حبشیوں
کے مانند وفادار نمکحلال خیرخواہ اور سچے ملازم مصر میں نہیں ملتے حبشی کریہ المنظر
ہیں لیکن تمام عمائد یہانتک کہ یورپین بھی حبشیوں کو دربانی کیواسطے ملازم رکھتے
ہیں مصر میں سوڈان کے قرب کے باعث حبشی کثرت سے ہیں یہ نہایت جفاکش
اور بہادر ہوتے ہیں لیکن اول درجے کے بیوقوف ہوتے ہیں مصریوں کے مانند
چالاک و ہوشیار نہیں - ترکی خاندان جو کثرت سے مصر میں آباد ہیں اُنکے گھر کی
ملازمیں حبشی عورتیں ہوتی ہیں یہ حبشی عورتیں مثل اپنے شوہروں کے وفادار خیرخواہ
اور غالباً باعصمت ہوتی ہیں - وہ ترک جو مصر میں آباد ہیں اونکے اخلاق واونکے

جیسے کوئی شخص ایک بڑے جبے قبے کے پہننے اور متشرع صورت بنانے سے مولوی یا واعظ نہیں ہو سکتا لیکن تمام لوگ دھوکے میں آکر اُسکو مولوی یا واعظ خیال کرتے ہیں ویسی ہی آفندی یوروپین لباس پہننے سے اور یوروپین طرز معاشرت رکھنے سے فرانسیس نہیں ہو سکتے ہیں۔ انکے خیالات بعض اوقات نہایت محدود ہوتے ہیں انکی کوتاہ اندیشی و ناعلمی تھوڑی دیر گفتگو کرنے پر کھل جاتی ہے۔ ؎

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند   نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند
ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست   نہ ہر کہ مو بتراشد قلندری داند

مصری آفندی قدرتی طور پر ذہین پائے جاتے ہیں لیکن ایک بہت بڑا عیب جو نوجوان آفندیوں کی ترقی کا مانع ہوا ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ ظاہر لباس کی کاٹ چھانٹ کی طرف اور نئے رواج اور نئے رسوم نشست و برخاست پر زیادہ غور کرتے ہیں اُنکی طبیعت کا میلان بالکل ان لغویات کی طرف مصروف رہتا ہے۔ یہ باتیں اہل یوروپ میں بھی ہیں لیکن اہل یوروپ ہمیشہ اپنے اغراض اور اپنے مالی فائدوں کو پیش نظر رکھتے ہیں اور ظاہری آداب نشست برخاست و ملبوسات پر توجہ کرنے سے اپنے غایت منصوبوں کو ہرگز فراموش نہیں کرتے ؎

دست از طلب ندارم تا کام من برآید   یا جاں رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

دوسرا نقصان جو اس نوجوان قوم میں پیدا ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ مرفہ الحال باشندگانِ مصر جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم پا سکتے ہیں اور جن میں قابلیت تعلیم مغربی کی موجود ہے تھوڑی تعلیم پانے کے بعد اُنکے دل میں ایک قسم کی خودبینی اور خودنمائی

مستورات کی ظاہری نقل اوڑائی لیکن اُنکے خیالات اونکی دماغی قوتوں اونکے سلیقہ کو ہرگز ہرگز نہیں سیکھا۔ نتیجہ ان تمام فضول خرچیوں کا یہ ہوا کہ ملک مصر کئی یورپین دولتوں کی قرض میں اٹ گیا۔ اسمعیل پاشا کے زمانے سے لیکر اب تک اوسی روش پر جو مصری آفندیوں نے اختیار کی تھی چلے جاتے ہیں۔ کسی آفندی کے مکان پر جایئے تو مکان بالکل فرانسیس طریقے کا اور فرانسیس طریقے پر آراستہ ہوگا۔ بڑے بڑے خاندانوں میں منتظم خانہ جسکو اسٹوورٹ کہتے ہیں فرانسیس ہوتے ہیں تمام سامان فرانس یا استنبول کا مکان میں دیکھنے میں آئیگا۔ جب آفندی سے ملاقات ہوگی تو آفندی نہایت اعلیٰ قسم کا جوڑا خاص پیرس کا سلا ہوا مناسب وقت شان کے ساتھ پہنے ہونگے۔ چونکہ آفندی اکثر خوشرو اور خلیق ہیں اونپر لباس فاخرہ اور بھی زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔

جس وقت اُنسے ملاقات کیجیئے گا تو نشست و برخاست اور مزاج پرسی کے الفاظ کے بعد جو بالکل باقاعدہ اور یوروپین طرز پر ہونگے آپکو آفندی سنجیدہ اور قابل شخص معلوم ہونگے اونکی فرانسیس زبان جاننے سے اور اُسمیں مثل اپنی مادری زبان کے گفتگو کرنے سے و دریافت ہونے سے کہ آفندی کئی سال پیرس میں رہے ہیں آپ کو یہ خیال ہوگا کہ اُنکے تمام خیالات اور دماغی قوتیں مدبرانہ اور فلسفیانہ مثل لاتوش فرانسیسیوں کے ہوں لیکن تھوڑی ملاقات اور تھوڑی ہی گفتگو کے بعد آپکو معلوم ہو جاویگا کہ آفندی میں کوئی صفت موصوفہ نہیں ہے نہ وہ مانند فرانسیسیوں کے بلا کے ذہین ہیں اور نہ اونمیں کوئی اعلیٰ درجہ کی قابلیت ہے اور نہ اعلیٰ خیال رکھتے ہیں صرف ظاہری برتاؤ نشست و برخاست یوروپین ہے

نہیں کرتے۔ آزادی اگرچہ اس قوم میں ہے چاہیئے تھا کہ کثرت سے یہ لوگ بدوضع
ہوتے (جیسا کہ مشہور ہے) لیکن متواتر انکے مجالس میں شریک ہونے سے
یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ظاہر ظرافت اور خوش طبعی کے سوا انکے اخلاق میں کوئی
نقصان نہیں ہے ظرافت خوش طبعی تکلف و آرایش وغیرہ وغیرہ جو اس قوم کے
ہر فرد بشر میں پایا جاتا ہے بدوضعی نہیں کہا جاسکتا۔ بڑی چیز جو اُنکے اخلاق کو
درست رکھتی ہے وہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے بالعموم اعلیٰ یورپین سوسائٹی
کے اخلاق اوضاع و اطوار اچھے دیکھنے میں آتے ہیں اونمیں پابندی مذہب
نہو آزادانہ و فلسفانہ خیال رکھتے ہوں لیکن اعلیٰ تعلیم اُنکو اخلاقی نقصان سے
بچاتی ہے۔ ترکیہ مستورات مصر میں یہ تمام چیزیں ابتک جمع نہیں ہیں یعنی تعلیم
کی حیثیت سے اُس پایہ پر نہیں پہونچی ہیں۔ پس فرانسیس مستورات میں آزادی کا
زیادہ ہونا اور تعلیم کا کامل نہونا نقصان اخلاقی کا باعث ہے۔ دو چیزیں اخلاق کو
درست رکھتی ہیں اولاً پابندی مذہب۔ دوم تعلیم اعلیٰ اگر ان دونوں میں سے
کوئی ایک بھی کسی قوم میں نہو تو اُسکی اخلاقی حالت حد سے زیادہ خراب ہوگی۔

مصر کے بڑے شہروں کی آبادی کا زیادہ حصہ یورپین اقوام ہیں جو مصر
میں چند پشتوں سے بس گئی ہیں اور بستی جاتی ہیں اسواسطے اُنکے اخلاقی
حالات مجملاً طور پر اس جگہہ ذکر کردینا چاہیئے۔ اسمٰعیل پاشا کے زمانے نہر
سویز کے اجرا سے آدھی آبادی دارالسلطنت کی اہل یورپ ہے۔ مصر میں سب
سے زیادہ گریک اُسکے بعد اٹالین۔ ارمنی تیسرے نمبر پر۔ فرانسیس
چوتھے نمبر پر۔ انگریز جرمنی وغیرہ وغیرہ ہیں۔ تمام مصر کی آبادی قریب ایک کروڑ

آجاتی ہے جو تکمیل علم و تہذیب نفس کی مانع ہوتی ہے چنانچہ بارہا اتفاق ہوا ہی کہ
نو عمر آفندی جنکو چند سال پیرس یا برلن میں رہنے کا اتفاق ہوا ہو یا دار السلطنت میں
فرانسیسیوں کی کثرت کے باعث زبان فرانسیس بلا تکلف بول سکتے
اور اصول علم پولیٹیکل سے واقف ہوں وہ اپنے آپ کو اول درجہ کا مدبر ملک
مثل پرنس بسمارک و والیٹر کے خیال کرتے ہیں اس خودرائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ تمام اعلی علوم و خیالات سے محروم رہجاتے ہیں ؎ اشعار

ہرکس کہ نداند و بداند کہ بداند | در جہل مرکب ابد الدہر بماند
وآنکس کہ بداند و بداند کہ بداند | او نیز خرلنگ بمنزل برساند
وآنکس کہ بداند و بداند کہ نداند | اسپ طلب خویش بر افلاک جہاند

ان ترکی مصری مستورات کی نسبت میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ انمیں تعلیم کا
رواج عربی مستورات سے زیادہ ہے یہاں پر اسقدر اور کہنا لازمی ہے کہ انکی
حالت ابتک مستورات یوروپ کے درجہ پر نہیں پہونچی ہے و نقصانات اخلاقی
وغیرہ جو ترکیہ مستورات کی نسبت دار السلطنت میں سننے میں آتا ہو اسکا سبب بظاہر یہ
معلوم ہوتا ہے کہ مستورات کو آزادی مثل مستورات یوروپ ویدی گئی ہے
بلکہ اُس سے بھی کہیں زیادہ - یوروپ میں مستورات کو اور خاص کر فرانسیس عورتوں کو
بہت زیادہ آزادی ہے - ترکی عورتیں بھی انکی نقل کرتی ہیں جیسے کہ انکے شوہر
فرانسیسیوں کی نقل اڑاتے ہیں لیکن اس امر پر کسی کی نظر نہیں پڑتی کہ فرانسیس
سوسائیٹی بحالت مجموعی نہایت تہذیب و تعلیم یافتہ قوم ہے جو اپنے قواعد تہذیب
کو ہروقت اپنے پیش نظر رکھتے ہیں اور کسی حالت میں اس سے یکسر مو تجاوز

بیٹھتے ہیں) اُسوقت سے لیکر رات کے بارہ بجے تک راہوں ہیں ایک عجیب رونق دیکھنے میں آتی ہے۔ اِن قہوہ خانوں کی کیفیت میں اوپر ذکر کرچکا ہوں۔ یہانپر مستورات مصر کی نسبت یہ کہنا ہے جبکہ مصری مرد شاہ راہ میں مکلف کرسیوںپر جنکے سامنے میزیں لگی ہوتی ہیں ایک شان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ نوجوان عورتوں کے غول کے غول جوق جوق آس پاس سے نکلنا شروع ہوتی ہیں ایک طرف سے پانچ پانچ ایک ساتھ باتیں کرتی جاتی ہیں۔ باتیں ظرافت آمیز ہوتی ہیں۔ جب یہ نوجوان مستورات کسی خوشرو رنگین مزاج آفندی کی طرف ہوکر نکلتی ہیں تو انکا ناز و کرشمہ اور بھی زیادہ ہوجاتا ہے۔ گرم طبیعتوں کی شوخی دونوں جانب کو بیقرار کرتی ہے اِدھر توان مستورات کی ناز و ادا اُدھر مصریوں کی دل چلی طبیعت ایک دوسرے سے متحرک ہونے کا سبب ہوتی ہے۔ جب آفندی کے پاس ہوکر نکلتی ہیں وہ آہستہ سے اپنے پاؤں سے اُنکے پاؤں کو چھو دیتا ہے اگر کسی قسم کا پھول یا جاپانی بادکش آفندی کے پاس ہوا تو وہ اُنکی طرف پھینک دیتا ہے جسکو ایک آن کے ساتھ اوٹھا کر آفندی کے سامنے سے مسکراکر چلی جاتی ہیں ایکطرف تو یہ سماں ہوتا ہی دوسری طرف جسمیں بھی قریب آٹھ دس کے یہ فتنہ انگیز یورمین لباس میں ایکدوسرے سمت سے جہانپر نوجوانان آفندی مغزلی خیال کے بیٹھے ہوں ہوکر نکلتی ہیں تو قاعدہ اول کے موافق ناز و ادا کی گفتگو کے بعد یہ آفندیوں کے کہنے سے اُنکے پاس خالی کرسیوںپر بیٹھ جاتی ہیں۔ اسوقت مذاق و تعشق آمیز گفتگو شروع ہوتی ہے اونمیں سے بعض فرانسیس ہوتی ہیں بعض ترکی بعض اٹالین و شامی وغیرہ وغیرہ

کے ہے اسمیں قریب نوے لاکھ کے مسلمان ہیں (یہ مسلمان بجز پچاس ہزار ترک دس ہزار ایرانی پندرہ ہزار بخاری سترہ ہزار شامی عرب سات ہزار مغربی کے) جملہ مصری عرب وسوڈانی ہیں آٹھ لاکھ کے قریب یہود ونصاریٰ ہیں۔ یہود ایک لاکھ سے زائد ہونگے عیسائی زیادہ تر قبطی ہیں جو قریب پانچ چھ لاکھ کے ہونگے مضافات یعنی دیہات وغیرہ کی آبادی بالکل مسلمان ہیں۔ یوروپین وقبطی بڑے بڑے شہروں میں مثل قاہرہ واسکندریہ وغیرہ کے آباد ہیں۔ یوروپین اقوام کے خصائل جداگانہ طور سے باب سوم میں بیان کئے جاینگے اس موقع پر اتنا لکھنا کافی ہے کہ یوروپ کی تمام اقوام میں سے گریک اول درجہ کے دغاباز جھوٹے وفریبی ہیں۔ یونانیوں کے بعد اٹلی والے عیار ومکار ہیں بحالت مجموعی تمام اہل مغرب کے خصائل اہل مشرق سے جدا ہیں مصر میں یہ عام طور پر مشہور ہے کہ اہل مغرب کا کسی حالت میں اعتبار نکرنا چاہیئے اور اُنکی دوستی پر بھروسا۔ اہل مغرب خدا کے بندے نہیں دنیا کے بندے ہیں۔ یوروپ کا مذہب اسلام کی ضد سے عیسائیت ہے۔ اہل مغرب ہمیشہ اپنی دنیوی منفعت پیش نظر رکھتے ہیں۔ اِنکے عہد وپیماں اُنکے قول وقرار نام کے ہوتے ہیں۔ اشعار

بسر نامسلماں بر افراشتن وزایشاں امید بہی داشتن

سر رشتۂ خویش گم کردن ست بجیب اندروں مار پروردن ست

سہ پہر کے وقت گرمی کے ایام میں جبکہ تمازت آفتاب کی کم ہونے پر آجاتی ہے (اہل مصر سب ایک جگہ اپنی حیثیت اور لباس کے موافق قہوہ خانوں میں دوستوں کے ملنے اونسے گفتگو کرنے اور اخبار پڑہنے کی غرض سے

مزدوروں سے زیادہ قابلیت حاصل ہے۔ ان خانم کو مختلف جلسوں میں بیٹھنے سے اور مختلف آدمیوں کے ملنے سے ایک قسم کا علم قیافہ ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص اس طبیعت کا ہے اور اس کا مزاج اسطور کا اور یہ حیثیت رکھتا ہے۔ ان باتوں کا رواج تمام ملک میں دیکھنے میں آیا ہے علاوہ اسکے یہ بات بھی قابل تشریح کرنے کے ہے کہ ان ظاہری ظرافت اور خوش طبعی کے سوا اخلاقی نقصان جسکو آوارگی کہتے ہیں اعلی درجہ کی تعلیم یافتہ اہل مصر میں نہیں ہے۔ اسقدر سنا ہے کہ فرانسیس میڈم زیلوں کے ساتھ آفندیوں کو بوس وکنار کی نوبت پہونچی ہے۔ صاحب خانہ ہرگز اس قسم کی باتیں نہیں کرتے اور نہ مستوراتِ منکوحہ ایسا کرتی ہیں مصر کی آزادی کے بارہ میں ایک ایرانی نے یہ شعر پڑھا تھا جو اسوقت اس موقع پر یاد آتا ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد کسے را با کسے کارے نباشد

مصر میں اور خاص کر مصری ترکوں میں شادی اوائل عمر ہی میں مثل ہندوستان کے نہیں ہوتی اور نہ والدین کو زیادہ دخل اسمیں ہوتا ہے وہ زیادہ تر فریقین کی خوشی اور رغبت سے ہوتی ہے مصر میں بالعموم نکاح سے قبل تعین مہر میں طرفین سے جھگڑا ہوتا ہے بعد قرار پانے مہر کے کم سے کم نصف مہر نکاح سے پیشتر روانہ کیا جاتا ہے مہر کی تعداد حیثیت کی لحاظ سے مختلف ہے (پانچ لیرا جو قریب پچہتر روپیہ کے ہوا) پانچ لیرے سے لیکر ایک ہزار لیرے تک پہونچتا ہے متوسط درجہ کے آدمیوں میں رواج سو لیرے کے قریب ہے زیادہ تعلیم یافتہ ترک تعین مہر پر اصرار نہیں کرتے اور نہ مہر کا روپیہ

پہلی بات جس سے گفتگو شروع ہوتی ہے یہ ہے آفندی کہتے ہیں یا خانم زَیَّد. اسکے بعد دوسرا کہتا ہے تفَضَّل بیٹھنے کے بعد نوجوان خانم آفندی کیطرف مسکراکر یہ پوچھتی ہیں کہ میری شبیہ یعنی چہرہ کیسا ہے؟ آفندی جوابدیتا ہے کہ مثل آفتاب اسکے بعد دوسری کہتی ہے کہ تمنے میری گفتگو سے کیا مزا پایا اور میری گفتگو تمکو کیسی معلوم ہوتی ہے؟ آفندی جوابدیتے ہیں کہ تمہاری گفتگو بالکل شکر ہے تمہارے ہونٹھ ایسے شیریں معلوم ہوتے ہیں گویا نبات - خیر اسی قسم کی اور باتیں ہوتی ہیں چاہ پیکر اور تھوڑی دیر بیٹھ کر پیدل یا سوار ہوکر چلی جاتی ہیں اسی طرح سے یہ غول کے غول اپنے اپنے دوستوں سے ملنے کے واسطے آدمیوں میں ہوکر نکلتی ہیں - مستورات مسلمان مغرب کے بعد سے نہیں نکلتیں - رات کو اپنے گھر سے باہر کہیں نہیں جاتیں - لیکن یہود ونصاری عورتیں رات کے بارہ بجے تک اسی طریقے سے نکلتی پھرتی ہیں اسمیں اتنا اور لکھدینا ناظرین کی واقفیت کے واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ نشست برخاست اور اس قسم کی گفتگو جسکا ذکر اوپر ہوچکا صرف اُن نوجوان عورت و مرد کے درمیان ہوتی ہے جو ناکتخدا ہیں اور ایک حیثیت اور ایک مرتبہ کے ہیں - سوشل حالت کا مصر میں بالخصوص خیال رکھا جاتا ہے کبھی ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایک غریب ناخواندہ بدحیثیت عرب یا کوئی آفندی ایک معزز خاندان کی نوجوان تعلیم یافتہ خانم کے ساتھ بیٹھا ہوا گفتگو کرتا ہو - اس بارے میں یعنی اپنے ہم رتبہ اور ہم پلہ آفندیوں سے ملاقات بہم پہونچانے اور اس امر کے فیصلہ کرنے میں کہ کون شخص ایک نوجوان خانم کے ہم رتبہ اور ہم مزاج ہو سکتا ہے ان مستورات کو

اور اٹالین ہیں کسی جرمنی یا روسی کو نہیں دیکھا مصری یہانتک زندہ دل اور موسیقی سننے کا شوق رکھتے ہیں کہ اگر کوئی ایکٹریس عمدہ گانے اور ناچنے والی ہو تو اسکا نام زبان زد خلائق ہو جاتا ہے - اسکا ہر شخص کس و ناکس ذکر کرتا ہے مس نیلی اسٹن انگریزی یہود کی لڑکی اسوقت مصر میں اول درجے کی ایلیوریڈا تھیٹر کی ایکٹریس میں سے ہے اسکا نام اور اسکی تصویر خدیو عباس حلمی پاشا سے لیکر ہر فلاحین کے گھر میں ٹنگی ملیگی ہے

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی — دونوں کو اک ادا میں رضامند کر گئی

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی — اب آبروے شیوہ اہل نظر گئی

اہل مصر بالعموم خوش خوراک ہیں انکے کھانے اگرچہ ہندوستانی مذاق کے نہیں لیکن مقوی اور سریع الہضم ہوتے ہیں - دار السلطنت میں تقریباً نصف آدمی ہوٹل کلبوں میں کھانا کھاتے ہیں - گھر میں کھانا پکانے سے زیادہ خرچ ہوتا ہے - کھانا ہر قسم اور ہر حیثیت کا ہر وقت مل سکتا ہے - امرا زیادہ تر فرانسیس کھانوں کو پسند کرتے ہیں - عربوں کے قومی کھانے بہت کم ہیں اور جو ہیں وہ اعلی قسم کے نہیں - ترکوں کے قومی کھانے مثل شلیان وغیرہ ابتک مصر و استنبول میں رائج ہیں لیکن وہ دن بدن فرانسیس کھانوں کو اختیار کرتے جاتے ہیں - مصری بالعموم اور آفندی بالخصوص چھری و کانٹے کا استعمال کرتے ہیں - ہاتھ سے کھانا مصر میں معیوب سمجھا جاتا ہے - شہر میں یوروپین کی کثرت کے باعث و نیز ایک عرصہ دراز سے قبطیوں کے ساتھ رہنے سے مصری مسلمان مثل ہندوستان کے مسلمانوں کے یہود و نصاریٰ

نکاح سے پیشتر لیتے ہیں۔ مستورات مصریہ میں بالعموم زیور کا رواج بہت کم ہے۔ صرف گلے میں مروارید و انگلیوں میں انگشتری وغیرہ پہنتی ہیں دونوں کانوں کے نیچے کی گدیوں میں کسی کسی کے چھوٹی بالیاں ہوتی ہیں۔ مصری عرب و ترک زیادہ جہیز نہیں دیتے۔ جہیز نہایت مختصر ہوتا ہے نکاح کے بعد مختلف قسم کے مراسم جنکا رواج ہندوستان میں ہے مصر میں برتنے نہیں پڑتے۔

تھیٹر یعنی ناچ گھر جنکا حوالہ اوپر کیا گیا ہے مصر میں کثرت سے ہیں انکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ یہ تھیٹر زیادہ تر کے فرانسیسی اور اٹالین ہیں۔ مصری بالعموم اور آفندی بالخصوص فرانسیسی رنگ میں رنگ گئے ہیں فرانسیسی ظرافت فرانسیسی مال حسب برجستہ اور شیریں الفاظ کے مقابل زبان انگریزی کے سخت خشک ظرافت کو پسند نہیں کرتے حق تو یوں ہے کہ مصریوں پر کیا خصوصیت ہر سمجھدار آدمی کو جسکو عمدہ قوت سامعہ عطا ہوئی ہے (جو علم موسیقی کی شناخت کے واسطے ضروری ہے) فرانسیسی و اٹلی کے تھیٹر دیکھنے اور موسیقی کے سننے کے بعد کسی دوسرے یوروپین قوم کا راگ کھلا معلوم ہوگا۔ مصری جو خوش گلوئی اور علم موسیقی کے واسطے یوں کہا جائے کہ قدرتی طور پر بنے ہیں کیونکر کسی دوسرے یوروپین تھیٹروں کو پسند کرینگے۔ ہر چند کہ دار السلطنت میں ہر قسم کے تھیٹر ہیں حتی کہ ترکی و جاپانی بھی و دو تین تھیٹر خاص عربی ہیں مصری عربوں نے اپنا تھیٹر علیحدہ بنایا ہے جو نمایش منعقدہ شکاگو میں گیا تھا لیکن یوروپ والوں کو زیادہ پسند نہ آیا۔ اس تھیٹر کی ایکٹریس عربی مصری عورتیں ہیں یوروپین تھیٹر کی ایکٹریسین بالکل فرانسیسی

مثل ہندوستان کے وضو نہیں کرتے اپنے گھروں سے وضو کرکے اور مناسب لباس پہنکر مسجد میں جاتے ہیں بعض مسجدوں کے متعلق مسجد سے کچھ فاصلہ پر سقاوے اور حمام بنے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ اول سے وضو کرکے مسجد میں داخل ہوتے ہیں ہر مسجد میں گلکاری یعنی گلدستہ وغیرہ ہوتے ہیں جنسے مسجد نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ بعض مسجدوں کے صحن میں چھوٹے چھوٹے باغیچہ یعنی خیاباں ہوتی ہیں جنکی گھاس ہمیشہ سبز رہتی ہے اور گلاب بیلہ وغیرہ کے درخت قاعدے کے ساتھ لگے ہوتے ہیں یہ تمام چیزیں نمازیوں کے نزہت کے واسطے ہوتی ہیں۔ کوئی شخص اِن درختوں میں سے پھول نہیں توڑ سکتا ہے مصر میں اوقاف کثرت سے ہیں مصر میں ہر شخص متمول مرنے کیوقت کچھ جایداد کا حصہ مساجد کے متعلق وقف کردیتا ہے اِن اوقاف کی آمدنی مساجد اور متبرک مزاروں میں صرف ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ اُن مدارس کی تعلیم کے اصراف میں دیجاتی ہے جس میں دینیات کی تعلیم ہوتی ہے۔ اِن تمام اوقاف کے متعلق ایک بہت بڑی کمیٹی انتظام کرنے والی ہے۔

مسکرات کا رواج شہر میں بہت زیادہ ہے شاید ہی کوئی شخص عورت مرد میں سے بچا ہو کہ کھانے کے بعد خاصکر تھوڑی یا بہت شراب کا استعمال کرتے ہیں۔ شراب بنانے کے کارخانے کثرت سے مصر میں ہیں ہر گلی کوچہ میں شراب کی دوکانیں کثرت سے ہوتی ہیں۔ مصری بالعموم انگور کی شراب کو پسند کرتے ہیں۔ اہل یوروپ یعنی گریک و اٹالین میں بیر کا رواج بہت زیادہ ہے۔ گرمی کے ایام ہر گلی و کوچہ میں شربت بیچنے والے جنکے بغل میں

کے ساتھ کھانے میں عیب خیال نہیں کرتے۔ ہوٹل کلب قہوہ خانوں کے
مالک اور مہتمم زیادہ کر کے گریک وفرانسیس ہیں مسلمان بہت کم ہیں تمام
مصری بلا امتیاز کسی قوم و مذہب کے ہوٹل اور کلبوں میں شریک ہوتے
ہیں۔ کسی شخص کے لباس و وضع سے یہ تمیز نہیں ہوتی کہ اسکا مذہب کیا
ہے یعنی وہ مسلمان ہے یا یہود و نصاریٰ۔
مصر میں اعلیٰ قسم کے لوگ بالکل یوروپین طرز پر رہتے ہیں اونکا لباس موافق
رواج یوروپ کے ہوتا ہے (جو سرکاری اہلکار ہیں اونکے واسطے چاہے کسی محکمہ
میں کیوں نہوں) ٹرکی کلاہ یعنی فیض کا پہننا لازمی ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی جو مصر
میں ملازم ہیں اُنکے متعلقین بھی فیض کا استعمال کرتے ہیں۔ کوئی مسلمان آجتک
مصر کا دیکھنے میں نہیں آیا جو ہیٹ یعنی یوروپین کلاہ پہنتا ہو اگر کوئی مسلمان
یوروپین کلاہ پہنکر مصر کی مسجد میں جاے تو مصری اُسکو نصاریٰ یا یہود خیال
کرتے ہیں غیر مذہب والے کو مصری ترک غور کہتے ہیں۔ یہ لفظ معلوم نہیں
اصل میں کس عربی سے نکلا ہے غالبًا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید غیر سے غور
کرلیا ہے یا شاید فارسی گبر بمعنی آتش پرست سے گور ہوگیا ہو۔ مصر میں مسجدیں
نہایت آراستہ اور صاف رہتی ہیں۔ ہر مسجد میں مکلف قالین بچھے ہوتے ہیں
ہر مسجد کے متعلق چند ملازم ہوتے ہیں جنکو تنخواہ اوقاف متعلقہ مسجد سے ملتی ہے
مساجد میں کسی مسافر کو ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہر جمعہ کے دن خطبے میں سلطان کا نام پڑھا
جاتا ہے تمام سامعین معہ امام کے بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ سلطان کے
نام آنے پر آفریں کرتے ہیں نعرۂ تحسین بلند ہوتے ہیں۔ مصری مسجدوں میں

سرد ہوتے ہیں کہ اونکی سردی دانت برداشت نہیں کرسکتے ۔ کل کا برف مصر میں کثرت سے بنتا ہے اور نہایت ارزاں ہے ان شربتوں کا حال اور انکلے مکلف اور ارزاں طور پر فروخت کرنیکی کیفیت ابتک سمجھ میں نہیں آتی۔ صدہا قسم کے شربت جنکے مختلف نام ہیں مختلف میووں کے شیروں سے بنائے جاتے اور نہایت خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔ اگر ہندوستان میں بنائے جائیں تو اُس قسم کا ایک گلاس چار آنہ سے کم پڑنہ پڑے لیکن مصر و استنبول میں اس قسم کے شربت کیواسطے صرف تین ملیم دینا ہوتا ہے جو تین پیسہ کے قریب ہوا۔

اہل مصر عام طور پر سگرٹ کثرت سے پیتے ہیں مصر کی سگرٹ و تمباکو مشہور ہے لیکن دراصل یہ تمباکو مصر میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ ٹرکی کے چند صوبوں سے آتی ہے مصر میں آکر سگرٹ بنائے جاتے ہیں مصری سگرٹ اسوقت تمام دنیا کے سگرٹوں سے اعلی خیال کئے گئے ہیں۔ مصر میں ہزاروں کارخانے سگرٹ بنانے کے ہیں یہ کارخانے مصر کے عالیشان اور عمدہ عمدہ عمارتوں میں سے ہیں۔ ان کارخانوں کے مالک زیادہ تر یونانی ہیں مصری سگرٹ اعلی قسم کے خود مصر میں گراں ملتے ہیں۔ ہر ایک بکس جسمیں دس سگرٹ ہوتے ہیں نصف فرنگ یعنی پانچ آنہ سے کم کو نہیں آتا۔ مصر میں ارزاں سگرٹ فروخت کرنے کی بھی دوکانیں ہیں۔ ان سگرٹ کے تمباکو میں آمیزش ہوتی ہے اور بعض اوقات تو مرض کے پیدا ہو جانے کا خوف ہوتا ہے۔ تمام قہوہ خانوں میں جو کثرت سے ہر گلی کوچہ مصر میں پائے جاتے ہیں۔ غریب عربوں کی لڑکیاں

نہایت مکلف بلوری قسم کے قرابے دبے ہوئے جسمیں قسم قسم کے شربت
بھرے ہوتے ہیں بیچے ہوئے نکلتے ہیں یہ سما دیکھنے کے قابل ہوتا ہے ایکطرف
ایک شخص بغل میں قرابہ دبائے ہاتھ میں ایک بلوری نازک جام لئے
باآواز بلند صدا کرتا ہے کہ جسنے یہ شربت نہ پیا کچھہ نہ پیا۔ اپنے شربت کی تعریف
میں کہتا ہے کہ یہ خاص الخاص انگور کا شربت ہے وہ جام جو اُسکے ہاتھہ میں
ہے اُسکے نیچے ایک پیتل کا گھنٹا لگا ہے جو تھوڑی سی حرکت دینے سے بجتا ہے
اسوقت یہ شخص جام کو ہاتھہ میں لئے ٹہلتا ہے قرابہ دوسری طرف
بغل میں دبا ہے کمر پر ایک شال کے طور کا زریں پٹکا لپیٹے ہے جو پیٹی کا
کام دیتا ہے۔ اس پیٹی کی اندرمنی بیگ یعنی کیسہ زر رکھا ہے جسمیں قیمت
رکھتا جاتا ہے۔ یہ شخص صدر کے بائیں جانب کوٹ کے جس کے سوراخ میں
چند گلاب کے تازہ پھول رکھے ہے۔ ایک گلدستہ تکلف سے بنا ہوا
قرابے کے منہ پر بجائے ڈھکنے کے رکھا ہے۔ اسکی خوش گلو آواز گھنٹے کی
جھنجھناہٹ و گرمی کا وقت اس شربت کے جلد فروخت ہونیکا باعث ہوتا
ہے۔ دوسرا شخص ایک طرف کو کھڑا ہوا لیا لب گلنار رنگ کا ساغر ہاتھہ
میں لیئے صدا کرتا ہے کہ رماں کا شربت ہے۔ ایک اور دوسری طرف ٹہلتا
ہوا یہ کہتا ہے کہ یہ شربت تمر ہند کا ہے۔ ایکطرف ایک آدمی بادام کا شربت
قرابے میں لیئے ہوئے ہے۔ غرض اسیطرح ہر قسم اور ہر میوؤنکا شربت
کثرت سے و ارزانی کے ساتھہ ہر گلی کوچہ میں ہر وقت ملتا ہے۔ یہ شربت
اکثر کر خالص اور عمدہ ہوتے ہیں اور برف کی آمیزش کے سبب سے اسقدر

ایسے عرق نکالے جاتے ہیں۔ چونکہ مصر میں گلاب نہایت اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے
اسیطرح اور دیگر پھول مصر کے لبنڈر فرانس کے لبنڈر وغیرہ سے کم نہیں ہوتے۔

مصر میں عام طور پر آدمی خط بنواتے ہیں یعنی داڑھی نہیں رکھتے اسواسطے حجاموں
کی دارالسلطنت میں کثرت سے دوکانیں ہیں۔ حجاموں کی کوئی خاص ذات مصر
میں نہیں ہے۔ جو شخص کام جانتا ہو دوکان رکھ لیتا ہے۔ حجاموں کی حالت مصر
میں ایسی نہیں ہے جیسے ہندوستان میں ہندوستان کے حجام دربدر اور کوبکو بغل
میں کسبت دبائے پھرتے ہیں مصری حجام زیادہ کر کے گریک اور اٹالین ہیں۔
انکی دوکانیں نہایت آراستہ ہوتی ہیں یوں سمجھنا چاہیے کہ ایک مکلف بڑے
کمرے کو دو یا تین حصوں میں جاپانی پردے کھڑے کر کے تقسیم کرتے ہیں۔ ہر
کمرے میں فرش اور آرام کرسیاں جنمیں مخمل اور بانات لگی ہے بچھی ہوتی ہیں۔ دیوار پر
ہر طرف قد آدم سے زیادہ حلبی شیشوں کے آئینے ٹنگے ہوتے ہیں جاپانی الماریوں
میں قاعدے کے ساتھ صدہا شیشیاں قسم قسم کی خوشبو کی بھری ہوتی ہیں۔
ریشمی قسم کی نرم تولیں کثرت سے کھونٹیوں پر لٹکتی ہیں ایکطرف سیکڑوں اُسترے
ولایتی اعلیٰ کارخانوں کے شل کراپ وغیرہ رکھے ہوتے ہیں انکے ہمراہ قسم قسم کی قینچیاں
جو یوروپ کے صناعوں کی ایجاد کی ہیں رکھی ہوتی ہیں۔ بہت سے ابر مردے ایک
میز پر قاعدے کے ساتھ رکھے ہوے دکھلائی دیتے ہیں جسوقت کوئی شخص اس
کمرے میں داخل ہوتا ہے تو اول اُسکو تعجب ہوتا ہے کہ آیا یہ حجام کی دوکان ہے
یا نگارخانہ چین ہے۔ اس بار کے تین چار نوکر نہایت مکلف یوروپین لباس
پہنے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں۔ ایک شخص عین دروازے پر جہاں پردہ پڑا ہے

بیکار پھینکے ہوئے سگرٹوں کو جو ہر قہوہ خانے میں پڑے ہوتے ہیں جمع کرتی پھرتی ہیں اور جمع کرنے کے بعد اونکے تمباکو کو ایک جا نکالکر رکھتی ہیں مصر میں بعض دوکانیں اس تمباکو کو خرید کرکے اوسمیں تھوڑی سی نئی تمباکو ملاکر سگرٹ بنا لیتے ہیں یہ سگرٹ بہت ارزاں مثل ہندوستان کے بکتے ہیں۔ غریب آدمی انکو خرید کرکے پیتے ہیں لیکن کوئی شخص مرفہ الحال استعمال نہیں کرتا مصری ڈاکٹر بیان کرتے ہیں کہ اس قسم کے سگرٹ و عرصہ کی رکھی ہوئی تمباکو کے استعمال سے احتمال خناق کے ہوجانے کا ہوتا ہے اور بہت سے دیگر مرض پیدا ہوتے ہیں۔ مصر میں ان سگرٹوں کے علاوہ بہت آدمی ترکی شبوک کو پسند کرتے ہیں۔ یہ مثل ہندوستان کے فرشی پیچوان کے ہوتا ہے۔ تمباکو جو بھری جاتی ہے اوسمیں آمیزش نہیں ہوتی مثل ہندوستان کے خمیرہ وغیرہ کا استعمال نہیں ہے۔ خالص تمباکو پتی دار ہوتی ہے۔ یہ بلگیریا واطراف النبی سے آتی ہے۔

مصری ناس کا استعمال اکثر کرتے ہیں۔ ہر شخص کے پاس ایک ڈبہ ہوتا ہے جسمیں ناس بھرا رہتا ہے۔ اس ناس کے سونگھنے پر تھوڑی سی چھینکیں آنیکے بعد طبیعت صاف ہوجاتی ہے خوشبو کا رواج مصر میں ہندوستان کے مانند نہیں ہے۔ تمام مصری اعلی وادنی لبنڈر و عرق گلاب وغیرہ وغیرہ خوشبوؤں کا استعمال کرتے ہیں اور اسی سبب سے شہر میں کثرت سے دوکانیں عطاروں کی ہیں۔ جو محض یہ خوشبو فروخت کرتے ہیں یہ لبنڈر خاص کرکے استنبول و فرانس کے بنے ہوئے ہوتے ہیں مصر میں بھی اب کارخانے ہوگئے ہیں جہاں پر

فن میں تعلیم پائے ہیں اور بعض بعض معمولی تعلیم یوروپ پائے ہوتے ہیں۔ کئی کئی زبانیں بولتے ہیں پہلا سوال جو وہ اجنبی سے کرتے ہیں یہ ہوتا ہے کہ "آپ کون سی زبان جانتے ہیں" اسکے بعد یہ شخص جب اونسے سوال کرتا ہے کہ تم کون ہو؟ اور کس قوم کے ہو؟ تب وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لاین یا نیپلس کے رہنے والے ہیں اور اُسکے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ ہمنے اتنے دِنوں اپنے فن کے حاصل کرنے کیواسطے تعلیم پائی ہے ہمارے پاس ڈبلوماں ہماری لیاقت کا موجود ہے۔ اِن تعلیم یافتہ حلاقوں کے علاوہ بہت سے مصری عربوں نے بھی دوکانیں کرلی ہیں لیکن بال تراشنے وخط بنانیمیں وہ قابلیت نہیں رکھتے جوفرانسیس اور گریک رکھتے ہیں۔ اِن عربوں کی دوکانو پر کم دینا پڑتا ہے لیکن ہندوستان کے مقابل یہ بھی زیادہ ہوتا ہے یعنی کسی حالت میں اور کسی حیثیت کے شخص کو نصف فرنگ یعنی پانچ آنہ سے کم نہیں دینا پڑتا۔

مصر میں زیادہ ترکے قصاب یہودی ہیں تمام مسلمان و نصارٰی یہودیوں کی دوکان سے گوشت خرید کرتے ہیں لیکن یہودی نصارٰی و مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت نہیں کھاتے۔ یہودیوں میں اعلیٰ درجہ کے لوگونکا لباس یوروپین ہے ادنی درجہ والے عربی لباس پہنتے ہیں۔ یہودی بالعموم حسین و خلیق ہوتے ہیں لیکن نہایت زر دوست اور اول درجہ کے سخت دل ہوتے ہیں۔ سُنا گیا ہے کہ مصر میں و آسٹریا میں یہودیوں نے کئی مرتبہ نصارٰی کی اولاد کو قتل کیا ہے۔ روایتاً مشہور ہے یہود کے مسائل میں کسی غیر مذہب والے آدمی کے بچے کو قتل کرنا اپنے فرائض مذہبی کے پورا کرنیکے واسطے سال میں ایکدن

بیٹھا ہوتا ہے جب کوئی نیا شخص بال کٹوانے کی غرض سے آتا ہے تو اُسکو ادب کے ساتھ سلام کرنے کے بعد اندر لیجاتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ آپ آرام کرسی پر تشریف رکھئے اور فوراً ہی ایک تازہ اخبار اُسکے ہاتھ میں لاکر دیدیتا ہے جس زبان میں وہ پڑھ سکے۔ اس حجام کے کارخانے میں ہر روز مختلف زبانوں کے اخبار مختلف جگہوں سے آتے ہیں جو صرف اُن لوگوں کی غرض سے منگائے جاتے ہیں جو خط بنوانے کے بعد یا خط بنوانے سے پیشتر کوئی خبر دیکھنا چاہیں اخبار دیئے کے تھوڑی ہی دیر بعد ایک دوسرا شخص نہایت ادب کے ساتھ آکر فرانسیس زبان میں پوچھتا ہے کہ آپ کس قسم کے بال کٹوانا چاہتے ہیں اپنی ایک انگلی کے اشارے سے دیوار کی اُن تصویروں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو لگی ہوئی ہیں اُنمیں مختلف قسم کی طرز ہیں ہر طرز کا نام جُدا ہے بعض آدمی ایک روش کو پسند کرتے ہیں بعض دوسرے کو خیر ان تمام کے بعد وہ آہستہ طریقے سے صابن لگاکر خط بناتا ہے خط بنانے و بال کاٹنے کے بعد تھوڑی سی خوشبو سر میں ڈالتا ہے۔ ان تمام کے بعد بالوں کو کنگھی سے آراستہ کرنے اور مونچھوں کو کاس میٹک لگانے پر ادب کے ساتھ سلام کرکے چلا جاتا ہے۔ یہ شخص فراغت ہوکر جب مزدوری دینا چاہتا ہے تو دوکان کی فہرست کے مطابق دیکر باہر چلا آتا ہے مصر میں اعلیٰ حجاموں کی دوکان کا نرخ واحد فرنگ خط بنوانے و واحد فرنگ بال کٹوانے کا ہے لیکن اوسط درجہ کی دوکانوں پر دونوں کے واسطے ایک فرنگ دینا ہوتا ہے فرنگ فرانسیس سکہ ہے جو دس آنے کے قریب ہے۔

حجام کو مصری زبان میں حلاق کہتے ہیں۔ یہ حلاق جیسا اوپر بیان ہوا اپنے

فن پر

کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے آسودگی کے کئی سبب ہیں سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ مصر کی زمین کی پیداوار بہت زیادہ ہے چونکہ پیداوار اناج بارش پر موقوف نہیں ہے مصر میں قحط کبھی نہیں ہوتا۔ مصر کے تمام فلاحین آسودہ ہیں۔ فلاحین کی عورتیں جو ترکاری وغیرہ اپنے گدھوں پر رکھکر شہر میں بیچنے کو آتی ہیں اُنکے کیسے میں بھی دس بارہ اشرفیاں سے کم نہیں ہوتی ہے۔ ہر دہقاں کے گھر میں معمولی ترکی سامان آرایشی ہوتا ہے۔ مثلاً ہر گھر میں دو تین ترکی مسہریاں چار کے پینے کے جملہ ظروف دو تین کرسیاں ایک مسند ہر سونیکے کمرے میں دیوار پر لگا ہوا بڑا آئینہ ان سب کے علاوہ ہر دہقاں کے پاس دو چار گدہے دو ایک گھوڑے و دیگر مویشی شتر و دنبے وغیرہ ہوتے ہیں۔ مصری فلاحین دنمیں کم سے کم تین مرتبہ کھاتے ہیں۔ دس بارہ مرتبہ چار پیتے ہیں۔ ہر فلاحین کے پاس معمولی پہننے کے کپڑے کئی جوڑے ہوتے ہیں۔ کسی فلاحین کی عورت کو مشکل سے ننگے پانوں دیکھیئے گا۔ گھر میں کھانا پکانے کے ظروف تانبے اور چینی کے ہوتے ہیں مختصر یوں ہے کہ ہر دہقان کے یہاں ستر اسی پونڈ مالیت کی چیزیں ہوتی ہیں۔ غریب مصری جو حمال کہلاتے ہیں ایک صاف عبا پہنے ہوتے ہیں سر پر خاص قسم کی ٹوپی جسکو کپتان کہتے ہیں پہنتے ہیں۔ پانوں میں ہاف بوٹ ہوتا ہے۔ بعض بعض حمالوں کے پاس معمولی قسم کی گھڑیاں صدریوں کے جیب میں دیکھنے میں آتی ہیں ہر حمال جرابیں جوتے کے اندر پہنے ہوتا ہے۔ اِنکے تمام کپڑے چھوٹے و بڑے ملاکر پانچ سات سے کم نہونگے۔ مصری مزدور بھی ہر مہینے میں پانچ چھ پونڈ پیدا کر لیتے ہیں۔

مصر کے فقیر مثل ہندوستان کے فقیروں کے بدحیثیت

ضروری ہے۔ غیر ممکن ہے ایسا کیا ہو لیکن اسمیں شک نہیں کہ تعلیم یافتہ اعلی درجہ کے یہودی بھی نصاری سے بہت عداوت رکھتے ہیں۔

مصر میں جو یہودی آباد ہیں وہ زیادہ کر کے فرانس و آسٹریا کے ہیں بیت المقدس یہودیوں کا معبد ہے یہودیوں کی بالعموم اخلاقی حالت خراب ہے۔ یہودیوں کے مقابل میں نصاری پارسا خیال کئے جاتے ہیں۔

یہودی اکثر کر دولتمند ہیں۔ یہ دنیا کے ہر حصے میں پائے جاتے ہیں اور بہت سی زبانیں جانتے ہیں جس ملک میں رہتے ہیں اُس ملک کی زبان بہت جلد حاصل کر لیتے ہیں۔ قدرتی طور پر یہ لوگ ذہین معلوم ہوتے ہیں تمام یہودی تجارت کرتے ہیں۔ یہودی مصر کی سلطنت کے طرفدار ہیں۔ چونکہ یہودیوں کو زیادہ کر کے پناہ سلطنت ٹرکی میں ملی ہے اس سبب سے کہ یہودی دولتِ عالیہ میں جلیل القدر عہدہ ونیز ماموریں دولت عالیہ ٹرکی کے خیرخواہ ہیں سلطنت روس کے سخت خلاف ہیں۔ یہودی اکثر دغاباز ہوتے ہیں مصر میں وہ لوگ جو نہایت پابند شریعت ہیں یہودیوں کی دوکان پر بجائے نصاری کے دوکان کے کھانا کھاتے ہیں۔ یہودی حجام میں بھی کثرت سے ہیں۔ یہودی اپنے مذہب کے نہایت پابند ہوتے ہیں۔ یہودیونکا لباس (عورت مرد دونکا) زیادہ کر کے یوروپین ہے۔ حجاز کے یہودی جو مصر میں آباد ہیں عربی لباس پہنتے ہیں۔ وینا و فرانس کے یہودی کثرت سے مصر میں آباد ہیں۔ یہودی بالعموم آسودہ ہیں مصر میں صرف تجارت کرتے ہیں۔

مصری اہل ہند سے کہیں زیادہ آسودہ ہیں اُنکی تونگری کا پتہ اُنکی حالت

مستورات کے کھڑے رہتے ہیں۔ یہ ترکی خانمیں ہیں جو اس مزار پر کسی منت
کی غرض سے آتی ہیں جسوقت مزار پر جائیے تو ہر دروازے پر گلاب کے پھول
بیچنے والے آدمی ٹوکرے لئے کھڑے ہیں مصر و ترکی کا قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی مزار پہ
تھوڑے سے گلاب کے پھول لیکر جاتا ہے بغیر اوسکے نہیں جاتا اسر و ز مزار کے
اندر عجب کیفیت ہوتی ہے۔ مزار حضرت سید الشہدا کا محجر سونیکا بنا ہوا ہی اسکے
چاروں طرف عورت و مرد پھر کر طواف کرتے ہیں۔ اسوقت مزار کے اندر کئی ہزار
عورت مرد سے زیادہ آدمی ہوتے ہیں مستورات میں حرم خدیو سے لیکر فلاحین
تک کی عورتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ مردوں میں ہر قسم کے آدمی ہوتے ہیں ایکطرف
چند ترک کھڑے ہوئے فاتحہ پڑھ رہے ہیں انمیں سے بعض بعض پاشے ہیں ایکطرف
چند مصری شیخ سربسجود ہیں مصر کے مزاروں نمیں مجاور زائیروں سے کچھ طلب
نہیں کرتے انکی تنخواہیں مصر سے مقرر ہیں مصر میں فقیروں کے بہت گروہ
ہیں یعنی قادریہ۔ سہروردیہ وغیرہ۔ چشتیہ خاندان مصر میں دیکھنے میں نہیں آے۔

مصری بالعموم خوش گلو ہوتے ہیں۔ قرآن خوانی میں مصر کا لہجہ مشہور
ہے اہل حجاز بھی مصریوں کی قرأت کی تعریف کرتے ہیں مصر میں خوش گلو شخص کو
ہر شخص پسند کرتا ہے جسوقت مصری عمدہ لہجہ کیساتھ مصری قرأت میں قرآن شریف
پڑھتے ہیں تو سننے کے قابل ہوتا ہے بعض بعض شاہراہوں میں سننے کی غرض
سے اسقدر آدمی جمع ہوجاتے ہیں کہ نکلنا مشکل سے ہوتا ہے ہر ہوٹل کے
ملازموں میں سے ایک نہ ایک خوش گلو ملازم رکھا جاتا ہے اوسکو معقول تنخواہ
دینا ہوتی ہے اسکی وجہ سے مسافر ہوٹل مین کثرت سے آتے ہیں۔ مصر مین مشہور

دکھائی نہیں دیتے۔ اول تو فقیروں کی تعداد بہت کم ہے اور جو ہیں تو انکی صورت
اور وضع سے فقیری معلوم نہیں ہوتی۔ فقیر بھی مثل حمالوں کے جوتے کے اندر
موزہ پہنے رہتے ہیں ایک قرش دینے پر راضی نہیں ہوتے ایک شلنگ
یا ایک فرنگ کا سوال کرتے ہیں چونکہ مصر میں اوقاف کثرت سے ہیں مصری
گدایوں کو اپنی ضروریات کے بہم پہونچانے میں دقت پیش نہیں پڑتی۔

مصریوں میں احکام شریعت کی پابندی اول سے بہت کم تھی اب یوروپین
کے دخل کے زمانہ سے دن بدن اور کم ہوتی جاتی ہے مصریوں میں بالعموم مسکرات
کا رواج ہے۔ عرب کثرت سے شراب پیتے ہیں لیکن ایک چیز جو مصریوں میں
ہے وہ مشکل سے کسی دوسری قوم میں پائی جائیگی مصرع عیب مے جملہ بگفتی
ہنرش نیز بگو۔ باوجود یوروپین سے خلط ملط ہونے کے مصریوں میں پیرپرستی
و خوش عقیدگی زیادہ ہے۔ سادات کی عزت حد سے زیادہ کیجاتی ہے۔ ہر مزار
پر آئے دن میلے رہا کرتے ہیں۔ منوں گلاب چڑھا کرتا ہے۔

مصر میں مزار کثرت سے ہیں۔ یہ بات مشہور ہے کہ مصر میں ایکسو سے زیادہ پیغمبروں
کے مزار ہیں۔ خاص دار السلطنت میں دو نہایت مشہور مزار ہیں۔ مزار حضرت
سید الحسین سید الشہداء و مزار حضرت زینب علیہا السلام ان ہر دو مزاروں پر
جمعرات کے دن عورت و مرد کا کثرت سے اژدہام ہوتا ہے یہ خوش عقیدگی
نہ صرف غربا میں پائی جاتی ہے بلکہ بادشاہی خاندان خدیو بھی معتقد معلوم ہوتے
ہیں۔ مزار سید الحسینؓ میں جمعرات کے دن صبح سے لیکر رات کے آٹھ بجے تک
عورت مرد کا کثرت سے اژدہام ہوتا ہے سیکڑوں بلکہ ہزاروں چرٹ ہر وقت

مصری ترکوں کے علاوہ مصری عرب و سوڈانی بھی یوروپین کپڑے پہنتے ہیں
اہل مصر شوخ رنگوں کو پسند کرتے ہیں یوروپ کے لباسوں میں سادہ لباس
پہننے والے روسی ہیں سب سے زیادہ تکلف فرانس میں ہے اور مثل فرانس
کے مصر کے لباس میں بھی نہایت تکلف ہے جو شخص قواعد و رسم و رواج کے
موافق ملبوسات کا استعمال نہیں کرتا مصری مجالس میں نظر حقارت سے دیکھا جاتا
ہے لباس اعلی قسم اور عمدہ قطع کا پسند کیا جاتا ہے حقیقت یوں ہے کہ مصر
میں بالکل وقعت و عزت لباس سے سمجھی جاتی ہے

ملبوسات یوروپین نہایت کثرت و ہندوستان کے مقابل ارزانی سے
ہر جگہہ ملتا ہے جس دوکان پر جایئے صدہا بلکہ ہزارہا مختلف قسم و مختلف وضع
کے طیار جوڑے لے لیجئے متوسط درجہ کے آدمی بھی کسی جوڑے کو زیادہ
استعمال نہیں کرتے۔ ایک ماہ سے زیادہ کسی حالت میں پہننا معیوب سمجھا جاتا ہے
ہر شخص دن میں دو تین مرتبہ لباس تبدیل کرتا ہے صبح کے پہننے کا لباس مختلف
ہوتا ہے دوران ملازمت کا لباس جدا احباب سے ملاقات کرنے کا لباس
علیحدہ اِن سب کے علاوہ ہر زمانہ و فصل کے لحاظ سے لباس جدا ہوتے ہیں مصری
ترک بالعموم فراک کوٹ جسکو جرمنی و ترکی کوٹ بھی کہتے ہیں پہنتے ہیں لیکن
اب چند سال سے چھوٹے کوٹ یعنی بنڈی کا استعمال زیادہ ہوتا جاتا ہی ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ چند سال کے بعد تمام مصر میں بنڈی کا رواج پھیل جائیگا جیسا
اوپر حوالہ ہوا مصری۔ فرانسیس شوخ نیکٹائی اور کفونکو پسند کرتے ہیں ہر تسیس
کے بجائے پیٹی (بلٹ) کا رواج زیادہ ہے جیب کے رومال اکثر ریشمی ہوتے ہیں

ہے کہ مصری اس درجہ کے خوش گلو ہیں "کہ اُنکی آواز پر اونٹ ناچتا ہے اور مست ہو جاتا ہے" یہ خوش گلوئی صرف مصریوں و شامیوں پر موقوف ہے خاص عرب کے رہنے والے خوش گلو نہیں ہیں اور نہ سوڈانی و ترک۔ ایک مصری لڑکا عمدہ مصری قرأت سے صبح کے وقت قرآن شریف پڑھا کرتا تھا اس ہوٹل کے متعلق ایک بڑا قہوہ خانہ تھا۔ قرآن شریف سننے ہی غرض سے دور دور سے آدمی قہوہ خانے میں اس کثرت سے آتے تھے کہ تمام کرسیاں بھر جاتی تھیں بعد آنے والوں کو جگہ نہیں نہیں ملتی تھی مالک قہوہ خانہ چند فرنگ ہر روز اُس لڑکے کو دیتا تھا اُسکی بہت آمدنی ہوتی تھی اسی قہوہ خانہ کے قریب ایک دوسرا قہوہ خانہ تھا اوس قہوہ خانے کا مالک ایک ایرانی تھا وہ چاہتا تھا کہ عربی لڑکا اُسکے قہوہ خانے میں آکر صبح کو قرآن شریف پڑھا کرے تاکہ عرب کثرت سے قہوہ خانے میں آئیں لڑکے نے منظور نکیا۔ اُسے ایک مصری عورت اپنے یہاں مقرر کی یہ نابینا تھی لیکن خوش آوازی میں لڑکے سے کہیں زیادہ تھی۔

اہل قاہرہ و اسکندریہ نہایت زندہ دل خوش خوراک اور خوش لباس ہوتے ہیں۔ ملبوسات کو مناسب موقع پر استعمال کرنے کا رواج مصر میں مثل فرانس کے ہے مشرقی قوموں میں سے کسی قوم کو لباس کا اسقدر خیال نہیں ہوتا جسقدر باشندگان مصر کو ہوتا ہے مصری باشندوں میں سے ترک خاص کر رسم و رواج پر مرتے ہیں شوق لباس و آسودگی کے سبب سے کثرت سے فرانسیس درزیوں کی دوکانیں ہیں۔ فرانسیس درزی لباس کے قطع کرنے میں اول درجہ کے اُستاد خیال کئے جاتے ہیں مصر میں مختلف ملبوسات یوروپین کا رواج ہے

کپڑوں و جوتوں کو خرید کر کے غریب یونانی مزدوروں اور عربی حمالوں کے ہاتھ
فروخت کرتے ہیں اسلیئے مصری حمال بھی یوروپین سوٹ و بوٹ پہنے دکھائی
دیتے ہیں۔ اُنکے سوٹ اکثر کر باوضع اور خوش قطع ہوتے ہیں صرف کسیقدر
استعمال کئے ہوتے ہیں۔ یورپ میں عام طور پر اور مصر و ترکی میں خاص کر
تمام جوڑا ایک ہی قسم کے کپڑے کا ہوتا ہے کوٹ و پتلون جدا جدا کپڑے کا ہونا
(اگرچہ دونوں کا اعلیٰ قسم کا کپڑا ہو) موافق رواج نہیں سمجھا
جاتا تمام قسم کے کپڑوں میں سرخ خلالیں و رومی سوف کا رواج
زیادہ ہے زیادہ کر کے سوٹ انھیں کپڑوں کے ہوتے ہیں۔ رومی سیاہ بانات
کا بھی رواج ہے لیکن صرف فوج والوں پر محدود ہے استنبولی بانات بہایت گراں
ہونیکے باعث سوٹ بہت قیمت پر بنتا ہے اسواسطے اُسکو پسند نہیں کرتے اسکے
علاوہ بانات گرم کپڑا ہے مصر میں سردی برائے نام ہوتی ہے گرم کپڑونکا رواج بہت
کم ہے۔ کپڑے زیادہ کر کے فرانسیس و جرمنی کارخانوں کے مصر میں فروخت ہوتے
ہیں مصری مستورات میں چین و جاپان و فرانس کے ریشمی کپڑونکا استعمال حد سے
زیادہ ہے۔ ہر ترکی مصری عورت کا لباس ریشمی ہوتا ہے یہ اکثر کر کے قیمتی ہوتا ہے
مصری عورتوں میں زیور کا رواج بہت کم ہے لیکن ریشمی لباس اور دیگر آرایشی چیزوں
کے سبب سے انکے اصراف ہندی عورتوں سے بہت زیادہ بڑھجاتے ہیں۔

ہر قوم کا مذاق حسن کے اعتبار سے جداگانہ ہے جبکہ یوروپین بالعموم
کبود چشم سنہرے بالوں و دراز قامت کو حسن میں خیال کرتے ہیں۔ اہل مشرق نے
سیاہ چشم سیاہ بالوں نازک اندام کی تعریف میں قصیدے پر قصیدے لکھے ہیں

ھر شخص کی قمیص کے کفوں پر اور کالر پر نظر پڑتی ہے اگر کف میلے ہیں
یا کالر میں کچھ نقصان ہے تو مصری نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اسیطرح جوتونکا
استعمال ہے مصر میں مثل فرانسیس درزیوں کے فرانسیس موچی کثرت سے ہیں۔
انکے جوتے نہایت سجل خوش قطعہ و مقبول خاطر ہوتے ہیں لیکن مثل انگریزی
جوتوں کے پائدار نہیں ہوتے مصری بالعموم فرانسیس جوتوں کو پسند کرتے
ہیں۔ انکا رواج مصری ترکوں میں بہت زیادہ ہے برخلاف ہندوستان کے
مصر میں سیاہ رنگ کے جوتے کا رواج ہے وہاں بوٹ کے مقابل میں شو کو
پسند کرتے ہیں رسم و رواج کی پابندی اور کثرت استعمال کے باعث مصر میں
فرانسیس جوتے انگریزی جوتوں سے کہیں قیمت پر ملتے ہیں سیاہ رنگ کے
معمولی ہاف بوٹ کی قیمت چودہ پندرہ فرنگ سے کم نہیں ہوتی جوتونکا بھی مثل
کپڑوں کے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو اعلی مجالس مصر میں نشست و
برخاست رکھتے ہیں اُنکو ہر مہینہ ایک دو نئے جوڑے خرید کرنا پڑتے ہیں اپنے
مکان سے نکلتے وقت جوتے پر سیاہی لگانا ہوتی ہے ہر شخص کم سے کم ایک مرتبہ
جوتے پر ہر روز سیاہی لگواتا ہے تمام قہوہ خانوں میں جوتے پر سیاہی لگانیوالے
غریب عرب و یونانی موجود رہتے ہیں آدھا یا ایک قرش لیکر جوتے پر سیاہی
لگا دیتے ہیں۔

وہ کپڑے و جوتے جو چند روز کے استعمال کے بعد موافق رواج مصر اس
قابل نہیں رہتے کہ اُنکو پہنکر جلسوں میں شریک ہو سکیں فروخت کر دیے جاتے ہیں۔
مصر میں کثرت سے دوکانیں ایسے سوداگروں کی ہیں جو استعمال کئے ہوتے

کئی ہیں اور کئی جگہہ پر دار السلطنت سے تھوڑے فاصلے پر واقع
ہوئے ہیں سنا گیا ہے کہ قریب بارہ کے تمام قاہرہ کے ارد گرد ہیں لیکن انمیں سب سے
زیادہ بلند وہ اہرام ہیں جو ایک جگہہ پر واقع ہوئے ہیں جسکا نام غزنیہ ہے۔
یہ وہی جگہہ ہے جیسا اوپر بیان ہوا کہ جہانپر ایک مشہور عمارت حال میں
مینا ہوٹل کے نام سے ایک یوروپین نے بنوائی ہے۔ ان اہرام کی شکل مخروطی
ہے انمیں جو بات قابل تعجب کے ہے وہ یہ ہے کہ نہایت بلند مثل پہاڑ کے
معلوم ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ نہایت سنگین مکعب صورت کے پتھر جو شاید
اسوقت بجز جر ثقیل کی مدد کے سو آدمی سے بھی نہ ہلیں گے تیس سو گز پر دو
ایک نہیں بلکہ ہزاروں پہونچائے گئے ہیں خود اہرام کی قدامت اسبات پر
شاہد ہے کہ اہرام مصر نہایت مضبوط پائدار عمارت ہے اسکا برقرار رہنا چار پانچ
ہزار برس تک بغیر مضبوطی کے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ ہرام کی بنیاد اور انکے
تعین زمانہ کی نسبت مورخ متفق الرائے نہ تھے لیکن چند سال سے جبکہ
ان اہرام کے اندر سے وہ لاشیں برآمد ہوئیں جنکو ممیز کہتے ہیں اور اہل مصر کے
وہ کتبہ برآمد ہوئے جنسے اُس زمانہ کی تاریخ اور اُس زمانہ کے حالات معلوم ہوتے ہیں
اب اس امر کا کامل طور سے فیصلہ ہوگیا کہ اہرام کی بنیاد ڈالنے کی وجہ اپنی یادگار
زمانہ میں تھی۔ سرشت انسانی ہر وقت اور ہر ملک میں تقریباً ایک ہی سی پائی جاتی ہے
ہر شخص کا یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اپنے نام و نشان کی
یادگاری کی غرض سے کوئی ایسی چیز بنائے یا ایسا کام کرے جسکے سبب سے
اُسکا نام مرنے کے بعد ایک عرصہ تک قائم رہے بڑی بڑی عمارتیں نہایت پائدار

چینیوں میں پست قامتی معیار حسن خیال کیا جاتا ہے اہل حبش میں جسقدر زیادہ سیاہ رنگ اور موٹے ہونٹ ہوں وہی خوبصورتی ہے ۔ مشرق کے قدما میں سے اکثر شعرا نے مصر کی تعریف کی ہے مصری حسن دو تین باتوں کے لحاظ سے مشہور ہے اور خاص کر مصری عورتوں پر یہ باتیں ابتک صادق آتی ہیں ۔ خوبصورتی رنگ اور تناسبِ اعضا میں مصری عورتیں اگرچہ چرکس و کردوں کو نہیں پہونچتیں لیکن شوخ طبیعت غزالہ چشم ہوتی ہیں ۔

شعر

شاہد آن نیست کہ موئی و میانے دارد
بندۂ طلعتِ آں باش کہ آنے دارد

چرکس و کردوں کی خوبصورتی کا حال حصۂ دوم میں ذکر کیا جائیگا یہاں پر یہ کہنا ہے کہ مصری مستورات کے حسن میں ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کردوں میں باوجود اعلیٰ حسن کے نہیں ہے ملاحت جزو اعظم خوبصورتی مصری مستورات میں پائی جاتی ہے غمزہ و کرشمہ میں مصر تمام قوموں سے بڑھا ہوا ہے بال نہایت باریک سیاہ اور دراز ہوتے ہیں

قطعہ

بداں فتراکِ گیسو زرہ نرک یارے جاں بستی
وزاں شمشیرِ ابرو اندک اندک قصدِ جاں کردی

کشودی زلفِ چیں در چیں فگندی خم اندر خم
جزاک اللہ خیرا کز رہ کارِ سناں کردی

باب چہارم

ملک مصر کے قدرتی منظر اور عجیب عمارات

سب سے زیادہ قدیم اور سب سے زیادہ مشہور مصر کی عمارتوں میں بلکہ روے زمین کے عجائبات اور قدیم چیزوں سے اہرام مصر ہیں ۔ یہ

اسفنگ کہتے ہیں اسکی شبیہ اسطور پر ہے کہ اسکا سر صدر تک ایک حسین عورت کا سا ہے باقی کا جسم یعنی دھڑ گھوڑے کی شکل کا یہ ان دونوں اہرام کے درمیان میں واقع ہوئی ہے لیکن یہ بات افسوس کے قابل ہے کہ فی الحال یہ مورت زمین میں دھنس گئی ہے۔ اب صرف سر ہی مشکل سے معلوم ہوتا ہے۔ اسکی بلندی سات آٹھ گز سے زیادہ ہوگی۔

اہرام غزیہ کے بعد سکارا کے اہرام ہیں۔ یہ بھی مثل غزیہ کے مخروطی شکل پر واقع ہوئے ہیں اور ساخت عمارت ویسا ہی ہے جیسا مذکور بالا اہرام میں ہے۔ انکے علاوہ اور بہت سی جگہوں پر ایک ایک دو اہرام پائے جاتے ہیں لیکن وہ اسقدر بلند و وسیع نہیں ہیں۔ اہرام مصر جنسے مراد ہے وہ صرف غزیہ کے اہرام ہیں۔ بعض بعض سیاح سکارا کے میناروں کے دیکھنے کیواسطے بھی جاتے ہیں۔ اہرام غزیہ تک ٹریموے گاڑی جاتی ہے بعض بعض گھوڑوں و خچر وغیرہ سوار ہو کر جاتے ہیں لیکن حال میں برقی ٹریموے غزیہ تک گئی ہے اُس سے سیاحوں کو آرام ملتا ہے کم خرچ ہوتا ہے گھوڑا گاڑی کی آمد و رفت کا کرایہ ازبکیہ باغ سے اہرام تک ایک ریال سے کم نہوگا لیکن اجنبی کو دیکھکر گاڑی والے بہت زیادہ مانگتے ہیں یعنی ایک لیرہ انگریزی طلب کرتے ہیں مشکل سے سات آٹھ فرنک پر فیصلہ ہوتا ہے۔

مصر کی مشہور عمارتوں میں سے مصر کا عجائب خانہ ہے جو اسوقت اول مانا جاتا ہے یہ مصر قدیم کے پاس واقع ہوا ہے۔ عجائب خانہ کو دیکھکر مسافر اہرام کو جاسکتا ہے جو عجائب خانہ سے تین چار میل کے فاصلے پر ہیں عجائب خانہ کے

جو ہر ملک میں دکھائی دیتی ہیں انکے بنیاد ڈھالنے کا سبب یہی خیال کیا جاتا ہی۔
مصر کے پادشاہ قدیم فراعنہ کہلاتے تھے پرانی قوم مصر پر حکومت کرتے تھے جسکو معدوم ہوئے عرصہ ہوا مرنے سے پیشتر انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ اپنے قبر کے طور پر ایک دخمہ بنائیں کہ عرصہ تک قائم رہے اور اوس سے انکا نام آنیوالی نسلوں پر زندہ رہے وہ فی الحقیقت اس کام میں کامیاب ہوئے جو غرض و غایت تھی حاصل ہو گئی تمام خاندان حکمران مصر قدیم کا حال اسوقت کے آدمیوں پر ایسا ہی روشن ہے جیسے کہ حالات بادشاہ اکبر و عالمگیر کے۔

ان اہرام سے جو غزینہ پر واقع ہیں بہت سی ممیز برآمد ہوئیں جنمیں اول پادشاہ "رمسیس" سے لیکر "ستی" تک تمام خاندان حکمران مصر کی لاشیں معہ اُن لباس و زیورات کے جو پہنا کرتے تھے برآمد ہوئیں ہیں۔

ان اہرام میں سے جو کتبہ برآمد ہوئے ہیں اور زیورات جو شاہی خاندان میں استعمال ہوتا تھا تمام متصل کے عجائب خانہ میں رکھا گیا ہے ان کتبوں سے اُس زمانہ کے دیگر حالات معلوم ہوتے ہیں۔ ان کتبوں کے حروف ایک خاص قسم کے ہیں کوئی حرف جانور کی شکل ہے کوئی درخت کی شکل کا علی ہذا القیاس ان تمام حروف کو ملا کر پڑھنے اور اُنسے مطلب نکالنے کا ایک خاص علم ہے جسکو ہیلی وگریفی کہتے ہیں۔ اہراموں کی بنیاد تقریبًا چار ہزار برس کے ہوئے کہ پڑی ہے۔ انہیں اہرام کے پاس ایک بہت پرانی مورت تھی جسکو بنے ہوئے غالبًا اوسی قدر زمانہ ہوا ہوگا جسوقت کہ اہرام کی بنیاد ڈالی گئی اس پتھر کی مورت کو

اسقدر نقصان ہے کہ ایک جسم کا نقشہ سطح پر پوری طور سے ظاہر نہیں ہو سکتا لیکن اُس زمانہ کے یونانی سنگتراشوں نے نہ صرف ظاہری صورت کی نقل اوتاری ہے بلکہ وہ خیالات جو کسی شخص کے دل میں ہونگے اون کو پیشانی اور آنکھوں سے ظاہر کیا ہے۔

اس عجائب خانہ میں کئی درجے ہیں بعض درجوں میں وہ چیزیں ہیں جو روم میں سلطنت روم سے پیشتر تھیں ایک وہ حصہ ہے جسمیں تمام یونان کی نادر اشیا مثل سورتہلے مذکورۂ بالا جمع ہیں ایک وہ حصہ ہے جسمیں مصر کی قدیم چیزیں جو تین چار ہزار برس کی ہیں رکھی ہیں ایک حصہ میں تھیبون یعنی عبرانی قوم کے زمانہ عہد حکومت کی نادر چیزیں جمع ہیں۔ شہزادی کلیوپیٹرا کی سوئی اور پالی جنرل کا ستون اسوقت اسکندریہ میں نہیں ہے۔ پہلی چیز لندن کے عجائب خانہ کو دیدی گئی ہے۔ دوسری اسمٰعیل پاشا نے نیو یارک کے عجائب خانہ میں بھجوادی ہے۔ پلوٹارک اور تلومی پاشا کے زمانہ کی بہت سی چیزیں و نیز اقلیدس و ارشمیدس کی بہت سی یادگار اس عجائب خانہ میں ہیں۔ مصر میں عجائب خانہ اور اہرام کے سوا اور بہت سی قدیم عمارتیں ہیں مثل چاہ یوسف جسکو مصری بیر یوسف کہتے ہیں یہ وہی زنداں ہے جس میں حضرت یوسف قید ہوے تھے ایک محلہ میں جو مصریہ کہلاتا ہے ایک مسجد ہے اُس مسجد کے ایک سمت نامکمل اسوجہ سے ہے کہ اس سمت پر ایک یہودیہ کا مکان تھا وہ اپنے مکان کی زمین مسجد میں ڈالنا وہرجہ لینا نہیں چاہتی تھی اس لیئے مسجد کی وہ سمت نامکمل رہی۔ مسجد اور یہودیہ کے مکان کی نسبت دلچسپ

نسبت اتنا کہنا کافی ہے کہ اسمیں سب سے زیادہ دلچسپ یہی ممیز ہیں کہ اس عجائب خانہ میں رکھی گئی ہیں انکے علاوہ اُس زمانہ کی چیزیں ہیں جنکا رواج قدیم زمانہ میں تھا مثلاً زیورات وغیرہ وغیرہ فلاطون کی شبیہ سنگ مرمر کی سکندر کے حکم سے یونانیوں نے تراشی تھی اس عجائب خانہ میں رکھی ہوئی ہے۔ فن سنگتراشی میں یونانی اُسوقت بےمثل تھے۔ یہ مورت اس عمدہ طور سے تراشی ہے اور نقل کو اصل سے اسقدر مطابق کیا ہے کہ جسوقت اوسکی شبیہ کو دیکھئے فوراً ایک فلسفی اور اُسکے خیالات کا نقشہ دل میں پھر جاتا ہے۔

فلاطون کروٹ سے لیٹا ہوا ہے اُسکا سر ہاتھ پر کہنی کے بل رکھا ہے آنکھیں آدھی کھلی ہیں آدھی بند ایسا معلوم ہوتا ہے گویا مراقبہ کی حالت میں ہے پیشانی سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ نہایت روحی آرام و سکوت کے ساتھ کسی دقیق مسئلہ حکمت پر اشراقی ریاضت کے ذریعہ سے غور کر رہا ہے اور تمام دنیا و مافیہا سے علیحدہ ہے گرچہ ظاہر میں ہستی رکھتا ہے لیکن ہستی کو معدوم کرکے نیستی کے پیرایہ میں آگیا ہے۔

ایک دوسری مورت جو اُسی زمانہ کی ہے اس عجائب خانہ میں ول الذکر مورت کے قریب رکھی ہوئی ہے یہ شبیہ سکندر اعظم کی ہے جسوقت اُسنے مصر پر چڑھائی کی تھی اگر علم قیافہ مانا جاے تو خود صورت سے آثار سکندر اعظم کے اولو العزم عالی ہمت بلند خیال اور فتحمند ہونے کے ظاہر ہوتے ہیں۔

اسوقت میں اس قسم کے سنگتراش بالکل دنیا سے نابید ہو گئے ہیں فی الحال عکسی تصویر یعنی فوٹو میں انسان کی شبیہ کامل طور سے آجاتی ہے لیکن

مصری فوج نے مملوکوں پر گولیاں چلانا شروع کیں تمام مملوک نہایت بیرحمی سے
ساتھ قتل کیے گئے۔ اتفاق سے صرف ایک شخص اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے
فصیل کی چوٹی پر پہونچگیا وہاں سے گھوڑے کو تڑپا کے فوراً ہی مرگیا لیکن سوار
زندہ باقی رہا۔ مملوک کی نسل ایک نہایت بہادر اصلی ترکی نسل سے تھی اِسطور پر
غارت کردی گئی اب بھی مملوک نسل کے آدمی مصر مین پائے جاتے ہیں لیکن
بہت کم اور وہ خالص نہیں ہیں مخلوط النسل ہو گئے ہیں۔

مملوک اصل میں چرکس تھے یہ وہی چرکس قوم ہے جو کوہ قاف
کے محاذی کردستان سے شمال کی سمت رہتی ہے اونکا ملک زیادہ تر روس
کے قبضہ میں آگیا ہے "طفلس" و "ارضروم" اس ملک کے خاص شہر ہیں
چرکس خوبصورتی تناسب اعضا بہادری و جفاکشی میں مشہور ہیں۔ چرکسوں
کی بہت سی قسمیں ہیں لیکن وہ چرکس جو داغستان کے رہنے والے ہیں تمام
چرکسوں سے خوبصورتی و بہادری میں فوقیت رکھتے ہیں۔ ترکوں میں حسن
صورت اسی چرکس قوم کے ملنے کے باعث آیا ہے۔ دولت استنبول
یعنی ترکی میں ہمیشہ سے چرکس مرد و عورت غلام و لونڈیاں ہوتی ہیں۔ اب
بھی خاص استنبول میں ایک لاکھ سے زیادہ چرکس مرد و عورت ہیں۔ غلام کو
"مملوک" عربی زبان میں کہتے ہیں یعنی ملکیت کردہ شدہ مملوک اکثر چرکس
ہوتے ہیں مملوک سے بگڑ کر ترکی زبان میں میملوک ہوگیا ہے جیسے اور بہت
سے عربی لفاظ کو ترک بگاڑ کر اپنی زبان میں استعمال کرتے ہیں مثلاً "سرکجی"
یعنی سرک الجدید۔ میملوک یعنی چرکسوں کا بہت بڑا گروہ مصر میں تھا انہنے

حیرت انگیز قصے مصری بیان کرتے ہیں جنکے سننے سے اُس زمانہ کے مسلمانوں
کی منصف مزاجی اور عدل ثابت ہوتا ہے جو وہ غیر قوم اور غیر مذہب کے آدمیوں
کے ساتھہ برتا کرتے تھے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مذہب والوں نے مسلمانونکی
عادلانہ و منصفانہ کارروائی کو دیکھہ کر مذہب اسلام کو سچا اور برحق مذہب سمجھا
خودبخود مسلمان ہوگئے۔

مصر کی وہ مسجد جو "سید الحسین" کے نام سے مشہور ہے بلحاظ عمارت
نہایت اعلیٰ خیال کیجاتی ہے اسکی تعمیر کو بہت عرصہ ہوا لیکن حال میں مرمت سلطان
عبدالعزیز مرحوم نے کئی لاکھہ فرنگ لگاکر کرائی تھی اس مسجد کی نسبت مشہور ہے
کہ یہاں پر سر مبارک حضرت سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کا مدفون ہے
جسکو حضرت زینب علیہا الرحمۃ میدان کوفہ سے لائی تھی اور یہاں پر دفن کیا خود حضرت
زینب کا مزار ایک نہایت عالیشان عمارت ہے۔

مصر میں مزارات کثرت سے ہیں یہانتک مبالغہ کیا جاتا ہے
کہ کئی سو پیغمبر خاص مصر میں مدفون ہیں۔

حسن پاشا چرکس کی مسجد اسوجہ سے عجیب خیال کیجاتی ہے کہ اس مسجد
کے متعلق ایک خاص تاریخی واقعہ ہے یہ مصر جدید یعنی ازبکیہ باغ سے بذریعہ
ٹرموے قلعہ محمد علی جانے پر راستے میں **قراقول** ضابطیہ کے قریب پڑتی ہے
یہ وہی مسجد ہے جسمیں تمام "**میملوک**" محمد علی پاشا چرکس کے حکم سے مدعو
کئے گئے تھے دعوت کے بہانے سے اُنکو چاروں طرف سے مسجد کے اندر بند کردیا
تھا اسکی فصیل نہایت بلند اور پختہ ہے پاشا کے حکم سے دیواروں کے سوراخوں میں سے

صدی کے ایک مشہور تاریخی واقعات سے اجراے نہر سویز ہے جو ۱۸۶۸ء میں بعہد دولتِ اسمٰعیل پاشا فرڈی نینڈ لیسپ کے اہتمام سے تکمیل کو پہونچی۔ یہ نہر بحر قلزم و بحر روم کو ملاتی ہے۔ اسکا طول چھیاسی میل کا ہے اور چوڑائی صرف استقدر ہے کہ دو جہاز بڑے سے بڑے ایک وقت میں آمنے سامنے سے گذر سکتے ہیں۔

فرڈی نینڈ لیسپ نے جو محکمۂ قونسلات فرانس متعینہ مصر میں "اتاشی" تھا اسمٰعیل پاشا کو آمادہ کیا کہ وہ نہر سویز کے نکالنے کے واسطے اُسکو اجازت دیں۔ اسمٰعیل پاشا کو نیوبر پاشا کے ذریعہ سے یہ بات دکھلائی گئی کہ اجراے نہر سویز سے ملک مصر کو بہت کچھ مالی و ملکی فائدے متصور ہیں۔ نیوبر پاشا اُسوقت مصر کا وزیر اعظم تھا یہ شخص قوم و مذہب کے لحاظ سے ارمنی تھا اسکا دخل اسمٰعیل پاشا کے مزاج میں بہت زیادہ تھا۔

اسمٰعیل پاشا ہمیشہ فرانس کی چالوں میں چلتا تھا وہ اس لالچ میں آگیا کہ اس طریقے سے محاصل ملک کا بہت بڑہ جائیگا جو ملکی آسودگی کا سبب ہوگا اجازت اجراے نہر سویز دینے پر آمادہ ہوا۔ لیکن اِن تمام امور کے طے کرنے کے بعد یہ بات قابلِ غور رہی کہ کیا کام کیا جاے اور کون کون وسائل استعمال میں لائے جائیں تاکہ سلطان ٹرکی یعنی سلطان عبد العزیز جو مصر کے موافق قانونِ ملل شہنشاہ سمجھے جاتے ہیں امور طے شدہ کو منظور کرلیں۔

فرڈی نینڈ لیسپ اور نیوبر پاشا دو چلتے ہوئے پُرزے تھے انہوں نے شوراے دولت عالیہ کو کچھ لے دیکر اپنا کام نکال لیا سلطان ٹرکی نے

محمد علی پاشا ڈرتا تھا انکے خلاف رائے کوئی کام ملکی یا مالی نہیں ہو سکتا تھا چونکہ یہ لوگ بڑے بڑے معزز عہدونپر مامور تھے اور خاص کر فوج کے زیادہ کر کے سردار یہی جرکسی مملوک تھے۔ پاشا جو انسے کسی خاص بات پر ناراض ہو گیا تھا اُسکو اپنی جان کا خوف انسے لگا تھا۔ ایک روز دعوت کے بہانے سے تمام مملوک سرداروں کو اس مکان میں بلایا اور بیرحم طریقے سے قتل کیا اسی عمارت کے متعلق ایک اور دلچسپ تاریخی واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ جسوقت شہنشاہ نپولین مصر میں آن برآمد ہوا ترکی فوج سے اُسکا مقابلہ ہوا۔ فرانسیس سپاہ نے مصری سپاہ کو پسپا کیا یہ لڑائی حرب الاہرام کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اہرام کے قریب ہوئی تھی اسوقت مصری ترکی سپاہ نے اس مکان عالیشان میں پناہ لی تھی۔ اسکی فصیلونپر پہونچکر توپیں چڑھاکر فرانسیس سپاہ پر چار پانچ میل کے فاصلے پر گولا برسانا شروع کیا نپولین نے اس گولہ باری کا جواب دیا چونکہ فرانسیس توپیں ایسی عمدہ نہ تھیں جیسی کہ فرانسیس سپاہ نپولین کے ماتحت جار تھی گولا گنبد پر آنکر لگتا تھا اُسکے اندر ترک جمع تھے لیکن اُس سے گنبد کو بہت کم نقصان پہونچتا تھا اسکے بعد جب توپیں دوسرے موقع پر قریب لاکر لگائی گئیں اُنکے گولے نے گنبد کو کئی جگہہ سے شگاف کر دیا یہ شگاف ابتک ویسے ہی موجود ہیں۔

نہر سویز

حال میں علم سائنس کے ذریعہ سے جو کام ہوئے ہیں وہ قدیم زمانہ میں جبکہ یہ فزیکل سائنس نہ تھی مثل معجزہ یا کرامت خیال کئے جاتے اُنیسویں

خیال کیا جاتا ہے مصر متواتر دولت عثمانیہ کو تین ملین پانچ ہزار ڈالر سالانہ خراج دیتا ہے۔ اسکے علاوہ ہر پاشا کے مرنیکے بعد اسکے جانشین کا تقرر اُسوقت سمجھا جاتا ہے جبکہ سلطان المعظم منظور کرلیں۔ چنانچہ توفیق پاشا کا تقرر اسمٰعیل پاشا کی برخاستگی پر خاص سلطان کے حکم سے ہوا۔ ایک اور بات غور کرنیکے قابل یہ ہے کہ جسوقت اسمٰعیل پاشا کے اصرف حد سے بڑھکر ملک مصر کے مقروض ہوجانے اور بدانتظامی کا سبب ہوئے اُسوقت سلطان موجودہ ٹرکی نے فوراً ایک تار اسمٰعیل پاشا کو اُنکے تخت سے اوتارے جانیکے نسبت بھیجا اور اُسکے ساتھ ہی دوسرا تار توفیق پاشا کو تخت نشینی کے بارے میں لکھا۔ سلطان المعظم کے حکم کے پہونچتے ہی اسمٰعیل پاشا تخت سے اوتارے گئے اور **نیپلس** کو روانہ ہوئے وہاں چند سال رہکر درخواست کی کہ دار السلطنت استنبول میں رہنے کی اجازت ملجاوے۔ سلطان نے اس استدعا کو منظور کرکے ایک عمدہ مکان **باسفرس** کے کنارے رابرٹ کالج کے قریب رہنے کو دیا جسمیں خدیو حال بھی ٹھہرا کرتے ہیں۔

امر مذکور الصدر کے علاوہ ایک اور بات قابل غور ہے۔ مصر میں ابتک نشانِ ملکی ترکی کا نشان ہے یعنی ہر دفتر پر ہر سرکاری کاغذ اور فوجی پھریرے پر چاند وتارے بنے ہوتے ہیں۔ مصر میں اسوقت تک سلطانی سکے چلتے ہیں۔ یہ سکے کسیقدر استنبولی سکوں سے وزن میں زیادہ ہوتے ہیں۔ انکے ایک طرف سلطان کا نام ہوتا ہے ایک طرف یہ لکھا ہوتا ہے "ضرب فی المصر" یعنی مصر میں ڈھالے گئے۔ ان سکوں کی مختصر کیفیت اسطور پر ہے کہ چاندی کے سب سے بڑے سکے کو ریال کہتے ہیں مصری ریال قریب تین روپیہ کے

اجراے نہر سویز کو منظور کر لیا سلطان عبد العزیز جیسا ناظرین تاریخ دولت عالیہ
عثمانیہ پر واضح ہے نہایت ملکی معاملات سے غافل و عشرت پسند بادشاہ تھے انکے
زمانہ میں کوئی کام بغیر لئے دیے نہیں ہو سکتا تھا۔ وزراے دولت عثمانیہ اسوقت
اس درجہ کے راشی و طمع کار تھے کہ اگر ممکن ہوتا تو خاص پایہ تخت استنبول کو
گرو کرنے میں دریغ نکرتے اور حرمان شاہی کو نیلام کر دیتے۔

خیر اسمٰعیل پاشا کو بڑا دھوکا لگا فروہی نینڈ لیسپ اور نیو بر پاشا
اپنی چال چل گئے مالی فائدہ جو مصر کی نسبت خیال کیا جاتا تھا بالکل خیال خام
نکلا۔ مصر کا دروازہ غیر اقوام کے واسطے کھل گیا اور اسکا لحاق بلاد ترکیہ سے
بذریعہ خشکی کے جاتا رہا اول حالت میں ترکی فوج کو خشکی ہوکر مصر جانا ہوتا وہ جاتا رہا
مصر ترکی سے علٰحدہ ہو گیا اگرچہ ابتک تین ملین پانچ ہزار ڈالر سالانہ دولت عالیہ
کو خراج دیتا ہے مصر کی ملکی حالت مفصل طور پر ہم آگے چلکر ذکر کرینگے۔

باب پنجم

پولیٹکل حالات مصر یعنی موجودہ حکومت مصر اور اُسکا تعلق برٹش ترکی کے ساتھ

مصر ایک معنی ترکی سے محمد علی پاشا کے زمانہ سے آزاد ہو گیا جب
گورنری مصر کی محمد علی بادشاہ کے خاندان میں محدود کر دیگئی اور مثل اول کے کہ ہر پاشا
ترکی سے روانہ کیا جاتا تھا اور دولت عثمانیہ کو اختیار تھا کہ جسوقت چاہے برطرف
کر دے جاتا رہا۔ لیکن ایک دوسرے پہلو پر غور کرکے مصر اب بھی ٹرکی کا ماتحت

کسکا ہے وہ فوراً یہ کہتا ہے "انا خادم المولا نا حضرت سلطان المعظم" ہم شہنشاہ ترکی کے نوکر ہیں اور یہ ملک سلطان المعظم کا ہے۔

مصر میں صرف یونانی (گریک) اور جون ترک ترکی کے خلاف ہیں۔ گریک کی تعداد مصر کے بڑے شہروں مثل سکندریہ و قاہرہ وغیرہ کے تمام یوروپین اقوام سے زیادہ ہے۔ تمام ملک کی تجارت یونانیوں کے ہاتھ میں ہے یونانی ترکوں کے تعلق مصر کے خلاف معلوم ہوتے ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تعلق مصر کا ترکی سے نہ رہے۔ تمام یونانی دولت انگلش کیطرف ہیں برٹش کے دخل مصر سے نہایت خوش ہیں۔

"جون ترک" جنکا ذکر اوپر ہوا وہ فرقہ ترک ہے جنکو حال میں انگریزی اخبار "ینگ ترک پارٹی" کے نام سے لکھتے ہیں۔ جون فرانسیسی زبان میں جوان آدمی کو کہتے ہیں۔ اس نوجوان ترکون کی پارٹی کی بنیاد مدحت پاشا کے زمانہ سے ہوئی ہے۔ مدحت پاشا سلطان عبد العزیز مرحوم کے زمانہ میں صدر اعظم یعنی وزیر اعظم تھا اُسنے سلطان عبد العزیز کو ایک سازش سے قتل کرانے پر یہ منصوبہ باندھا تھا کہ دولت ترکی کے قوانین ملکی بابت انتخاب تخت نشینی دور کرکے قواعد جمہوری بطرز فرانس بلاد ترکیہ میں جاری کروں۔ لیکن مدحت پاشا کو اپنے منصوبوں میں کامیابی مطلق نہوئی وہ حالت جو اسوقت ملکی اور سوشل فرانس میں ہے بلاد ترکیہ میں ہرگز نہیں تھی۔ فرانس میں اول تو باشندے (بجز ایک لاکھ یہود کے جنکو ملکی معاملات سے بہت کم تعلق ہے) بالکل نصاری ہیں اور نصاری بھی زیادہ کرکے ایک فرقہ کے یعنی کیتھلک علاوہ اسکے فرانس

ہوتا ہے آدھا ریال جو خود ایک سکہ ہے قریب ڈیڑھ روپیہ کے ہوتا ہے چوتھائی
ریال یا ربعہ ریال اٹھنی سے کچھ بڑا سکہ ہے ربعہ ریال میں پانچ قرش ہوتے ہیں۔
قرش مثل دوانی کے چاندی کا سکہ ہے۔ اسکی قیمت قریب ڈھائی آنہ کے ہوئی
مصر کے چاندی کے سکون میں ملاپ بہت کم ہے خالص چاندی ہوتی ہے
قرش کو پیاسٹر بھی کہتے ہیں۔

ایک ریال میں بیس قرش ہوتے ہیں۔ قرش چاندی کا بھی ہوتا ہے
اور جرمن سلور کا بھی۔ جرمن سلور کے دو قرش چاندی کے ایک قرش کے برابر
ہوتے ہیں۔ جرمن قرش کی قیمت اسلیے سوا آنہ کے قریب ہوئی مصر میں انگریزی
پنس اور فرانسیسی دوسوانتی جرمن سلور کے عوض میں چلتے ہیں انگریزی پونڈ یعنی ساورین کو
ترکی اور مصری زبان میں انگریزی لیر کہتے ہیں۔ اس لیرے کی عوض میں مصری ۹۷½ قرش چاندی کے آتے
ہیں یا یوں سمجھئے کہ پانچ ریال سے کچھ کم میں انگریزی پونڈ چلتا ہے۔

مصر میں بجز نہر سویز اور بندر صعید کے ہندوستانی سکوں کو مثل روپیہ کے کوئی نہیں لیتا
لیکن فرانسیسی اور خاص استنبولی سکے تمام مصر میں چلتے ہیں۔ سونیکے سکے
ہر ملک کے ہر جگہہ مل جاتے ہیں کچھ دقت پیش نہیں آتی۔ تمام دول یورپ کے
سونے اور چاندی کے سکے مصر میں عام طور پر چلتے ہیں لیکن ہندوستان کے
سکے جیسا اوپر ذکر ہوا بجز صعید کے نہیں چلتے۔

مصر کی تمام فوج و دیگر ملازم و رعایا حتی کہ قبطی تک سلطان کو اپنا
"فرماے فرمارواں" خیال کرتے ہیں۔ خدیو مصر کو محافظ اعلی مصر یعنی گورنر
مصر خیال کرتے ہیں۔ جب کسی سپاہی سے پوچھیئے کہ تم کسکے نوکر ہو اور یہ ملک

سفیر دولتِ عالیہ عثمانیہ مقرر تھے۔ حال میں جسکو ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا ہوگا دولت ترکی کے خلاف ہوگئی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمود پاشا جنکا ذکر اوپر ہوا اُنکے ورغلانے میں آگئے۔ مختار پاشا کا لڑکا محمود پاشا ابتک معہ اپنی والدہ کے دار السلطنت استنبول میں مقیم ہے اور سلطان المعظم کے پیش دستو نمیں ہے۔ سلطان المعظم اوسپر مہربانی کرتے ہیں جیسا محمود پاشا کے بیان سے معلوم ہوا تھا اپنے والد مختار پاشا کے شاکی ہیں۔ میں نے جسوقت محمود پاشا سے یہ ذکر کیا کہ میں تصریحل پر غازی مختار پاشا سے ملنے کی غرض سے گیا تھا لیکن اونسے ملاقات نہوئی کیونکہ اُنکی طبیعت علیل تھی محمود پاشا نے فوراً مجھسے کہا کہ اگر آپ غازی مختار پاشا سے ملکر آتے اُسکی خبر ضرور شورائے دولت عثمانیہ کو ہوتی اور آپ کو ہرگز جہاز سے قسطنطنیہ کی زمین پر اُترنے کی اجازت نہوتی۔ اسوقت غازی مختار پاشا کی جگہہ پر محسن بیگ آفندی مصر میں سفیر دولت عالیہ عثمانیہ مقرر ہوگئے ہیں۔

پر وہ تھے سر غنہ کا نام میں بھول گیا ہوں۔

خیر۔ جون ترک ترکوں کے دخل مصر سے نہایت ناراض ہیں۔ مجھسے اُنکا ترجمہ محمود پاشا کے سکرٹری حسن کامی بی سے اس بارے میں ذکر آیا تھا حسن کامی بی کے بارے میں اتنا لکھنا ضروری ہے کہ یہ وہی شخص ہے جو چند سال ہوئے کراچی میں بحیثیت سفیر دولت عثمانیہ مقرر تھا اور جس سے اور مرزا قادیان صاحب سے کچھ عرصہ ہوا کہ بہت کچھ چلی تھی حسن کامی بی سے مجھسے ہندوستان میں اول ملاقات ہوچکی تھی جبکہ ایکمرتبہ وہ قادیان کو جانے والے تھے۔ اور لاہور

فرانس کے باشندوں میں اعلیٰ تعلیم کے باعث خاص قسم کی قابلیت سلطنت جمہوری کی آگئی ہے۔ یہ باتیں اسوقت سلطان عبدالعزیز کی وفات پر اور نیز ابتک ٹرکی میں موجود نہیں ہیں۔ اِن تمام حالات کو تفصیل کے ساتھ حصہ دوم بابت حالات ٹرکی میں لکھونگا اسوقت اتنا ظاہر کرنا ہے کہ جون ترک کی بنیاد مدحت پاشا کے زمانے سے ہوئی ہے۔ یہ گروہ خاندان حکمران ترکی کے خلاف اور سلطان المعظم کا جانی دشمن خیال کیا جاتا ہے سہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم   کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

ترکی سے کئی ہزار بلکہ کئی لاکھ اگر کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہے اس گروہ اور اس خیال کے آدمی آنکر ملک مصر میں آباد ہیں۔ اسوقت مصر میں چار شخص بالخصوص اس پارٹی کے سرغنہ سمجھے جاتے ہیں اولاً مدحت پاشا کا لڑکا جو مصر میں فی الحال نہایت آسودہ شخص خیال کیا جاتا ہے۔

دوم محمود پاشا جو سلطان عبدالمجید کے داماد اور سلطان المعظم کے بہنوئی ہوتے ہیں۔ یہ وہی شخص ہیں جو ایک سال ہوا ترکی سے نکالے گئے ہیں۔ حال ہی میں جبکہ میں مصر سے آنے والا تھا داخل ہوئے۔ سوم غازی مختار پاشا نہایت افسوس کی بات ہے کہ ترکی کے قدیم ملازم اپنی دولت کے نمکحرام اور اپنے پادشاہ کے جانی دشمن ثابت ہوں یہ غازی مختار پاشا ترکی کے پرانے ملازموں میں سے ہیں۔ ٹرکی و روس کے جنگ کے زمانہ میں شمار کے میدان کارزار میں فتح نمایاں کرنے پر دولت ترکی کے معتمد ملازمان میں سے خیال کیے جاتے تھے۔ چنانچہ اُس زمانہ سے لیکر حال تک مصر میں بحیثیت

مامور ہیں اپنے خیالات کو عام طور پر ترکی کے خلاف ظاہر نہیں کرتے کیونکہ مصر کی تمام سپاہ اسوقت تک ٹرکی کے پادشاہ کو اپنا شہنشاہ خیال کرتی ہی۔ مصری فوج قریب چونتیس ہزار کے ہے۔ مشہور ہے کہ دولت مصر اپنی فوج بلا اجازت دولت عثمانیہ زیادہ نہیں کر سکتی۔ عہدنامہ کے مطابق مصر میں کل ۱۸ ہزار فوج اور چند توپخانہ رکھنے کی اجازت ہے۔ بڑھانے کے واسطے سلطان سے اجازت لینی ہوتی ہے۔ مصری فوج بحالت مجموعی جفاکش جرار اور قواعد داں ہے لیکن کسی حالت میں ترکی فوج کو نہیں پہونچتی۔ سوڈانی سپاہ خاص مصری عرب سپاہ سے اعلی خیال کی گئی ہے۔ اس جنگی فوج کے علاوہ مصر میں قریب ۱۰ ہزار کے جنگی پولیس ہے اسمیں زیادہ کر کے سوڈانی ہیں۔

مصر میں دخل یورپین طاقتوں کا اجراے نہر سویز کے زمانے سے زیادہ ہوا ہی۔ یہ حال جاننا لازمی ہے کہ اجراے نہر سویز سے مالی وملکی حالت مصر پر کیا اثر پڑا۔ نہر سویز کے شرکا میں بڑے حصہ دار انگریز ہیں انکے بعد فرانسیس فرانسیس کے بعد جرمنی وغیرہ وغیرہ۔ کمپنی نہر سویز کے قواعد کے موافق نہر پر قبضہ کسی خاص طاقت کا نہیں ہے۔ خراج آمدنی پر پندرہ سیکڑے کے حساب سے ملک مصر کی گورنمنٹ کو دیا جاتا ہے۔ سویز میں آمدورفت تجارتی اور جنگی جہازوں کے ہر قوم کی ہے جنگ کی حالت میں بھی جہاز کسی قوم کے نہر سویز ہو کر گذر سکتے ہیں لیکن قوانین نہر سویز کے مطابق جنگ کرنے والی طاقت دوسری جنگ آور طاقت کے جنگی یا تجارتی جہازوں کو نہر کے اندر چھیاسی میل تک پکڑ نہیں سکتی۔

میں مرزا اعظم بیگ کے یہاں مقیم تھے

خدیو حال یعنی عباس حلمی پاشا کے ملکی خیالات کسی کو معلوم نہیں زیادہ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ بھی جون ترک پارٹی میں شریک ہیں استنبول میں بھی کئی آدمیوں کی زبانی سنا کہ جسوقت خدیو حال روڈس کے جزائر متعلق دولت عالیہ میں تبدیل آب و ہوا کی غرض قیام پذیر تھے سلطان المعظم نے کسی بات کا شک کر کے انکے نام حکم روانہ کیا کہ وہ فوراً بلا درنگ یہ سے اپنے ملک کو چلے جاویں

جون ترک اپنا حامی و مددگار اہل یورپ کو خیال کرتے ہیں اونکا خیال ہے کہ اگر پیچیدگیاں دولت عالیہ کے انتظام میں پیدا کیجاویں تو ایکدن تمام یوروپ ترکی کے معاملات میں مداخلت کریگا اور ہمارا مطلب حل ہو جاویگا۔

جون ترک مختلف اخبار یورپ و مصر میں نکالتے ہیں ان اخبارات میں تمام ترکی کے موجودہ انتظام کی برائی دکھلائی جاتی ہیں اور یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ دولت ترکی کا انتظام حد سے زیادہ خراب ور رعایا پر حد سے زیادہ ظلم ہوتا ہے جون ترک یوروپ میں بھی کثرت سے ہیں یوروپ فرانس انکا قیام گاہ ہے۔ انگلستان میں بھی بعض بعض رہتے ہیں بیٹے محمود پاشا کے سکریٹری کی زبانی معلوم ہوا کہ لبرل پارٹی والے انگریز جون ترک کے حامی و مددگار ہیں۔ اور محمود پاشا کو دو ہزار پونڈ دولت انگلش سے ملا تھا۔ مصر کے ترکی باشندوں میں سے آدھے سے زیادہ جون ترک ہیں یہ جون ترک مصر کے سب سے زیادہ آسودہ لوگوں میں سے ہیں۔ مصر کی رعایا کا بڑا حصہ اب بھی دولت عالیہ کے موافق ہے۔ وہ لوگ جو ترکی کے خلاف ہیں اور مصر میں اعلی عہدہ پر

قومی عدالتیں چھوٹی چھوٹی شہروں میں قائم ہیں۔ اس قومی عدالت عالیہ میں چودہ قوموں کے قائم مقام شریک ہو کر فیصلہ کرتے ہیں۔ مصر کے اصلی باشندوں کے مقدمات گورنمنٹ مصر کی عدالت فیصل کرتی ہے۔ قومی عدالت عالیہ میں فوجداری کے مقدمات کی سماعت صرف خاص حالتوں میں ہو سکتی ہے۔ عام طور پر اختیار نہیں ہے۔ جسوقت کوئی شخص ایک قوم خاص کا دوسرے اوسی قوم کے شخص کے مقابل فوجداری کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو اس مقدمہ کی سماعت محکمہ سفارت اوس قوم میں ہوتی ہے لیکن اگر کسی شخص نے کوئی جرم فوجداری کا ایک دوسرے قوم کے شخص کے مقابل کیا ہو تو اسکی سماعت قومی عدالت عالیہ مصر کرتی ہیں۔ اس حالت کے سوا قومی عدالت عالیہ متعلقہ اسکندریہ کو اختیار فوجداری کے مقدمات کی سماعت کا نہیں ہے۔ کارروائی قومی عدالتوں میں بالکل موافق قانون فرانس کے ہوتی ہے۔ اس دستور العمل کا نام ''کوڈ نپولین'' ہے۔ مصر اصلی عدالتیں نہ بالکل مغربی طرز پر ہیں اور نہ بالکل مشرقی ڈھنگ پر زیادہ عملدرآمد قانون اسلام پر ہے۔

مصری برٹش سفارت خانہ کے محکمہ کا اپیل برٹش سفارت خانہ متعینہ قسطنطنیہ کو جاتا تھا چونکہ مصر سے قسطنطنیہ جانیکے واسطے چھ سات دن متواتر جہاز کا سفر کرنا ہوتا تھا اسلیئے اہل معاملہ کو نہایت تکلیف پیش آتی تھی لہذا دولت انگلش نے حال میں رعایائے دولت انگریزی کی سہولت کی غرض سے مصر میں سفارت خانہ عدالت اپیل قائم کرنا منظور کیا ہے جو بہت جلد قائم ہوگا۔ اب اہل معاملہ کو اپیل کرنیکے واسطے قسطنطنیہ جانا نہوگا۔

نہر کے دوسری سمت جدھر وہ بلاد ترکیہ سے ملتی ہے علاقہ مصر سمجھا جاتا ہے۔ مصر کی گورنمنٹ کو خود اختیار ہے کہ وہ جنگ کی حالت میں نہر سویز کو بند کردے اور جنگی جہازوں کو اُسمیں داخل نہونے دے۔ چنانچہ عربی پاشا کی بغاوت کے زمانہ میں مصری باغی فوج نے نہر مذکور کو بند کردیا تھا اور اسوجہ سے انگریزی جنگی جہازونکا بیڑا اندر داخل نہو سکا۔ نہر سویز یوروپ اور ایشیا کے پانیوں کو ملاتی ہے۔ تمام تجارت یوروپ اور ایشیا کی نہر سویز ہوکر ہے جسقدر جہاز نہر سویز ہوکر گذرتے ہیں اُنمیں زیادہ تر انگریزی ہوتے ہیں۔ اغلاً انگریزی جہازونکی تعداد چہتر فیصدی کے قریب ہوتی تھی لیکن اب ساٹھہ فیصدی کے قریب ہے۔ یہ فرق اسوجہ سے پیدا ہوا ہے کہ چند سال سے جہازونمیں المنی (جرمنی) بہت ترقی کر رہا ہے اسوقت بھی سب سے زیادہ جہاز انگریزی سویز میں داخل ہوتے ہیں۔ انگریزی جہازونکے بعد جرمنی جہازوں کا نمبر ہے۔ جرمنی کے بعد ہالینڈ چوتھے نمبر فرانس ہے۔

اگرچہ نہر سویز کے شرکا میں بڑے حصہ دار انگریز ہیں لیکن تعجب کی بات ہے کہ نہر سویز کے محکمہ اعلیٰ منتظم تقریبًا فرانسیس ہیں اور اعلیٰ محکمہ سویز پیرس میں ہے۔ مصری گورنمنٹ کو نہر سویز کے محکمہ اور اُسکے انتظام سے کچھہ تعلق نہیں ہے۔

مصر میں اہل یوروپ کی کثرت آبادی کے باعث جو بڑے بڑے شہروں میں مثلاً اسکندریہ و قاہرہ وغیرہ نصف سے زیادہ ہے مصری گورنمنٹ پر لازم پڑا کہ ایک عدالت قومی عدالت دول قائم کرے جسمیں تمام غیر اقوام مصر کے مقدمات دیوانی رجوع کیے جاویں۔ چنانچہ اس قسم کی عدالت اسکندریہ میں قائم ہوئی اسکو قائم ہوئے تئیس سال کا عرصہ گذرا ہوگا۔ اسکے ماتحت چند دیگر

ریلیں بنائی گئی ہیں اُنمیں سے ایک شاخ فرانسیس کمپنی کی ہے ایک شاخ انگریزی کمپنی کی- تیسری شاخ خود مصری گورنمنٹ کی ہے- خدیو حال کے تمام زرا مصر

یہ امر جو بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت مصر کے حاکم لارڈ کرومر ہیں خدیو کا نام برائے نام ہے" ایک معنی کر کے یہ بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے لیکن دوسری حیثیت سے بالکل غلط ہے لارڈ کرومر کی حیثیت اپنے عہدہ کے لحاظ سے مصر میں بطور سفیر کے ہیں اور اس حیثیت سے اُنکے ہم رتبہ اور بہت سے سفرا مختلف دول یوروپ کے مصر میں موجود ہیں- اسمیں شک نہیں کہ خدیو حال عباس حلمی پاشا کوئی کام بلا مشورہ لارڈ کرومر کے نہیں کرتے اونکو اپنا سچا دوست اور رفیق خیال کرتے ہیں- اُنکا رسوخ خدیو کے دل میں تمام شخصوں سے زیادہ ہے یہانتک کہ فخری و فہمی پاشے وغیرہ جو وزرائے مصر سے ہیں اور اعلی درجہ قابل و لائق خیال کیئے جاتے ہیں لارڈ کرومر کے مقابل خدیو کی نظر میں کچھ وقعت نہیں رکھتے- کوئی امر ملکی ہو یا مالی خدیو عباس حلمی پاشا بغیر مشورہ لارڈ کرومر کے نہیں کرتے-

لارڈ کرومر فی الحقیقت نہایت لائق و جفاکش اور دوراندیش اور اپنے دولت کے سچے ملازم ہیں انکی توجہ ہر وقت اسطرف رہتی ہے کہ وہ بحیثیت مصر مین سفیر ہونے کے جہانتک ممکن ہو سکے اپنی سلطنت کے دباؤ اور وقعت کو دوسری غیر سلطنتوں کے مقابل مصر میں بڑھاویں یہ بات کسی طرح سے ناجائز نہیں ہے- چونکہ لارڈ کرومر اپنی دولت کے سچے [illegible]

عام طور پر مشہور ہے کہ مصر انگریزوں کا ہو گیا دولت ٹرکی سے نکلکر مقبوضات برٹش میں آ ملا یہ بات کسیقدر صحیح ہے لیکن مصر کا تعلق جسقدر دولت انگریز کے ساتھ ہے اسیقدر اور تمام دول یوروپ کے ساتھ ہے جنکا قرض ملک مصر پر ہے۔ دولت انگلش کی خصوصیت مصر کی نسبت اگر کہی جاوے تو صرف اسقدر ہے کہ پانچہزار فوج اسکندریہ اور قلعہ محمد علی میں مقیم رہتی ہے اس فوج کے اخراجات برٹش گورنمنٹ دیتی ہے۔ مصری گورنمنٹ کو صرف زائد اخراجات جو برٹش فوج کو مصر میں رہنے کے باعث ہوتا ہے دینا پڑتا ہے۔ سوائے امر مذکور الصدر دولت انگریز کا زیادہ تعلق مصر سے نہیں ہے۔ مصر کا کل انتظام ملکی و مالی مصری گورنمنٹ کرتی ہے جسکو اندرونی معاملات میں اختیار کلی حاصل ہے کسی قوم کی تابع نہیں ہے۔

مصر میں برٹش کا جو تعلق ہے وہ خاص مصر کے باعث نہیں ہے بلکہ ہندوستان اور انگلستان کے جہازوں کی آمد و رفت کے باعث ہے برطانیہ کو جہانتک میری واقفیت ہے مصر سے کوئی ملکی فائدہ نہیں ہے۔ اہل کار انگریزی جو مصری گورنمنٹ کے ملازم ہیں وہ ایسے سمجھے جاتے ہیں اور ایسا ہی اون سے برتاؤ کیا جاتا ہے جیسے مصر کے خاص باشندوں سے۔ گورنمنٹ مصر کے ملازم زیادہ تر یوروپین ہیں اور یہ خصوصیت مصر ہی پر نہیں بلکہ ٹرکی میں بھی ابتک ایسا ہی تھا۔ یہ یوروپین مختلف اقوام کے ہیں۔ خاص مصر کے باشندوں میں وہ قابلیتیں جو ہونا چاہئیں موجود نہیں ہیں مصری گورنمنٹ کو مجبوراً غیر قوم اور غیر ملت کے آدمی ملازم رکھنا پڑتے ہیں۔ مصر میں جو

ثابت ہوتی ہے کہ جو طرز برٹش نے اختیار کیا ہے وہ فی الحقیقت ایک ملکی دوراندیشی ہے یعنی شاید آیندہ وقتیں ایسی ملکی دقت پیش نہ آئے جیسی عربی پاشا کے زمانہ بغاوت میں پیش آئی تھی وہ یہ تھی کہ مصری باغی فوج نے نہر سویز کے راستہ کو بند کر دیا تھا چونکہ خشکی پر برٹش فوج نہ تھی جو انکو روکتی اور نہر سویز کے راستہ کو کھلا رکھتی اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عربی پاشا کو گرفتار کرنے اور بغاوت کو دور کرکے نہر کو کھولنے کی غرض سے برٹش جنگی جہازوں کو اسکندریہ پر گولہ باری کرنا پڑی۔ برٹش امیرالبحر نے اُسوقت فرانس امیرالبحر سے بھی درخواست کی کہ گولہ باری میں شریک ہوں اونھوں نے شرکت سے انکار کیا۔ فتح اسکندریہ و انتظام قائم ہونیکے بعد برٹش کو فرانس کے مقابل زیادہ تر استحقاق ملک مصر کے ساتھ ہوگیا اس استحقاق کے باعث و نیز ملکی ضرورت و دوراندیشی کے سبب سے برٹش گورنمنٹ کو چند دستہ فوج مصر میں رکھنا پڑا۔

موجودہ حالت مصر کی اسیقدر ہے اور اُسکا تعلق ملکی برٹش کے ساتھ اُتنا ہی ہے جتنا بیان کیا گیا۔ یہ امر کہ آیندہ مصر کی ملکی حالت کیا ہوگی اور اُسکا تعلق برٹش کے ساتھ کسطور کا ہوگا کوئی نہیں بتلا سکتا یہ بات آیندہ زمانہ کے ملکی معاملات و انقلابات پر منحصر ہے ظاہر حالت دیکھکر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مصر میں دخل مثل ہندوستان کے نہیں ہوسکتا ہے۔ مصر کی حالت کا موازنہ ہندوستان کی حالت کے ساتھ نکرنا چاہیئے مصر ہندوستان کے مقابل یوروپ سے بہت نزدیک ہے۔ بنزدیک کیا اب تو خود یوروپ کا ایک جزو ہو چلا ہے۔ یوروپ سے قرب کے باعث تمام یوروپ کی اقوام کثرت سے مصر میں آباد ہوتی جاتی ہیں

ملازم ہیں اُنکا اعتبار انگلش پبلک کے دل میں ویسا ہی دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے جیسا اُنکا رسوخ گورنمنٹ مصر کے یہاں - یہ رسوخ صرف لارڈ کرومر کی ذاتی قابلیت ہے برٹش اور مصری گورنمنٹ کے ملکی معاملات سے اُسکو تعلق نہیں ہے

اب یہ امر قابل تجویز رہا کہ برٹش افواج کے مصر میں رہنے کے باعث برٹش کا کوئی ملکی تعلق مصر کے انتظام کے بارے میں کہا جا سکتا ہے یا نہیں - اور یہ کہ آیا برٹش کو استحقاق دیگر اقوام یوروپ کے مقابل فوج رکھنے کا مصر میں ہے یا نہیں

اول سوال کا جواب یہ ہے کہ محض فوج رکھنے سے جو پانچہزار کے قریب ہوتی ہے اندرونی انتظام ملک میں کوئی دخل برٹش کا نہیں ہے - دوسرے سوال کا جواب امورات تاریخ سلف پر غور کرنے اور ہندوستان و انگلستان کے تعلق کے جاننے سے معلوم ہو جاویگا - جیسا مینے اوپر بیان کیا کہ برٹش کو خود مصر سے تعلق نہیں ہے لیکن مصر میں تعلق ہندوستان و انگلستان کے تعلق کے باعث ہے - ہندوستان برٹش مقبوضات میں سب سے اعلیٰ خیال کیا جاتا ہے - اُسکی حفاظت اور ملکی استحکام کی غرض سے دیگر بلاد میں مقبوضات حاصل کئے گئے ہیں یا اونسے کسی قسم کا تعلق پیدا کیا گیا ہے - نہر سویز ہندوستان و انگلستان کی آمد و رفت کا ایک کھا ابز دیک کا راستہ ہے جسمیں ہو کر سب سے زیادہ انگریزی جہاز گذرتے ہیں اسکی حفاظت برٹش پر ایک فرض منصبی یا ملکی ضرورت آپڑی ہے - زمانہ گذشتہ کے چند حالات پر غور کیجئے تو یہ بات معلوم ہوگی کہ یہ حفاظت نہر سویز جو برٹش پر مقدم ہے کیوں ایسی مانی گئی سنہ ۸۲ء کے واقعات اور عربی پاشا کی بغاوت کے حالات معلوم ہونے سے یہ بات

ثابت

مذہبی رنگ پکڑ جاویگی اوسکا مقابلہ مشکل سے ہوسکیگا۔ بہت سی ملکی دقتیں پیش آوینگی جو تمام دنیا کے امن و امان میں مخل ہونگی۔

پژمردہ طبیعت کی لوگوں کا خیال ہے کہ اسلامی شان ختم ہوگیا اب اسلام کی ترقی کی امید کبھی نہ کرنا چاہیئے۔ یہ دعا البتہ خاص خاص مسلمانون کی حالت غور کر کے تو ٹھیک ہے لیکن بلاد اسلام کسی خاص ملک کا نام نہیں ہے۔ مسلمان تمام روے زمین کے ہر حصہ پر کم و زیادہ پائے جاتے ہیں۔ یہ کیونکر تسلیم کرلیا جاے کہ تمام روے زمین کے مسلمانوں کی ایسی ہی طبیعتیں اور ایسے ہی خیال ہیں جو خاص خاص جگہہ کی حالت کے دیکھنے پر معلوم ہوتے ہیں۔ سچ تو یوں ہے کہ انسان کا علم نہایت محدود ہے وہ اپنی محدود جزوئی واقفیت کو کام میں لاتا ہے اور اس سے تمام دنیا کی چیزوں کا استدلال کرتا ہے ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ✝ ہملوگوں کی واقفیت ملکی معاملات پر بہت تھوڑی ہے۔ تھوڑی ہونیکی وجہ یہ ہے کہ نہ ہمکو تمام تواریخ سلف پر عبور ہے نہ وہ مواقع حاصل ہیں جنکے ذریعہ سے ہم پوری طور سے اپنی راے کسی آیندہ ملکی معاملات کی نسبت قائم کرسکیں۔ صرف اپنی محدود واقفیت سے جو کسی خاص ملک میں ہوئی ہے دوسرے ملکوں کی نسبت نتیجہ نکالتے ہیں اور پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ ہماری بحث اگرچہ مدلل لی ہی منطقی طور سے اوس سے وہی نتیجہ نکلتا ہے جو ہم نکالتے ہیں لیکن ایک امر غور کے قابل ہے یعنی یہ کہ تجربہ سے بہت سی ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں جیسا منطقی نتیجوں کے بالکل برعکس ہیں۔ خود اصول منطق سرے سے غلط ہے " محدود واقفیت سے کلیہ قائم نہیں ہوسکتا" اور یہی سبب ہے کہ ہملوگ ممالک غیر کی

اونکے آباد ہونے سے یوروپ کی ہر دولت کو مصر اور اُسکے معاملات سے ایک تعلق
پیدا ہو گیا ہے - یوروپ کی سلطنتیں مثل یوروپ کی مختلف قوموں کے ایک
دوسرے کی سخت ملکی مخالف خیال کیجاتی ہیں - فرانس جو غیر ملک میں
اپنے ملک کے سوا سکونت اختیار کر لیتے ہیں اپنا تعلق اپنی سلطنت سے نہیں
چھوڑتے - وہ اس بات کو ہر گز گوارہ نہیں کرتے کہ وہ ملک جسمیں آباد ہوئے
ہیں جرمنی یا انگریزی قوم کے تحت تصرف میں آجاوے اسیطرح تمام یوروپ
کی قوموں کا حال ہے - مصر کے بڑے شہروں کی آبادی زیادہ تر یوروپین ہے
یہ مختلف اقوام کے ہیں جو ایک دوسرے کے سخت خلاف ہیں - گریک کی تعداد
سب سے زیادہ ہے گریک کے بعد اٹالین کا نمبر ہے - اٹالین کے بعد
فرانسیس - فرانسیس کے بعد - انگریز - جرمنی - روس وغیرہ وغیرہ -

مصر میں قریب ساٹھ ہزار کے ترک آباد ہیں - ان ترکوں سے نصف ترکی
کی طرف ہیں مصر کے اصلی باشندوں کی تعداد قریب ۹۵ لاکھ کے ہے -
یہ بالکل ترکوں کی طرف ہیں - مصری عربوں کے علاوہ تمام اطراف و جوانب
کے باشندے مثلاً نوبیا - سہارا - حبش - الجیریا - ٹونس وغیرہ وغیرہ
جو ترکی کے ماتحت نہ کبھی تھے اور نہ اب ہیں لیکن جاہل مسلمان ہونے کے باعث
ترکی بادشاہ کو بحیثیت خلیفۃ المومنین کے خیال کرتے ہیں - سوڈان اگرچہ
انگریزوں نے فتح کیا لیکن مصری فوج کے ذریعہ سے اور مصری گورمنٹ کے نام
سے - اگر کوئی یورپ کی طاقت سلطان کے خلاف جنگ کرے تو بہت قرینوں
سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسکو ایک جم غفیر کا مقابلہ کرنا ہوگا چونکہ ایسی لڑائی

اقوام انگریزوں کی مداخلت مصر سے ناراض ہیں۔ مصری گورنمنٹ برٹش کو اپنا حامی و مددگار خیال کرتی ہے۔ جامع ازہر کے ایک شیخ کی زبانی معلوم ہوا کہ جس وقت مصر میں یہ حالت نہ تھی خاص مسجد میں لوٹ مار ہوا کرتی تھی کسی مسافر کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بغیر خطرہ جان و مال کے چلے جانا تعجب سمجھا جاتا تھا شہر میں آزادی مطلق نہ تھی اب دن بدن ترقی ہے۔ حفاظت و انتظام اور صفائی شہروں میں ہندوستان سے زیادہ ہے۔ کوئی شخص کسی کے مال کو ناجائز طریقہ سے نہیں لے سکتا۔ عدالتیں مغربی طرز پر آتی جاتی ہیں۔ مصری انگریزوں کی مداخلت کے زمانہ سے دن بدن ترقی کرتے جاتے ہیں ملک کی پیداوار نہروں کے نکالے جانے سے بڑھتی جاتی ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ مجموعی حالت اس بیس برس میں بہ نسبت سابق کے بہت ترقی کر گئی ہے۔ اشیاے خوردنی کی قیمت و مکانوں کا کرایہ سابق کے مقابل میں چار چند سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مالی حالت ملک کی ترقی پر ہے۔

مصر میں برٹش سفارت خانے کے محکمہ کا اپیل برٹش سفارت خانہ متعینہ قسطنطنیہ میں جاتا تھا چونکہ مصر سے قسطنطنیہ جانے کے واسطے چھ سات روز جہاز کا سفر تھا اہل معاملہ جو برٹش سفارت خانہ مصر سے تعلق رکھتے تھے انکو نہایت تکلیف پیش آتی تھی اور اصراف زیادہ ہوتا تھا۔ دولت انگلشیہ نے حال میں رعایاے انگلشیہ کی سہولت کی غرض سے مصر میں سفارت خانہ عدالت اپیل قائم کرنا منظور کیا ہے جو بہت جلد قائم ہو جاوے گا۔ اب اہل معاملہ کو

وہی حالت خیال کرتے ہیں جو خود ہمنے دیکھی یا سنی ہے اور اُس سے وہی نتیجے نکالتے ہیں جو ایسی حالت کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ کسی ملک کی حالت سے پوری طور سے واقف ہوں تو ہمکو چاہیئے اوس ملک میں جاکر اُس قوم کے خیالات اونکی طبیعتیں اُنکے مزاج اور اُس ملک کی قدرتی حالت آب وہوا وغیرہ پر غور کریں۔

اہل عرب اگرچہ جاہل و وحشی ہیں لیکن ہر شخص کو اس قوم کے ہر فرد بشر کے ملنے اور اُسکی حالت پر غور کرنے کے بعد یہ بات فوراً معلوم ہوتی ہے کہ اُنکی طبیعت میں ابتک ایک قسم کی قدرتی قابلیت ترقی کرنے اور حکمراں ہونے کی موجود ہے جسکو اگر قاعدہ کے ساتھ زمانہ کے موافق کام میں لایا جاوے تو بہت قرین قیاس ہے کہ یہ قوم تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اپنی اصلی حالت کو پہونچ جاوے جسکو اب سے گذرے ہوئے تیرہ سو برس کا عرصہ ہوا ہے۔

شعر

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحے کی اُٹھی | پڑی چار سو یک بیک دھوم جسکی
کڑک اور دمک دور دور اُسکی پہونچی | جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی

رہے اُس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

مصر میں انگریزوں کے دخل کے زمانہ سے دن بدن ترقی ہے شہر کی تجارت و آمدنی امن و امان کے باعث زیادہ ہو گئی ہے جان و مال کی حفاظت پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ خود سمجھدار اہل مصر اسبات کے مقر ہیں لیکن وحشی و جاہل

باب ششم

بابت حکمران مصر

حال کے مصر کے خدیو یعنی حاکم عباس حلمی پاشا ہین جنکو تخت پر بیٹھے ہوے قریب سات آٹھہ سال کے ہوا ہیہ نوجوان تیز فہم خدیو محمد علی پاشا کی اولاد مین سے ہین خدیو حال کی عمر قریب تائیس ۲۳ برس کے ہے۔ انکے باپ کا نام توفیق پاشا تہا جنہوں نے ۱۸۹۱ء مین انتقال کیا۔

توفیق پاشا سے پیشتر اسمعیل پاشا تھے جو استنبول میں قید تھے اور قریب چھہ سات برس کے ہوا کہ انتقال کیا اسمعیل پاشا سے پیشتر سعید پاشا تہے اور اونسے پیشتر ابراہیم اور محمد علی پاشا اس تمام خاندان میں سے خدیو موجودہ کے علاوہ اول کے دو نہایت نامور اولوالعزم پاشا گذرے ہیں۔ خدیو حال جو محمد علی پاشا کے پوتے ہوتے ہیں اپنے آپکو البنی نسل سے بتاتے ہین جسکو ترکی زبان میں ارنہوط کہتے ہین یعنے یونانی ترک لیکن استنبول میں ترک اس خاندان کو چرکس کہتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ محمد علی پاشا چرکسی نسل سے تہا تمام خاندان مصر کے ظاہر حسن صورت دعوی مابعد کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ البنی یعنی یونانی ترک اسقدر حسین نہین ہیں جسقدر کہ قوم چرکس۔

خدیو حال گرچہ ذہین اور نہایت دور اندیش نوجوان شخص ہے جو یورپ کی معمولی تعلیم حاصل کئے ہوے ہے لیکن چند ملکی مصلحتوں کے باعث اقوام یورپ سے خاص قسم کا انس رکہتا ہے یورپ کو اپنا معاون و مددگار خیال کرتا ہے۔

اپیل کے رجوع کرنے کی ضرورت قسطنطنیہ میں نہوگی۔
مصری فوج ۲۴ ہزار ہے۔ یہ فوج اگرچہ ترکی فوج کی برابر نہیں لیکن بحالت مجموعی جفاکش۔ جرار۔ اور باقاعدہ ہے۔ جو فوج خاص سوڈانی ہے وہ مصری عربی فوج سے بدرجۂ اعلیٰ خیال کیجاتی ہے۔

رہنے کے باعث انکا مزاج بالکل یوروپ کے شاہی خاندان کے مثل ہوگیا ہے یعنی
ہر چیز میں وسط درجہ کو پسند کرتے ہیں اور افراط و تفریط مثل ہندوستانی امرا کے نہیں ہے
یہ نہایت مہذب سنجیدہ گفتگو کرتے ہیں اور خرافات لغویات کو پسند نہیں کرتے خوشامد پسند
مزاج نہیں ہے ہمیشہ خاص واقعات پر توجہ کرتے ہیں۔ عیش پسند اور تعیش مزاج نہیں
ہیں اپنے خانگی معاملات میں نہایت سادہ بے تکلف اور کفایت شعار حاکم ہیں انکے
دوست یوروپ کے شاہی خاندانوں میں سے بہت سے ہیں جو انکے ایام درس میں
ہم جماعت تھے۔

اسٹریا کی دار السلطنت ویانا جہاں بحیثیت طالبعلم چند سال رہے ہیں ہر کوچہ
کوچہ سے واقفیت رکھتے ہیں ویانا کے باشندوں میں سے اکثر اسے ذاتی ملاقات رکھتے
ہیں جو بحیثیت طالبعلم ہونیکے اسنے ہوئی تھی انکے چھوٹے بھائی محمد علی آفندی ابتک
ولیعہد خیال کئے جاتے تھے جبتک خدیو کے کوئی اولاد نہ تھی لیکن مثل خدیو کے نہیں
ہیں جیسا کہ مصر میں سنا گیا وہ عشرت پسند اور ملکی معاملات سے غافل شخص ہیں شراب
کے کثیر نشے میں دائم مخمور رہتے ہیں مصر یعنی قاہرہ میں خدیو کے قیام گاہ کا نام آبدین ہے اسکندریہ میں راس التین

خدیو مصر سے گرمی کے ایام میں تین چار ماہ کے واسطے اسکندریہ
کو چلے آتے ہیں اور اونکے ہمراہ تمام بڑے بڑے دفتر قاہرہ سے اسکندریہ کو آجاتے
ہیں کیونکہ اسکندریہ میں قرب سمندر کے باعث مثل قاہرہ کے گرمی نہیں ہے گرمی
کے ایام میں اسکندریہ کی آب و ہوا نہایت اچھی ہوتی ہے۔ خدیو کو مصری محافظ
اعلیٰ کہتے ہیں و نیز گورنر بھی بجاے (واو) مجہول کے (واو) معروف کے ساتھ بولتے ہیں
اگر کوئی شخص خدیو سے ملاقات کرنا چاہے تو اونسے ملنے کا وہی قاعدہ ہے جو یوروپ

سلطان اعظم اور خدیو حال سے ایک قسم کی کشیدگی معلوم ہوتی ہے استنبولی ترک بالعموم مصری ترکونکو دغاباز و ضعیفی کے نام سے پکارتے ہیں مصری آفندیونکو استنبول کے لوگ گیتی کہتے ہیں اونکا مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ مصری ترکونمیں بالکل خصائل قبطی قوم کی آگئے ہیں اور اونمیں اصل خصائل مخلوط النسل ہونیکے باعث ترکوں کے باقی نرہے۔

دو ایک شخصوں کی زبانی سنا ہے کہ استنبول یعنی خاص باشق تاشق میں خدیو حال کو رہنے کی اجازت نہیں ہے بعض لوگوں نے یہانتک بیان کیا کہ جسوقت خدیو نے بعد مراجعت انگلستان و سویٹزرلینڈ قسطنطنیہ آنیکی اجازت بغرض ملاقات سلطان المعظم چاہی تھی تو باب عالی نے منظور نہ فرمایا اور خدیو بغیر قسطنطنیہ گئے ہوے مصر کو واپس آئے۔

محمود پاشا کا انگلستان سے مصر آجانا وہیں اونکے جشن میں ایک بڑے دہوم کی ساتھ راس السطین میں خدیو کے طرف دعوت کا دیا جانا اس خیال مذکورۃ الصدر کو ثابت کرتا ہے مصری خود بھی بیان کرتے ہیں سلطان المعظم بھی جار شخص کو اپنے دولت کا بدخواہ اور اپنے جان کا دشمن قطعی طور پر خیال کرتے ہیں خیر یہ کشیدگی دل ہی دلمیں ظاہر میں برتاؤ بہت اچھا ہے۔

خدیو حال مثل اوسی امرائل کے زبان داں ہیں وہ سوائے عربی جو مصریین کی مادری زبان ہے تین یوروپ کی زبانیں یعنی فرانسیس۔ انگلش و جرمن اچھی طرح سے بولتے ہین۔ نکے علاوہ ترکی اونکی قومی زبان ہے جسکو مصری ترکوں نے باوجود قیام مصر فراموش نہین کیا خدیو حال اپنی ملکی کام میں نہایت محنتی اور پابند اوقات ہین سمجھدار ہونیکے باعث وہ اپنے کام کو عجلت کے ساتھ کرتے ہین یوروپ مین عرصہ سی

اپنے سگرٹ بکس کو مہماں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور صرف اس پر قناعت نہین کرتے بلکہ کبریت یعنی مومی دیاسلائی میں سے ایک دیاسلائی اپنے ہاتھہ سے جلاکر اپنے مہماں کو سگرٹ کے پینے میں مدد دیتے ہیں۔

خدیو مثل یوروپ کے پاشاؤں کے مہذب خلیق اور کم سخن ہیں اونکے ملکی و ذاتی خیالات کسی شخص پر ظاہر نہیں ہو سکتے ایسا کہا گیا ہے کہ مصر کے تمام امرا اپنے ذاتی خیالات و منصوبونکو کسی پبلک یا پرائیویٹ جلسوںمیں ظاہر نہین کرتے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے وہ سخت مخالف ہین اونکی مخالفت اونکے وضع و برتاؤ سے ہرگز معلوم نہین ہوتی ظاہر مین مثل شیر و شکر کے ملتے ہین لیکن جس وقت موقع لگتا ہے اس وقت اپنے وار سے نہیں چوکتے مصر کے معمولی ترک بہی ایک دوسرے کی برائی اور غیبت نہیں کرتے

خدیو عباس حلمی پاشا شعر و سخن میں اعلیٰ درجہ کا مذاق رکہتے ہیں خود بہی کبہی کبہی غزل و قصاید لکہتے ہیں چنانچہ بروقت ملاقات جناب ممدوحہ قیصر انگلستان کی تعریف مین ایک برجستہ قصیدہ لکہا تہا جسکی تعریف مصر کے اکثر اخباروں نے کی تہی خانداں خدیو کے آدمی اکثر ملنسار اور خلیق ہیں اونکی ظاہری برتاؤ سے اولاً یہ خیال ہوتا ہے کہ اونکے مزاج میں غرور و نخوت ہوگی لیکن اونسے متواتر نشست و برخاست رکہنے پر یہ خیال جاتا رہتا ہے مصری ترک بالعموم خلیق اور سادہ مزاج ہیں اونمیں غرور و نخوت اور تصنع نہیں ہے افعال و اقوال میں مطابقت ہوتی ہے مبالغہ خوش آمد آمیز گفتگو جو مشرقی قوموںمیں پایا جاتا ہے انمیں بہت کم ہے یورپ کے قرب ہونے کی باعث اور متواتر یورپین کے آمد و رفت کے سبب سے انکے مزاج مغربی طرز کے ہوگئے ہین۔

جہوٹ یا دروغ مصری ترکونمیں بہت کم ہے ظاہری آرایش مکان کے سوا طعام

کے تمام شاہی خانداں کے لوگوں سے ملاقات کی غرض سے برتنا پڑتا ہے یعنی اول اونکے سکریٹری پرسونال سے ملاقات کرے اور اونکے مشورہ اور رای سے ایک درخواست سکریٹری کے نام لکھے جسمیں استدعا ہو کہ میں دولت جلیلہ مصر کے گورنر اعلی سے ملاقات کا کا خواستگار ہوں اور یہ درخواست بذریعہ سکریٹری ارسال کرنے کے بعد ملتجی ہوں کہ وہ میری درخواست بحضور خدیو یعنی حاکم دولت عظیم مصر پیش کر دیں اور جو حکم ہو اوس سے مطلع کریں اس درخواست روانہ کرنے پر سکریٹری مذکور درخواست کنندہ کو طلب کرکے استفسار کرتے ہیں کہ اوسکا مطلب ملاقات سے کیا ہے اگر سکریٹری مذکور کی رای کے موافق وہ شخص اس قابل اور اس حیثیت کا ہے کہ اوسکی درخواست منظور کیجائے تو درخواست مذکور کو خدیو کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور اونسے مختصر کیفیت درخواست کنندہ کی اغراض اور حیثیت کے نسبت بیان کرتے ہیں اسکے بعد جو کچھ اوس درخواست پر حکم ہوتا ہے اوس سے مطلع کرتے ہیں۔

خدیو خانداں کے امرا کے مراسم آداب نشست برخاست کے نسبت لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اونکے آداب اور قواعد نشست برخاست بالکل یوروپ کے طریقے کے ہیں صرف فرق اسقدر ہے کہ یوروپ والے جب کسی کے یہاں جاتے ہیں تو اپنی ٹوپی بطور تعظیم کے اوتار لیتے ہیں ترک اور مصری یہہ نہیں کرتے اسکے علاوہ بجاے جھککر سلام کرنیکے ترکی سلام کا طریقہ مصری ترکوں میں بھی جاری ہے وہ یہہ ہے کہ ہاتھہ کو ایک مرتبہ برابر کہنچکر صدر کے برابر لاتے ہیں بڑے شخص کی تعظیم کیواسطے تین مرتبہ اسطور کیا جاتا ہے تمام امرا کے گھر میں کوچ اور آرام کرسیاں ہیں فرش اور مسند پر بیٹھنے کا طریقہ نہیں ہے جس شخص سے ملنے جاؤ یہانتک کہ خدیو اور دیگر امرا مثل محمد علی افندی

وغیرہ کے پڑھنے و پڑھانے والے بہت کم ہیں۔ علم ریاضی و ہندسہ کے چند مدرس ہیں لیکن اونکا عبور پرانے کتابوں پر ہے حال کے مسائل ریاضی وغیرہ پر جنکا جاننا حال کے ضرورتوں کے واسطے لازمی ہے نہیں ہے۔ صرف ایک شخص دیکھنے مین ایا جو حال کے مسائل ریاضی سے بخوبی واقف تھا اور یہہ معلوم ہوتا تھا کہ اوسے معتبر ریاضی والونکی رسالہ فرانسیس زبان میں پڑھے ہیں۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ مصر میں مثل ہندوستانکے قدیم خیال کے آدمی نئے علوم کے تحصیل اور نئی زبان کے اکتساب کو بے دین ہونے پر محمول کرتے ہیں جامع الازہر اگرچہ بہت پرانا دار العلم ہے لیکن جیسی اوسمیں ترقی ہونا چاہیئے نہیں ہے اسکا ظاہرہ سبب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابیں جو ایکہزار برس ہوے درس کے واسطے مقرر ہوئی تہیں اور وہ طریقہ جو درس نظامیہ کے نام سے مشہور تھا باوجود مختلف انقلاب زمانہ کے ابتک ویسا ہی رائج ہے۔ جامع الازہر کے طالب علم اوسی طریقہ کے ساتھ پڑھتے ہیں کہ جس طریقہ کے ساتھ ہندوستانمیں تعلیم دیجاتی ہے اولا صرف کے گردانونکو برزبان یاد کرنا ہوتا ہے اور جبکہ ایک معتدبہ حصہ عمر کا ان گردانونکے یاد کرنیمیں صرف ہوجاتا ہے اور دماغ میں مؤوف ہوجانے باعث قابلیت اعلی علوم نظری کے سمجھنے کی نہین رہجاتی جو تحصیل معقول میں کارآمد ہو۔ ان تمام امور متذکرہ کے علاوہ مدرسہ میں (جیساکہ کئی مرتبہ دیکھنے مین آیا) کسی قاعدہ اور ضابطہ کی پابندی نہین ہے۔ نہ طالب علمونکی حاضری کے رجسٹر ہیں نہ شروع وختم درس کا وقت مقرر ہے۔ اسکے علاوہ نشست و برخاست کے قاعدے فی زمانا مہذب قوموں نے مقرر کیے ہین اس مدرسہ کے طلبا مین مطلق پابندی

ہیں ہندوستانی امرا کے موافق فضول خرچ نہیں ہیں باوجود مصر مین رہنے کے جسمیں قدرتی طور سے سامان آرام و آرایش کے موجود ہیں مصری ترکوں سے ابتک جفاکشی اور کام کرنے کی عادت بالکل نہیں گئی مصری ترک جو آفندی کہلاتے ہیں اکثر اپنے اوقات کے پابند منتظم اور جفاکش دیکھنے میں آتے ہیں کسی شخص کا آفندی کہلانا معاً اوسکی خوبصورتی مناسب عضائی اور جفاکشی یعنی ہمہ صفت ترک ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

باب ہفتم

حالات بابت درس و تدریس جامع الازہر و دیگر مدارس و عدالت ہاے مصر وغیرہ وغیرہ

جامع الازہر مصر کا نہایت قدیم دار العلوم یونیورسٹی ہے اسکی بنیاد کو بڑے ہوے ایک ہزار برس کے قریب ہوا ہوگا۔ طالب علموں کی تعداد دس ہزار سے زیادہ ہوگی اسکے متعلق کئی سو مدرس یعنی شیخ ہیں۔ یہہ ایک نہایت وسیع پختہ عمارت ہے جو مصر جدید میں الحسینیہ ہوٹل سے تھوڑے فاصلہ پر واقع ہوئی ہے ہر قسم کے طالب علم اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ جماعت کے اسمیں پڑھتے ہیں یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ ان بچوں سے لیکر جنکو حروف تہجی تک لکھنا نہیں آئے بڑے طالب علم جو فضیلت کے درجہ تک پہونچنے پر آجاتے ہیں یہاں پر درس پاتے ہیں۔ ہر قسم کے طالب علموں کی جماعت جدا ہوتی ہے۔ استاد جدا۔ وہ لوگ جو ایک قسم کی لیاقت رکھتے ہیں ایک ساتھ درس پاتے ہیں انمیں دینیات کی تعلیم زیادہ کرکے ہوتی ہے۔ نظری۔ و فلسفی مثل معقول و حکمت

کے اندر کو سمیٹ لیا ہے۔ کتاب اُسکے سامنے پڑی ہے کوئی اسطور سے بیٹھا ہوا ہے جیسے بلی شکار کی تاک میں داوٗں لگا کر بیٹھتی ہے۔ خیر سے یہ تمام اعلیٰ درجہ کے طالبعلم ہین جنپر عنقریب دستار فضیلت بندہنے والی ہے

ان طالب علموںکو کچھہ فیس دینا نہیں پڑتی۔ اکثر کو کھانے بھی مدرسے سے ملتے ہین یہ طالب علم بالعموم غلیظ اور میلے پوش ہوتے ہیں انکے تعطیل کا کوئی زمانہ مقرر نہیں ہے اور مدرسہ کے کہلنے اور بند ہونے کا مثل یوروپ اور ترکی مدرسوں کی کوئی وقت مقرر نہیں ہے صبح سے لیکر شام تک بلکہ بعض بعض طالبعلم رات تک مسجد مین رہتے ہیں بعض ایسے دیکھنے مین آتے ہیں جنکا کرہ ارضی مسجد کا رقبہ اور اقصائی عالم مسجد کی فصیل ہے

جامع الازہر کے علاوہ اور بہت سے مدارس دینیات کے تعلیم کے واسطے ہین لیکن ان مدرسونکے حالات بیان کرنیکی کچھہ ضرورت نہیں انکی تعلیم بھی جامع الازہر کے ڈہنگ پر ہے "مشتے نمونہ از خروارے" جامع الازہر کے حالات معلوم ہونے سے دوسرے مدرسوں پر قیاس کرلینا چاہئے۔

فی الحال مصر مین بہت سے مدرسہ چند سال سے قائم ہوے ہیں انکو قائم ہوی پچاس سال سے زیادہ عرصہ نہین گذرا۔ یہہ اورانکی تعلیم یورپ کے طرز پر ہے مختلف زبانیں یورپ کی پڑہائی جاتی ہین مختلف علوم نہایت کارآمد سکھلائے جاتے ہیں عربی کے ساتھہ یورپ کے کسی ایک زبان کا حاصل کرنا کامیابی امتحان کے واسطے لازمی ہے۔ اسکولونمیں مختلف زبانیں یورپ کی پڑہائی جاتی ہیں لیکن۔ زیادہ رواج فرانسیس اٹالین اور انگریزی کا ہے فرانسیس زبان کو ابتک اسکولونمیں فوقیت تہی اور اب بھی فرانسیس پڑہنے والے طلبا کی تعداد انگریزی پڑہنے والوں

اوپر نہیں ہے۔ نہ مدرسوں کا اسپر دستور العمل ہے اور نہ اپنے شاگردونکو اسپر عمل کرنیکی تاکید کرتے ہیں۔

یوں سمجھنا چاہئیے کہ جامع الازہر میں داخل ہونے کے ساتھہ ہی دماغ پریشان ہوجاتا ہے۔ ناک میں خاص قسم کے بو محسوس ہوتی ہے جسکو طبیعت برداشت نہیں کرتی ہر طرف وہ سما دیکھنے میں آتا ہے جسکو دیکھکر آنکھیں بند ہوجاتی ہیں۔ ایک طرف ایک طالب علم بغل میں کتاب دبائی ٹاٹ کے فرش پر دہوپ میں پڑا ہے منہ پر مکھیاں بھنک رہی ہیں ہاتھہ میں تنوری روٹی دبی ہے ایک طرف پانی کا کوزہ خراب سا رکھا ہے جسکا پانی اسکے ہاتھہ کے لگنے کے سبب سے ٹاٹ پر گر کر اس طالب علم کے کپڑوں کے قریب پہونچا ہے ایک طرف یہہ حال ہے دوسری طرف منہ پہیر کر دیکھئیے تو چند طالب علم کے سامنے رحلین رکھی ہیں وجھوم جھوم کر نہایت شور اور ایک آواز کے ساتھہ پڑہ رہے ہیں چند خاص فقیروں کو متواتر ہم آواز پڑہتے ہیں انکا شور وغل اسقدر ہے کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہے استاد بیچ مین بیٹھے ہوئے ہین اسکو شیخنا کہئے یا لشیخنا اور اصل میں دونوں میں سے ایک بھی نہیں ہے اسی حالت میں اسکے ہاتھہ میں ایک چہڑی دبی ہے جسے وہ لڑکونکو کبھی چکھا دیتے ہیں یہہ لڑکے سب سے زیادہ شور اسوقت کرتے ہیں جبکہ انکی چھٹی کا وقت قریب آیا جاتا ہے۔ دوسری طرف کو ایک شخص فلسفی مسائل بیان کر رہا ہے اسکے ارد گرد پچاس ساٹھہ کے قریب طلبہ جمع ہیں بعض بعض انمیں سے مدرس سے عمر میں دوچند ہونگے۔ یہہ طالب علم کچھہ کہڑے ہیں کچھہ بیٹھے۔ بیٹھنے والونکے مختلف اوضاع ہین بعض دوزانو بعض پلہتی مار کر خاص خاص کہنے کو فرش پر لگا کر سر کو ہاتھہ پر دہرے ہیں۔ پاؤں کو تیل مید ملک

فارم کہتے ہیں، یہہ یونی فارم فوجی طریقے پر ہوتی ہے ڈاکٹرونکی یونی فارم خاص کر فوجی ہوتی ہے صرف ملکی کالجونکے طلبا کی یونی فارم سول طرز پر ہوتی ہے۔

مصر میں قانون کے چند مدرسے ہیں جنمیں بعد تکمیل و فراغت دیگر تعلیم داخل ہونا ہوتا ہے ان مدرسونمیں علاوہ قانون مصر یعنی ترکی کے یوروپ کے قومی قانون کی چند کتابیں پڑہنا پڑتی ہیں و نیز اصول قانون جورس پورڈنیس وغیرہ پڑہنا ہوتا ہے مصر میں مصری عدالت کی زبان عربی خیال کیجاتی ہے لیکن قومی عدالت عالیہ متعینہ اسکندریہ و اسکی ماتحت عدالتونمین ابتک تین زبانین مانی جاتی ہین یعنی عربی، فرانسیس اٹلیایں۔ لیکن ابہی حال میں جسکو قریب ایک دو مہینہ کے ہوا انگریزی بہی شامل کردیگئی ہے وکیل ان تمام زبانونمین سے کسی زبان میں پلیڈ کرسکتا ہے لیکن اس قومی عدالت عالیہ کے ہر جج پر لازمی ہے کہ چاروں زبانیں جانتا ہو لایق وکلا میں سے جج کئے جاتے ہیں مصر میں ہوشیار اور نامور وکیل فرانسیس ہیں وکیل کو مصر میں [illegible] کا کہتے ہیں یعنی ایڈوکیٹ یہہ کئی درجے کے ہیں بعضی اعلیٰ درجہ کے بعض اوسط بعض ادنیٰ۔

اعلیٰ درجہ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قانونی امتحان کسی یوروپ کی ایک عدالت میں پاس کیا ہے اور حکومت مصر نے اونکو اپنے یہاں وکالت کرنیکی اجازت دیدی ہے یا وہ طالبعلم جو اعلیٰ درجہ کا امتحان قانونی مصر میں پاس کرتے ہین یا وہ شخص جنکو کوئی جج بلا کسی امتحان کے پاس کرنیکے قابل خیال کرکے عدالت سے اجازت دلوا دے۔

اوسط درجہ والے وکیل وہ ہیں جو ماتحت کی عدالتونمیں کام کرتی ہین ادنیٰ درجہ کے وکیل زیادہ کر کے عرب طالبعلم ہین جو پرانے طریقے کے ہین اور یوروپ کی کوئی زبان نہیں جانتے صرف عربی جانکر علم فرائض سے واقف ہوتے ہین یہہ خاص

سے زیادہ ہے لیکن بیس سال کے زمانہ انگریزوں کے مداخلت مصر سے انگریزی زبان مصر میں بہت ترقی کرتی جاتی ہے۔

اول فرانسیس طلبار کی تعداد فیصدی سینتیس ۳۷ کے قریب ہوتی تھی اور انگریزی پڑھنے والوں کی تعداد نو ۹ فیصدی کے قریب اب فرانسیس طالب علمونکی تعداد پچیس ۲۵ فیصدی کے قریب ہے اور انگریزی طالب علمونکی تعداد بائیس ۲۲ کے قریب ہے انگریزی دخل مصر سے انگریزی زبان دن بدن ترقی کرتی جاتی ہے لیکن اب بھی مدرسے نسواں میں فرانس پڑھنے والی لڑکیونکی تعداد انگریزی پڑھنے والیونکی نسبت بہت زیادہ ہے یعنی قریب چار حصے کے فرانسیس پڑھتی ہیں اور ایک حصے کے انگریزی۔

یہہ مدرسے ہر قسم اور ہر حیثیت کے طالب علموں کے واسطے ہر جگہہ ہر بنے ہیں دار السلطنت میں و اسکندریہ وغیرہ میں تمام مدرسونکی تعداد جو لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کیواسطے ہیں کئی سو کے قریب ہوگی۔ بعض مدرسے صرف صنعت و حرفت کے ہیں جنمیں تھوڑے علم کے بعد صنعت و حرفت سکھلائی جاتی ہے۔

زراعت کی تعلیم کے واسطے بہت سے مدرسے ہیں اسی طرح بعض مدرسونمیں علم ڈاکٹری پڑھایا جاتا ہے مصر اور استنبول میں بالخصوص اعلی درجہ کے مدرس ڈاکٹری فرانسیس ہوسکتے ہیں۔ اسوقت فرانسیس ڈاکٹر یوروپ میں اول درجہ کے خیال کئے گئے ہیں مصری ڈاکٹرونکو بھی انگریزی ڈاکٹروںسے اچھا خیال کرتے ہیں جنہوں نے مصر میں یا فرانس میں تعلیم پائی ہے۔ حکومت مصر کے خاص مدرسے کے طالب علمونکو مدرسے کے بورڈنگ ہوس میں رہنا ہوتا ہے اور ایک خاص قسم کا لباس جو ہر مدرسہ کا جدا ہے پہننا پڑتا ہے اس خاص لباس کو وردی

خانگی وغیرہ کی دیجاتی ہے لباس کی صفائی کے بارمیں زیادہ خیال رکھا جاتا ہے
سیہ بھی سکھلایا جاتا ہے کہ کون لباس کس موقع پر اور کس طریقے کے ساتھ پہننا
چاہیئے ہر مدرسہ کے متعلق تھوڑی یا بہت صنعت سکھلائی جاتی ہے مثل خیاطی
وناں پزی وغیرہ وغیرہ۔ ان مستورات کے تمام مدارس کی محافظہ اعلیٰ خدیو حال
کی بہن خدیجہ خانم ہیں جو تعلیم نسواں میں نہایت سرگرمی کے ساتھ کوشش کرتی ہیں
ہر تقسیم انعامات کے جلسوئیں اپنے ہاتھ سے کتابیں ریشمی رومال وشال وغیرہ
لڑکیوں کو دیتی ہیں انکی زندگی کا بڑا حصہ اسمیں صرف ہوتا ہے۔

باب ہشتم

مختصر حالات بابت اخباری دنیا و لٹریچر یعنی علم اللسان مصر

مصری اس وقت علم ادب کے لحاظ سے اپنی زبان مصری عربی میں بہت ترقی
کر رہے ہیں مصر کی مادری زبان عربی سمجھی جاتی ہے کیونکہ فاتح ملک مصر کے عرب
تھے جنہوں نے خلیفہ دویم کی زمانہ میں عمرو بن عاص کی ماتحتی میں قبطیوں پر ۶۴۰ء
میں جسکو اب سے ایکہزار و دو برس کا عرصہ ہوا فتح پائی۔ ان نووارد مصری
عربونکی زبان عرصہ دراز سے خاص ملک حجاز سے علیحدہ ہوجانے کے باعث
عرب کی زبان سے کسیقدر مختلف ہوگیے۔ اور ہوتی جاتی ہے۔ عربونکی اول زمانہ
میں زندگی نہایت سادہ تھی اور اونکی ضروریات بھی بہت تھوڑی سے تھیں جو
قدرت نے خود انکے ملک میں پیدا کردی تھیں وہ اپنی حوائج ضروری کے دفع
کرنیمں کسی غیر قوم کے محتاج نہ تھے لیکن جیسا دیکھنے میں آیا ہے کہ زمانہ کے رفتار کے

مصری چھوٹی چھوٹی عدالتوںمیں پیروی کرتے ہیں جنکا ڈھنگ مشرقی طرز پر ہے چار سی ڈالر سے کم کے معاملات کی سماعت قومی عدالت عالیہ اسکندریہ میں نہین ہوتی۔

مصر میں تعلیم کے ساتھہ موسیقی کی بھی تعلیم ہوتی ہے مدرسہ نسواں میں خاص کر معقول وقت تعلیم موسیقی پر صرف کیا جاتا ہے تمام مدرسوںمیں ایک معلمہ اس کام کے واسطے ہوتی ہے جو باموینم وغیرہ وغیرہ کو سکھلاتی ہے۔ اسکے علاوہ گانے اور ناچنے کی مشاقی فرانس کے طریقے پر لڑکیوں سے کرائی جاتی ہے۔ تمام لڑکیاں بلا امتیاز قوم و مذہب کے ایک جگہہ تعلیم پاتی ہیں اکثر خاص قوموں نے اپنے مدرسے علیحدہ بنا لئے ہیں جسمیں خاص اوسی قوم اور اوسی مذہب کے طالبعلم پڑھتے ہیں اور دینیات کی تعلیم بھی اوسکے ساتھہ ہوتی ہے۔ ان حال کے مدرسوں میں مسلمان لڑکیوں کی تعداد بہت کم تھی لیکن اب چند سال سے ترقی پر ہے مدرسہ کی لڑکیاں زیادہ تر ترکی و شامی عربوں کی ہوتی ہیں خاص کر مصری لڑکیوں کی تعداد اب بھی بہت کم ہے لڑکے و لڑکیاں ایک جا اور ایک مدرسہ میں تعلیم نہین پاتین لڑکیونکے مدرسے بالکل جدا ہیں اونکی تعلیم دینے والی تمام معلمہ ہوتی ہیں کوئی معلم یعنی مرد مدرسہ نسواں میں دیکھنے میں نہیں آتا۔

مصر میں اگرچہ یہ خصوصیت نہین ہے کہ معلمہ کس قوم اور مذہب کی ہو تاہم مسلمان معلمہ کو عیسائی معلمہ پر ترجیح دیجاتی ہے معلمہ زیادہ کر کے ترکی اور شامی عورتیں ہیں یوروپ کی نصاری اقواموںمیں سے فرانسیس معلمہ زیادہ ہوتی ہیں۔

علم موسیقی کی تعلیم کیواسطے خاص کر فرانسیس معلمہ ہوتی ہے فرانسیس تہ ملنے پر اٹیالین ہوتی ہے علم کے ساتھہ اونکو تعلیم قواعد نشست برخاست و نیز طرز رسم آداب

واسطے عمامہ نیچے کے جسم کے واسطے تہہ بند لیکن حال کے مصری اور شامی
عربوں کا لباس جو اونکے آبا و اجداد کا تھا نہیں ہے انکا لباس ترکی ہے جو خود یورپ
کے قوموں سے بجز ٹوپی کے لیا گیا ہے اب لازم ہوا کہ اس مختلف ملبوسات کے مختلف
نام عربی میں ہونا چاہیے۔ فرانسیس والے عربوں کو تو اس قسم کی وقت پیش
نہ آئی کیونکہ ان تمام ملبوسات کے نام فرانسیس زبانمیں موجود تھے۔ لیکن ان بیچارہ
عربوں کو جنہوں نے اپنے بھائی فرانسیس والوں کی لباس میں تقلید کرنی چاہی ضرورت
اس بات کی پڑی کہ بجائے فرانسیس الفاظ کے مرادف عربی الفاظ خواہ مفرد یا
مرکب پیدا کریں چنانچہ اونہوں نے ایسا کہا ترکی ٹوپی کا نام طربوش رکھ دیا نصاری
کی ٹوپی یعنی ہٹ کو برنیطہ کہنا شروع کیا رات کے ٹوپی یا نائٹ کیپ کو تخفیفۃ النوم پتلون
کو بطلون کر دیا جاکٹ کا نام سلطہ رکھا اور کوٹ کے واسطے جب کوئی خاص مفرد
لفظ نہ ملا تو ایک مرکب لفظ ”سترہ“ فوقانی بنا لیا فراک کوٹ کو اسی طرح سترہ عربیہ
کہا گلوبند کو کوفیہ بولنے لگے چھوٹے کوٹ کو قسطان کہنا شروع کیا۔ اسی طرح ضرورت
کے پڑھنے کے سبب سے مصری عربوں نے جوتوں کے بھی مختلف نام نکال لئے چنانچہ
گھر میں اور رات کے پہننے کے جوتے کو جسکو انگریزی میں سلیپر فرانسیس میں شوست
کہتے ہیں مصری عرب بنطوفلی بولتے ہیں معمولی جوتے کو عرب کوب ہی کہتے ہیں رات کے جوتے
کو جزمہ کہتے ہیں اسی طرح مستورات کے ناچ کے وقت کے جوتے کو جسکو انگریزی میں
کورٹ شو کہتے ہیں مصری عرب ستیک کہتے ہیں اسی طرح مکان کے آرائشی سامان
کے مختلف نام ہوئے چنانچہ سوفہ کا نام کرسی بسندات رکھا گول میز کو طاولہ صغیرہ کہنا
شروع کیا پلنگ کا نام عام طور پر مصری زبانمیں سریر ہے چونکہ پلنگوں کے مختلف

ساتھ تہذیب انسانی و تمدن بڑہتا جاتا ہے اسکے بڑہنے سے اوضاع و اطوار بدلتے اور حوائج زیادہ ہوتے جاتے ہیں زندگی بجاے سادہ ہونیکے دن بدن نہایت پیچیدہ بلکہ دشوار گزار ہوتی جاتی ہے اور اسی وجہ سے انسانکی ضرورتیں دن بدن نئی اور زیادہ نکلتی آتی ہیں۔ حوائج ضروری کے زیادہ ہوجانے سے یہہ بات لازم پڑی کہ اپنی ضرورتوں کے ظاہر کرنے کے واسطے نئے الفاظ تلاش کرنا چاہیے جو لغت عربی میں نہیں ہیں۔ لغت عربی اگرچہ نہایت وسیع ہے لیکن یہہ بات ناظرین تاریخ علم اللسان پر واضح ہے کہ ہر زبان کا لغت زمانہ کے ضرورتوں کے ساتھ بڑہتا ہے قدیم زمانہ میں انسانکی ضرورتیں محدود تہیں اور ان حوائج انسانی کے ظاہر کرنیکے واسطے عربی زبانمیں کافی الفاظ تھے لیکن دو تین سو برس سے جبکہ اہل مغرب نے ترقی کرنا شروع کی بہت سے زمانہ کے موافق علوم و فنون نکلے اور نکلتے آتے ہیں ان علوم و فنون کے اصطلاحات بہی جدا ہوتے ہیں جو اول زمانہ میں نہ تھے اب ضرورت مصریونکو اس امر کی ہوئی کہ اپنی زبان میں ان اصطلاحات کے موافق مرادف الفاظ پیدا کریں لہذا اسوقت مصر کے زبان کو بارہ سو برس کے زمانہ کے عربی سے وہی تعلق ہے جو پرانی فارسی یا ورنی حال کی فارسی زبان کے ساتھ ہے حال کے فارسی زبان جسمیں سفرنامہ شاہ ناصرالدین مرحوم لکہا گیا ہے تمام اصطلاحات نو سے پر ہے جو قدیم زمانہ کے فارسی میں نہیں پائی جاتیں۔

قوم عرب کے تاریخ تمدن و طرز معاشرت کو مسلسل طریقہ سے دیکھنے کے بعد یہہ بات فوراً معلوم ہوگی کہ اب سے بارہ سو برس کے پہلے عربونکا لباس بہت سادہ اور قدرتی طرز کا تہا یعنی اوپر کے جسم کے چہپانے کیواسطے قمیص کافی تھے سر کے

اوردو چنہور کہتے ہین یہہ بالکل فرانس کا فقرہ ہے۔ ہر شخص جا ہے ایک حرف فرنچ زبان کا
نہ جانتا ہو دروازہ کہولنے کے واسطے یہی کہتا ہے جب کسی شخص سے پوچہو کہ گہڑی مین
کیا بجا ہے "کم ساعت یا شیخ" تو وہ جواب مین کہتا ہے۔ آفندم اتنین ساعت علی فرانس
یعنی ساعت فرنگ کے مطابق دو بجے ہین۔

بہت سے اسکے زبانکے الفاظ مصری عربی ہین اٹالین کی کثرت امد و شد کے
باعث ملگئے ہیں جیسے کوزنیو انکے زبانکا لفظ ہے مصری بہی کوزنیو کہتے ہیں۔ کوزنیو اصل
میں اوس قہوہ خانہ کیواسطے بولا جاتا ہے کہ جسمین نغمہ و سرود ہوتا ہے اسیطرح یورپ
کیواسطے مصری اروپا کہتے ہیں یہ لفظ بہی اٹلی کا ہے۔

باشندگان مراکو جنکو مور کہتے ہین قدیم زمانہ سے مصر میں آمد و رفت رکہتے ہیں
اونکے باعث اکثر الفاظ ہسپانیہ و پرتگال کے زبانکی مصری زبانمیں ملگئے ہین مصری
زبانمیں ہسپانیہ الفاظ کے پاے جانیکا ایک اور سبب بہی ہے وہ یہ ہے کہ مصر میں
حد سے زیادہ امن و امان کے باعث بہت سے ہسپانیہ کے رہنے والے کارلیسٹ
فرقہ کے جو دولت ہسپانیہ کے خلاف سمجہے جاتے ہیں ہسپانیہ چہوڑ کر مصر میں آباد ہوگئے
ہین اونکی زبانکی نسبت بہت الفاظ اسوجہ سے مصری زبان مین ملگئے ہین۔ باشندگان مراکو جنکا
ذکر اوپر ہوا حقیقت میں وہ عرب ہیں جو شمالی و مغربی حصہ افریقہ میں آباد ہین کسی زمانہ مین
ان لوگونکی سلطنت ہسپانیہ مین تہی اگرچہ انکو ہسپانیہ چہوڑی ہوے ایک عرصہ ہوا تاہم اونکی
عربی زبانمیں اس کثرت سے ہسپانیہ زبانکے الفاظ ملے ہوے ہین کہ جس سے یہہ ظاہر
ہوتا ہے کہ کسیوقت میں اس قوم کی حکومت ہسپانیہ مین بہی ان مور کو اہل مصر اہل مغرب
کہتے ہیں۔ کثرت سے خاندان اہل مغرب مصر میں آباد ہوگئے ہین۔ لکڑی یعنی ہاتہکی چہری

قسمیں ہیں اسلئے انکے مختلف نام ہوئے لوہے کی مسہری کا نام سریر معدن لکڑی
کی مسہری کا نام سریر خشب اسی طرح چٹائی یعنے بوریئے کیواسطے عام لفظ فراش ہے
مختلف اقسام کے نام مختلف ہیں جیسے فراس نسک فراش بولا و یعنے لوہے کی چٹائی
مچھڑوں کے روکنے والے پردہ کا نام جسکو فارسی میں پشہ خانہ کہتے ہیں مصری
ناموسیہ بولتے ہیں۔ لٹکتے ہوی لالٹین جسکو فرانسیس میں شاندلئی کہتے ہیں
مصری عرب نجفات بولتے ہیں دیاسلائی جسکو انگریزی میں ماچس فرنس میں الیومت
فارسی میں گوگرد کہتے ہیں مصری کبریت بولتے ہیں چار کو بجاے چار کے شائی
کہتے ہیں میز پر کے کپڑے کو نامدہ سفرہ چہری کے واسطے عام لفظ سکین ہے کانٹا
کو شوکہ کہتے ہیں شراب پینے کے گلاس کو جو بلور کا ہو زجاجہ بلور کہتے ہیں اسیطرح
انگوری شراب کی بوتل کو زجاجہ نبید کہتے ہیں کھانے کیواسطے عام لفظ طعام ہے
لیکن صبح کے کھانے کو غذہ رات کے کھانے کو عشا چھوٹے حاضری کو فطور کہتے ہیں
ہوٹل کے واسطے لوکندہ استعمال کیا جاتا ہے۔ شفاخانہ کے واسطے المستشفی خیرات
خانہ کے واسطے ماوے العواجزوہ ہوٹل جسمیں کھانے کا انتظام بھی ہو اور جسکے
واسطے فرانسیس زبان میں خاص لفظ۔ ریستوراں ہے مصری زبانیں کو کندۃ الاکل
چونگی کا نام المجلس البلدی ہے۔

بہت سے الفاظ السنہ مغرب کی مصر کی زبانیں ملگئی ہے جبکہ مصر میں فرانس
کا نپولین کے زمانہ میں سات سال تک قبضہ رہا بہت سے فرانسیسی الفاظ مصری
زبانمیں آگئے جسکو وہ بطور عربی کے استعمال کرتے ہیں بعض بعض اب بھی پائے جاتے ہیں
مصری عرب جب کسی سے کہتے ہیں کہ دروازہ کھولو تو بجای افتح الباب کہنے کے

میں اصل عربی سے پایا جاتا ہے۔ مصری چند عربی الفاظ کو اہل حجاز کے برخلاف بولتے ہیں چنانچہ جیم کو مصری گیم کہتے ہیں جامع المساجد کو گامع المساگید بولتے ہیں اور تلفظ نہ صرف جاہل عربونکا ہے بلکہ شیخ یا فاضل بھی ایسا ہی بولتے ہیں۔ کثیر بمعنی بسیار کو قتیر کہتے ہیں۔ قدیم کو عدیم بولتے ہیں۔ اثنین ثلاثہ وثمانیہ کو اتنین تلاتہ تمانیہ بولتے ہیں۔ الماء بمعنی آب کو المویہ کہتے ہیں اور یہی لکھتے ہیں۔ جہاز کو بجای مرکب البادے جنسکے بابور کہتے ہیں خبز یعنی روٹی کو بجائے خبز کے الیش کہتے ہیں تماکو کو ٹمبک بولتے ہیں مصریونکو علم ادب میں ترقی اخباری دنیا کی ترقی کے ساتھ ہی مصری جیسا حوالہ اوپر ہوا اونمیں فرانسیس مذاق پیدا ہو گیا ہے اور اوسکا خاصہ یہ ہے کہ وہ اخبار بینی و اخبار نویسی کیطرف حد سے زیادہ مصروف ہیں مصر میں کثرت سے اخبار نکلتے ہیں مصر کی آبادی جیسا اوپر ذکر ہوا ایک کروڑ سے زیادہ نہیں ہے اور رقبہ مصر آباد شدہ بندیل کھنڈ سے زیادہ ہوگا اس حالت پر مصر سے جو اخبار نکلتے ہیں اونکی تعداد کئی سو سے زیادہ ہے۔

مصر میں ہر قوم اور ہر خیال کے آدمی موجود ہیں اور چونکہ مصر میں ہندوستان سے بدرجہا آزادی خیالات ہے لہذا ہر گروہ ہر قوم اور ہر خیال والے لوگوں کے اخبار مصر میں شایع ہوتے ہیں انمیں سے بہت سے ایسے ہیں جو خاص مصری حکومت اور مصری قوم کی بہبودی کی غرض سے شایع ہوتے ہیں بہت سے انگریزی مداخلت مصر کے خلاف ہیں بعضے جنکے رٹیکلمر یعنی منتظم جون ترک ہیں مثلاً مقطم اور کرنٹ ایجپشن وغیرہ وغیرہ ترکونکے تعلق مصر کے حق خلاف ہیں اور چاہتے ہیں کہ انگریز دایم مصر میں دخیل رہیں بعض ایسے ہیں جو نیشن ولیسٹ والوں کے معلوم ہوتے ہیں اور جمہوری سلطنت کے موافق ہو کر تمام شخصی سلطنتوں کے خلاف ہیں یہ اخبار زیادہ تر کے عربی فرانسیس اٹالی وغیرہ کے

کو مصری اسفینو کہتے ہین کہ یہ خاص ہسپانیہ زبانکا ہے بنطوفلی جورات کے پہننے کے جوتی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ہسپانیہ زبانکا ہے۔

اسیطرح بہت سے الفاظ ترکی زبانکے مصریونکے ترکونکی ماتحتی میں اجانیکے باعث آتے ہیں جیسے پستہ کو ترکی زبانمیں فستق کہتے ہیں مصری بھی فستق بولتے ہین ریل کیواسطے مصری شمین دی فیر طا مل استعمال کرتے تھے۔ بالکل فرانس ترکیب ہے شمین فرانس زبانمین راستہ کو کہتے ہیں۔ دی اضافت کا ہے۔ فریوس یعنی حدید کو کہتے ہیں۔ "مغمیں دی فر سے مراد لوہے کے سڑک مین۔ اول ریل کی سڑک جو مصر مین نکالی گئی فرانس کمپنی کی ہے مصری عربوں نے اس لفظ کو فرنچ سے لیلیا اور اپنی زبانمین بطور لفظ عربی استعمال کیا ترکی لفظ گمرگ جو چنگی کے معنومیں ہے اب تک مصری زبان مین بولا جاتا ہے۔ زغال ترکی زبانکا لفظ ہے جسکو ہندی میں کوئلہ کہتے ہیں مصری زغال اور شاربون ہر دو استعمال کرتے ہیں زغال کو فرانس زبان مین شاربون کہتے ہیں۔

حال میں قریب تیس سال سے جبکہ مصریونکا زیادہ تعلق یورپین سے ہوا اسوقت سے اونکے دلمین بھی خیال ترقی کا پیدا ہوا وہ مثل یورپ کے دیگر قومونکی ہر چیز مین ترقی کرتے جاتے ہیں سب سے بیشتر اونکے دلمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنے زبانمیں ترقی کرنا چاہیے اسواسطے اس درمیان میں اونہوں نے تمام اصطلاحات غیر زبان کو اپنی زبان سے نکالے اور معنی اپنے زبانکے مرادف مفرد یا مرکب بنا کر نا استعمال کرنا شروع کئے چنانچہ حال کے مصری اخباروں میں بجائے شمین دی فر کے جو اول لکھا ہوتا تھا مصری سکتہ الحدید لکھتے ہیں یہ بالکل شمین دی فر کا ترجمہ ہے سگار کو حال مین بھی بجائے سگار کہنے کے سجایر لیا ہے مطبع بمعنے آوارہ کو جریدہ۔ لیکن اب بھی ایک خاص فرق تلفظ کا مصری عربی

آمیز گفتگو سے بھرا ہوتا ہے۔

مصر کے عربی اخباروں میں سے جنکی تعداد قریب ایک سو کے ہوگی سب سے زیادہ
مشہور اور سب سے زیادہ اشاعت والا اخبار المؤید ہے المؤید خاص گورنمنٹ مصر اور
مصریون کی طرف ہے اور اسکی اشاعت سے بالکل یہہ مقصد ہے کہ مصر و اہل مصر کی شکایتوں کو
مناسب طریقوں کے ساتھہ پبلک کو پیش کر دے یہہ آزاد سچا اور باقاعدہ اخبار ہے اسکے
ایڈیٹر و ریڈیکٹر یعنی محرر و مہتمم اعلیٰ شیخ حاجی یوسف ہیں یہہ نوجوان مصری اسوقت اخباری
دنیا میں علم و ادب کے لحاظ سے اول درجہ کا ادیب خیال کئے جاتے ہیں لیکن افسوس
یہہ ہے کہ حاجی یوسف صرف عربی جانتے ہیں اور کسیقدر ترکی یورپ کی کوئی دوسری
زبان نہین جانتے اس اخبار کی اشاعت تمام مصری و فرانسیس اخبارون
سے جو مصر مین شایع ہوتے ہین زیادہ ہے حاجی موصوف کی زبانی معلوم
ہوا تہا کہ قریب پندرہ ہزار کے ہر روز کاپی تقسیم ہوتی ہے المؤید ایک لحاظ
سے بالکل پولیٹیکل اخبار ہے یہ تمام یورپ مین جاتا ہے ترکی مین بہی کثرت سے
اسکے خریدار ہین المؤید کے بعد الاہرام الہلال اللواء المول وغیرہ وغیرہ اخبار ہین لیکن اشاعت صرف
مصر شمالی افریقہ و شام وغیرہ پر محدود ہے مثل المؤید کے تمام یورپ مین نہین جاتے۔

مصری مثل فرانسیسیوں کے اخبار کے پڑھنے و نیز عمدہ آرٹکل کا شوق رکھتے
ہیں ہر شخص روزانہ کوئی نہ کوئی اخبار پڑہتا ہے اگر وہ پڑہنا جانتا ہے وہ لوگ جو ان پڑھ
ہیں ہی اخبار نہیں پڑہ سکتے مثلاً کلی حمال وغیرہ یہہ بہی اخبار کے سننے کا اسقدر شوق
رکہتے ہیں کہ جسوقت کوئی شخص قہوہ خانے مین بیٹہا ہوا ایک تازہ پرچہ پڑہ رہا ہوا اور سب
اسکو پوچھتے ہیں کہ آج کے اخبار میں کیا لکہا ہے۔ مجھکو ایک مرتبہ اتفاق ہوا جسوقت مین

بانوں میں شایع ہوتے ہیں۔

مصر میں ابتک کوئی اخبار بجز ایجشن گزٹ کے انگریزی میں نہیں نکلتا البتہ ٹائمس کی کاپی ہر گلی کوچہ مین بکتی پھرتی ہیں فرانسیس اور جرمنی و یونانی اخبار جو یورپ کے مختلف جگہون مین چھپتے ہیں کوچہ بکوچہ ہر وقت مصر میں مل سکتے ہین چنانچہ (مثال پتی جھورنال فگر ومارسی جھورنال پیری گزٹ ایکولا وغیرہ وغیرہ) جو فرانس کے مشہور روزانہ اخبار ہیں سے ہیں ہر کوچہ میں بکتے پھرتے ہیں اور ہر نامی قہوہ خانوں میں یہہ اخبار رکھے ہوتے ہیں اسیطرح جرمن کے چند اخبار جیسے (برلن گزٹ ہیل برگ معیل) وغیرہ وغیرہ مصر میں ہر وقت دیکھنے مین آتے ہین۔

گریکت ریتا لین اخبار کثرت سے مصر میں اٹلی و گریس سے آتے ہیں مصر میں ڈیلی نیوز دیکھنے میں نہیں آیا نہ کسی کلب میں دیکھا اور نہ کسی شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ ڈیلی نیوز مصر میں آتا ہے ہند کے بھی چند اخبار مصر مین جاتے ہیں چنانچہ پنجاب کا محمڈن آبزرور المؤید پریس مین ملتا ہے اسکے علاوہ گورنمنٹ گزٹ سفارت خانہ انگریز متعین مصر میں جاتا ہے مصر کے مشہور فرانسیس اخبار جن سے چند دار السلطنت اسکندریہ وغیرہ سے نکلتے ہیں مثلاً پیریٹ فارو ایلک زمینداری لا ہیرتی وغیرہ وغیرہ۔

مصر میں اسوقت ایک نہایت نامی اخبار فارسی زبان میں نکلتا ہے اوسکا نام الحکمت ہے۔ اسکے حامی سفیر سلطنت ایران متعین مصر ہیں یہہ خاص دار السلطنت سے شایع ہوتا ہے دولت ایران کے موافق اور اون ایرانیونکے خلاف ہے جو کسی ملکی معاملات کے سبب سے ایران چھوڑ کر مصر و ترکی میں آباد ہو گئے ہیں اسکے ریڈیکٹر و پولیٹیکل ایک نہایت فاضل شخص ہے جو شعر و سخن میں اعلیٰ درجہ کا مذاق رکھتے ہین اس اخبار کا ایک کالم ظرافت

دن ایک انعام اس شخص کو دیا جاتا ہے جو قصیدہ نظم عربی مین جشن سالگرہ پر لکھتا ہے بہت سے قصائد جشن سالگرہ سے پیشتر کمیٹی کے نام وہی عرض سے قائم کیجاتی ہے آنا شروع ہوجاتی ہے یہہ کمیٹی ان قصائد میں سے ایک قصیدہ انتخاب کرتی ہے قصیدہ لکھنے والے کو ایک معقول انعام دیا جاتا ہے سیطرح اور دیگر موقعوں پر بہت سے آدمی اپنی طبع آزمائی کرتے ہیں "جشن رودنیل" جو مصریوں کا پرانا قدیمی تیوہار ہے اور خلیط کہلاتا ہے اس ہنگام پر بہی چند قصیدے جو نیل کی تعریف میں لکھے گئے ہیں منتخب کیے جاتے ہیں۔ لکھنے والے کو انعامات دیے جاتے ہین۔

مصری بالعموم شعر وسخن میں مذاق رکھتے ہیں۔ بارہا دیکھا ہے کہ مصریوں نے برجستہ شعر پر شعر کہنا شروع کیے ہیں۔ مصریوں مین شاعری کے مذاق کا ہونا زیادہ تعجب کی بات نہیں ہے قدرت نے ایسے سامان اُنکے ملک اور طبیعتوں میں پیدا کردیے ہیں۔ ملک کا قدرتی طور پر پُر فزا ہونا ور رودنیل کے نہروں کے جا بجا جاری ہونے کے علاوہ خود مصریوں کی طبیعتوں میں فطرتاً عشق کا مادہ موجود ہے جو موزونِ طبع ہونے کا سبب ہے۔

جیسا اوپر کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصریوں نے زمانہ کے موافق نئے علوم وفنون کے اصطلاحات اپنی زبان مین بھی بنا لیئے ہیں۔ اسیطرح اونہوں نے "ڈراما" اور تھیٹر وغیرہ میں ترقی کرنا شروع کیا ہے۔ مصری عربوں کے اسوقت کئی تھیٹر مصر میں موجود ہیں جسمیں تمام ایکٹ عربی میں کیئے جاتے ہیں۔ انکا ساز ورقص عربی ہوتا ہے۔ ہارمونیم کے بجائے دف پر گاتے اور ناچتے ہیں اسکو رقص مصری اور یوروپین رقص سوڈانی کہتے ہیں۔ یہ دیکھنے کے قابل ہوتا ہے

ایک فرانسیس قہوہ خانے واقعہ اسکندریہ میں بیٹھا تھا اوسوقت ایک جوتے پر سیاہی لگانیوالا مصری میرے پاس آیا مینے اوس سے جوتے پر سیاہی لگانیکے واسطے کہا اس اثنا میں وسنی کہا کہ مینے سنا ہے کہ ایجپشن گزٹ میں ایک خاص خبر سلطان کے جشن کے بارہ میں چھپی ہے مینے اوسکے سننے پر زیادہ توجہ نہ کی اسکے بعد اوس جوتہ صاف کرنیوالے نے پہر مجھسے پوچھا تم افندی انگریزی پڑہ سکتے ہو مینے کہا تیرا کیا کام ہے اوسنے کہا کہ اگر تم انگریزی پڑہ سکو اور مطلب انگریزی عربی فرانسیس یا ترکی میں سمجھا سکو تو میں ایجپشن گزٹ تمہارے پاس لاؤں مجھسے باتیں کرتا ہوا میرے جوتہ کو برش سے صاف کرتا جاتا تہا اس درمیان میں اوس قہوہ خانے سے ایک لڑکا نکلا جسکے بغل میں بہت سے اخبار ہر قسم وہر زبان کے دبے تہے اس جوتہ صاف کرنیوالے نے پوچھا کہ تیرے پاس مصری گزٹ ہے اوسنے کہا ہوا ریعنے ہے اسنے فوراً ایک قرش کبیر اوسکے سامنے پہینکدیا اور گزٹ کو لیکر میرے سامنے رکہدیا مصری گزٹ کو میں پڑہنے لگا اور جو باتیں ترکی کے متعلق تہیں اوسکو سمجھاتا گیا اسکے بعد اوسنے گزٹ لیکر اپنا راستہ لیا۔

مشہور ہے کہ اہل مصر کو مثل فرانسیسوں کے دو تین چیزونسے خاص رغبت ہے ایک یہ کہ ہر شخص کم سے کم ایک مرتبہ ایک گہنٹے کے واسطے قہوہ خانے میں بیٹھنے کو جاتا ہے اور وہاں جاکر چاء و قہوہ کے علاوہ بغیر ترکی سحوان یعنی مشبوک پئے نہیں رہتا۔ اخبار کا پڑہنا یا سننا بہی لازمی ہے اسکے علاوہ مصر کے قاضی والقضات بہی مسکرات سے بچے ہوں۔

مصر میں زبان عربی کے ترقی کے غرض سے دولت مصر کے طرف سے بہت سے امداد مثل وظائف وغیرہ کے مقرر ہیں چنانچہ ہر سال خدیو حال کے سالگرہ کے

شہر کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر کی بنیاد سکندر اعظم نے ۳۳۲ برس
قبل سنہ عیسوی ڈالی تھی اُس زمانہ سے لیکر اب تک اسکندریہ کے متعلق بہت سے تاریخی
واقعات ہیں۔ یہ بات مسلم ہے کہ اسکندریہ قدیم زمانہ سے دار العلم رہا ہے بلکہ یوں
کہا جاے کہ بعض بعض علوم کی بنیاد خاص اس شہر سے نکلی ہے۔ اقلیدس جو علم ہندسہ
کا موجد خیال کیا جاتا ہے وہ اسی شہر کا رہنے والا تھا۔ اسوقت تک اسکندریہ میں
ایک جگہہ بتائی جاتی ہے جسکی نسبت مشہور ہے کہ یہانپر قدیم زمانہ میں ایک مدرسہ
ریاضی کا تھا جسمیں اقلیدس نے تعلیم پائی تھی۔ اقلیدس کے علاوہ بہت سے
یونانی نسل کے بادشاہوں کا پایہ تخت یہ شہر رہا ہے بطلیموس جو ایک اعلی درجہ کا حکیم
مانا جاتا ہے یہ شہر اسکا پایہ تخت تھا۔ اُسنے ایک بہت بڑا کتب خانہ یہانپر جمع کیا
تھا جو اہل روم کے بادشاہوں نے سنہ عیسوی سے پیشتر بعد فتح اس شہر کے
جلا دیا۔ یہ وہی شہر ہے جہانپر قیصر روم گیا تھا حقیقت یوں ہے کہ بہت سے یونانی
حکمانے پرورش و تعلیم یہانپر پائی۔ اسکندریہ یونان سے قریب ہونیکے باعث
ہمیشہ یونانیوں سے آباد رہا۔ مصر میں وخاص کر اسکندریہ میں اسوقت یونانی کثرت
سے ہیں اگر کوئی شخص کسی یونانی سے پوچھے کہ تم کیوں اپنا ملک چھوڑ کر
اسکندریہ میں رہتے ہو تو وہ فوراً یہ جواب دیتا ہے کہ یونانیوں کو قدیم سے تعلق
اسکندریہ کے ساتھ ہے میں نے ایک مرتبہ ایک یونانی قہوہ چی سے یہی سوال
کیا اُسنے جواب دیا کہ (آفندم) "بر گریک" "ایکی عرب" "اوچہ ترک" اُسکا مطلب
یہ تھا کہ اول مصر کے رہنے والے گریک یعنی یونانی ہیں یونانیوں سے بعد عرب
مصر میں آئے عربوں سے بعد تیسرے درجہ پر ترک ہیں یعنی عربوں کے بعد آئے۔

وہ شخص جسنے یہ گانا اور ناچ کبھی بیشتر سے نہ دیکھا ہو اُسکا ہنسی کے سبب سے پیٹ پھول جاتا ہے لیکن یوروپ کے مذاق کا نہین ہے۔

مصریوں نے یہانتک عربی زبان کو ترقی دینا چاہا ہے کہ زبان کے سہل کرنے کیواسطے مختلف زبانوں میں عربی قواعد کو لکھا ہے اور اس قسم کے رسالوں کے سبب سے تمام یوروپین جو مصر مین آباد ہوگئے ہیں عربی زبانسے بخوبی واقف ہوتے جاتے ہین۔ بلکہ مین جتنے یوروپین مختلف اقوام کے آباد ہیں اونمیں سے بہت تھوڑے ایسے ہونگے جو عربی زبان کو مثل مصریوں کے لکھ یا بول نہ سکیں۔ اسوقت جتنے مشہور اخبار مصر میں شائع ہوتے ہیں انمیں سے اکثر کے ایڈیٹر اور پروپرائٹر یوروپین ہیں۔ زبان مصری اخباروں کے سبب سے و نیز یوروپین کے تعلق مصر کے باعث دن بدن پھیلتی جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھنے مین آیا ہے کہ اُن جزائر کے باشندے جو مصر اور یونان کے درمیان ہین مثل کریٹ۔ روڈس۔ سپرس وغیرہ وغیرہ۔ خوب عربی سمجھتے ہیں۔

تمام براعظم افریقہ کی موجودہ زبان عربی خیال کیجاتی ہے گرچہ کہیں کہیں جزوی طور پر جہاں پر بالکل یوروپ کی قومین آباد ہین یورپین زبانین بولی جاتی ہین تمام افریقہ کے لوگ زبان مین مصریوں کی تقلید کرتے ہیں مصر مدت دراز سے لیکر ابتک ممالک افریقہ کا دارالعلم مانا جاتا ہے۔

باب نہم

مصر کا اسکندریہ کے ساتھ مقابلہ

اسکندریہ دنیا کے سب پرانے شہروں مین سے ہے جیسا اس

دلالت کرتا ہے یہ لفظ حقیقت میں یونانی معلوم ہوتا ہے۔ یونانی مورخوں نے
یہانتک زور دیا ہے کہ ملکہ مذکور کی پیدائش جزیرۂ پیرس کی تھی جو ایتھنس
سے ملا ہوا ہے۔ اور وہ اپنے والدین کے ساتھ بچپن میں مصر آئی تھی۔
باقی عمر اوسکی مصر میں صرف ہوئی۔ جسوقت اوسنے زہر کھایا اوسکی عمر ۶۹
سال کے قریب تھی۔

مصری بیان کرتے ہیں کہ کلیوپیٹرا یونانی نسل سے نہ تھی وہ خاص
مصری نسل سے تھی بعض لوگونکا خیال ہے کہ کلیوپیٹرا نہ مصری نسل سے تھی
نہ بالکل یونانی نسل سے بلکہ نوبیا کی رہنے والی تھی۔

وہ ستون جو جنرل پامپی نے نصب کیا تھا اور وہ سوئی جو ملکہ کیطرف
منسوب کیجاتی تھی یہ دونوں چیزیں اب اسکندریہ میں نہیں ہیں۔ لندن کے عجائب خانہ
نے خرید کرلی۔

اسکندریہ کے متعلق ایک اور تاریخی واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے قدیم کتب خانہ کو جلوادیا۔ یہ امر تاریخی طور سے ثابت نہیں ہوتا
محض عیسائی مورخوں کا خیال ہے۔

اسکندریہ ساحل بحر روم میں واقعہ ہوا ہے۔ یہ ایک نہایت خوشنما
اور بےنظیر بندر ہے تمام دنیا کے بندرگاہوں میں سے بہت کم ایسے ہونگے
جو اسکی قدرتی خوبصورتی اور صفائی کو پہونچ سکیں۔

محمد علی پاشا جو حال کے حکمران خاندان مصر کا بانی تھا اُسنے اسکندریہ
کو بجائے قاہرہ کے دار السلطنت بنایا تھا فی الحال جو رونق اسکندریہ میں

شہزادی کلیوپیٹرا جسکے حسن کی تعریف میں سیکڑوں کتابیں ہر زبان میں
لکھی ہوئی ملتی ہیں۔ یہ شہر اسکا پایہ تخت تھا۔ کلیوپیٹرا مصر کی ایک شہزادی تھی جسکے
حسن کی تعریف سنکر قیصر روم کے ایک جنرل مسمی پامپی نے اسکندریہ پر
فوج کشی کی تھی مشہور ہے کہ ملکہ کی فوج روم کے لشکر کے مقابل میں اولاً خوب لڑی
لیکن فتح جنرل روم کے نام رہی ملکہ کو جب اپنے فوج کی ہزیمت کا حال معلوم
ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رومی جنرل کی فوج شہر میں داخل ہوگئی جنرل مذکور
ملکہ کے ساتھ عقد کیا چاہتا ہے۔ یہ نوجوان حسین ملکہ نہایت غیرت ناک
تھی اول تو فوج کی ہزیمت کا بھی بڑا صدمہ تھا اب یہ بات جو سنی کہ جنرل مذکور
زبردستی سے اسکے ساتھ شادی کریگا۔ ملکہ کو برداشت اس امر کی نہوئی فوراً
زہر کھالیا اور مر گئی۔ روایتاً مشہور ہے کہ ایک زہریلے سانپ کا زہر چاٹ گئی
بعض نے لکھا ہے کہ اپنی انگشتری میں سے ایک ہیرے کے نوک کو نگل گئی
ادھر ملکہ کا یہ حال ہوا ادھر جنرل پامپی نے اول اپنی فتح کی یادگار میں ایک
پتھر کا ستون نصب کیا اسکے بعد ملکہ کے محل کیطرف روانہ ہوا جب مکان
میں داخل ہوا تو ملکہ کی لاش پائی جنرل کو بھی اتنا صدمہ ہوا کہ وہ بھی مر گیا۔"

اس ملکہ اور اس جنرل کے قصے اس شہر میں بہت سے مشہور ہیں ہر شخص
کلیوپیٹرا اور پامپی کا نام جانتا ہے۔ اگرچہ اس شہر میں بڑے بڑے بادشاہ
اور حکیم گذرے ہیں لیکن کسی کا نام اسقدر مشہور نہیں جیسے ملکہ کا۔

یونانی بیان کرتے ہیں کہ یہ ملکہ یعنی کلیوپیٹرا یونانی نسل سے تھی اور
اپنے دعوی کے ثبوت میں یہ کہتے ہیں کہ خود ملکہ کا نام اوسکی قوم اور نسل پر

خدیو گرمی کے ایام میں چار ماہ کیواسطے اسکندریہ آجاتے ہیں اور اُنکے
ہمراہ تمام بڑے بڑے دفتر اسکندریہ منتقل ہو آتے ہیں۔ اسکندریہ کا مینار یعنی
لائٹ ہوس قابل دید ہے۔ اسکندریہ میں رود نیل کی نہر کے کنارے باغات
کثرت سے ہیں اس جگہ کا نام قصر نیل ہے یہیں پر غازی مختار پاشا کی
کوٹھی ہے۔ یہ خاص شہر یعنی منشیہ سے تین چار میل کے فاصلے پر ان
باغات میں جنکا ذکر ہوا انگور اور انجیر کثرت سے ہوتا ہے۔ اسکندریہ کے انگور
مشہور ہیں۔ یہ قسم قسم کے ہوتے ہیں۔ اور بعض بعض قسم تو کابلی انگوروں سے
جو پٹاری میں رکھکر آتے ہیں اور حسینی کہلاتے ہیں کہیں بہتر ہوتے ہیں۔ لیکن
شام و اسمرنا کے انگوروں کو نہیں پاتے۔ اسکندریہ میں شام و استنبول
سے بھی میوے آتے ہیں۔ اسکندریہ سے مارسیل کو چار پانچ روز کا راستہ
ہے یعنی بذریعہ جہاز و ریل کے پانچویں یا چھٹویں دن مسافر پیرس یا
برلن میں پہونچ سکتا ہے اسی قدر مدت میں قسطنطنیہ بذریعہ جہاز کے
پہونچ سکتا ہے۔ اسکندریہ میں ہر قوم اور ہر مذہب کے آدمی بکثرت آباد ہیں۔
یوروپ کی کوئی قوم نہیں ہے جسکی تعداد ہزاروں پر نہ پہونچی ہو اسکندریہ میں
اول گریک۔ دوم فرانسیس کا نمبر ہے۔ اسکندریہ کی آبادی کا بڑا حصہ یورپین
ہے۔ یہاں نیز بہ نسبت قاہرہ کے مدرسوں کی کثرت ہے۔ یہاں کی تعلیم
بہ نسبت قاہرہ کے اچھی معلوم ہوتی ہے۔

اسکندریہ میں تھیٹر بھی قاہرہ سے زیادہ ہیں "الحمرۃ" "شہر ایلیسی"
"الکلوزۃ" تین نامی تھیٹر ہیں۔ انکے علاوہ اور بہت سے تھیٹر ہیں اسکندریہ

دیکھنے میں آتی ہو وہ اس پچاس سال کے درمیان کی ہے اسوقت اسکندریہ بالکل مغربی شہر ہو گیا ہے سڑکیں نہایت کشادہ اور پتھر کی ہیں۔ شہر میں زیادہ کر کے برقی روشنی ہے۔

مصر یعنی قاہرہ میں تو اب بھی کسیقدر مشرقی حالت پائی جاتی ہے۔ لیکن اسکندریہ میں جہاں جاؤ اور جہانتک غور کرو بالکل مغربی طرز پر ہے۔ مکانات کی ساخت باشندونکے عادات و اطوار اُنکے لباس وغیرہ وغیرہ بالکل یوروپین معلوم ہوتے ہیں۔ بندر کے کنارہ جہانپر آگ بوٹ آکر ٹھہرتے ہیں چند کشتیاں معلوم ہوتی ہیں اور اون کشتیونپر چند عربوں کی صورتیں دکھلائی دیتی ہیں لیکن جوں ہی کنارے پر قدم رکھا اور چند ہی قدم چلے تو یہ معلوم ہوتا ہے گویا۔ قسطنطنیہ۔ تیری اسپٹ۔ وینا یا اوڈیسہ میں ہم جا رہے ہیں۔ یہانپر بھی مثل قاہرہ کے ہوٹل کثرت سے ہیں لیکن اسکندریہ کے باشندے بالعموم قاہرہ والوں کے مقابل میں خلیق ہیں یہاں کی عمارات مثل مکانات شاہی محمد علی پاشا کے زمانہ کے و فرانسیسی بازار قابل دیکھنے کے ہیں۔

اسکندریہ کی آبادی اگرچہ قاہرہ کے برابر نہیں لیکن تب بھی پانچ چھ لاکھ سے کم نہوگی۔ اسکندریہ میں صفائی بہ نسبت قاہرہ کے زیادہ ہے تمام مصر کی تجارت اسکندریہ ہو کر ہے۔ اسکندریہ میں ہمیشہ ایک سا موسم رہتا ہے۔ جاڑا برائے نام ہوتا ہے اور گرمی کے ایام میں ہوا نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ ساحل پر واقع ہونیکے وجہ سے و ریگستان سے فاصلے پر۔ اسکندریہ کی آب و ہوا کسیقدر مرطوب ہے اُن لوگونکے مزاج کے موافق ہوتی ہے جنکے مزاج میں یبوست ہے۔

برغبت کھاتے ہیں۔ یہ مچھلی نہایت قیمت سے بکتی ہے۔ اسکو مصری فسیخ کہتے ہیں۔
اسکندریہ میں ہواخوری کے مقامات چند ہیں جہانپر اسکندریہ والے
اکثر کر شام کے وقت جاتے ہیں۔ یہانپر ہفتہ میں دو دن اژدحام ہوتا ہے
یعنی بروز جمعہ و اتوار۔ یہ ہواخوری کے مقامات حسب ذیل ہیں۔

مکس۔ رمیلے۔ محرم بے۔ قصر نیل۔ بورالمویہ۔

مکس کو ہر وقت ٹریموے منشیا سے جاتی ہے۔ مکس سمندر
کے کنارے اسکندریہ سے چھ سات میل پر واقع ہوا ہے۔ یہاں پر ایک
بن چکی لگی ہے جو نپولین نے لگوائی تھی مکس پر وہ قہوہ خانہ جسکے ساتھ
کھانے کے ہوٹل یعنی ریسٹوران ہیں نہایت اعلی درجہ کے ہیں۔ یہانپر اتوار
اور جمعہ کے دن نہایت عمدہ نز انسیس باجا بجا کرتا ہے۔ اسی قہوہ خانہ کے
قریب ایک خاص حمام ہے لکڑیکا بنایا ہوا جسمیں جاکر سمندر کے پانی سے غسل
ہو سکتا ہے یہ حمام نہایت مکلف ہے کثرت سے ہر روز یوروپین عورت و مرد
نہانے کو آتے ہیں۔ اتوار کے دن مکس پر ایک عجیب اژدحام ہوتا ہے ٹریموے
جو ساعت بساعت خاص شہر یعنی منشیا سے چھوٹتی ہے اسمیں اس قدر
کثرت سے مسافر بھرے ہوتے ہیں کہ ایک پر ایک ہوتا ہے۔ یہ گاڑی ۳ بجے
شام سے لیکر رات کے ۱۰ بجے تک اسی طریقہ سے آتی جاتی ہے منشیا سے
خاص بڑے قہوہ خانے تک آتی ہے جب یہ مسافر شہر کے یہانپر اترتے
ہیں اسی کے ساتھ ایک دوسری گاڑی دوسری لین پر کھڑی ہوتی ہے
جو ان مسافروں کے لیئے ہوتی ہے جو مکس سے لوٹ کر منشیا کو جاتے ہیں

کے مشہور تھیٹر فرانسیس یا اٹالین ہیں۔ مصری تھیٹر اسکندریہ
میں جال میں بننے والا تھا۔ اسکندریہ کے عرب زیادہ کر کے شامی یا مغربی
نسل سے ہیں۔ یہ بہ نسبت قاہرہ کے باشندوں کے خوبصورت وجیہ اور
خوش لباس ہیں۔ اسکندریہ کے باشندے بالعموم خوش وخرم ہیں۔ بازار
میں مشکل سے کوئی فقیر دیکھنے میں آتا ہے وہ بھی ظاہر ہو کر سوال نہیں کرتا صرف
غربت کے بیان کرنے سے استدلال کر سکتے ہیں کہ وہ سائل ہے۔ اسکندریہ
میں میوے کی کثرت ہے یہانتک ہر روز وہ میوہ جو یوروپ کے کسی ملک
اور کسی شہر میں پیدا ہوتا ہے بافراط ملتا ہے میوے کے بازار میں جائیے تو
ایکطرف دوکانیں زمین سے چھت تک خربوزوں سے پر ہیں۔ یہ خربوزے
اسمرنا و میلان یعنی اٹلی سے آتے ہیں۔ ایکطرف تمام دوکانیں اناروں
سے بھری ہیں یہ انار جہازوں میں بھر کر استنبول سے آتا ہے ایکطرف دیکھنے
میں آتا ہے کہ دوکانیں شکر قندوں سے بھری ہوئی ہیں یہ شکر قند نہایت موٹی
اور وزنی ہے جو ہندوستان میں کبھی دیکھنے میں نہیں آسکتی۔ یہ تمام ترکستان
ملک روس کی پیداوار ہے جو اوڈیسہ ہو کر بذریعہ جہازوں کے اسکندریہ
میں پہونچی ہے۔ غرض اسیطرح فرانس کی نارنگیاں اٹلی کے لوکاٹ
یونان کے انگور۔ اسپین والجیریا کے تربوز کثرت سے اسکندریہ میں
ملتے ہیں۔ ایک اور بات جو اس ملک میں دیکھی وہ مشکل سے کسی دوسرے
شہر میں دیکھنے میں آئی۔ بڑی بڑی کشتیاں جو خود مثل جہاز کے ہیں سوکھی ہوئی
مچھلیوں سے بھری ہوئی اسکندریہ میں آتی ہیں یہ مچھلیاں اٹلی سے آتی ہیں۔ مصری عرب

آراستہ باغ کے اندر بنا ہوا ہے۔ شام کے وقت سرو و شمشاد کے درختوں کے نیچے کرسیوں کا بچھا ہونا۔ کاریز کے پانی کا آہستہ آہستہ بہنا ایکطرف کو عمدہ عمدہ چھوٹی چھوٹی خیابان جسمیں قطعات عمدے کے ساتھ گلاب و کیوڑے کے درخت لگے ہیں ایک عجب سماں ہے۔ ایکطرف کو گریک مینڈ یعنی آرکسٹرا بجتا ہے۔ اس قہوہ خانے میں ہر روز آدمی کثرت سے آتے ہیں ۳ بجے سے آنا شروع ہوتے ہیں اور رات کے دس بجے تک تار نہیں ٹوٹتا اسکے دروازے پر سیکڑوں گاڑی عمدہ سے عمدہ کھڑی ہوتی ہیں جسوقت چاہو انمیں سے کسی گاڑی میں بیٹھکر تمام شہر میں تماشا کو چلے جاؤ گاڑی کا کرایہ ایک فرنگ یعنی دس آنہ ہے لیکن اجنبی شخص سے جو زبان نہ جانتا ہو گاڑی والے دو چند و سہ چند طلب کرتے ہیں اس قہوہ خانے میں ایک نامی فرانسیسی تھیٹر بنا ہے۔ اس تھیٹر کا نام سیشم الیشی ہے یہانپر ایکٹ فرانسیس زبان میں ہوتا ہے۔ کوئنچ بکس کے واسطے پچاس فرنگ یعنی دو پونڈ دینا پڑتا ہے۔ اور آرام کرسی کیواسطے دس فرنگ درجہ اول کرسی کے واسطے۔ پانچ فرنگ درجہ دوم کی کرسی کیواسطے دو فرنگ صرف داخل ہونے کے واسطے ایک فرنگ ٹکٹ ہے۔

تھیٹر میں فرانس کے نہایت نامی پلیر ایکٹ کرتے ہیں۔ فرانسیس پلیر نقال اول درجہ کے ہوتے ہیں نقل اس طور پر کرتے ہیں کہ اصل کی برابر ہو جاتی ہے سین پر ایک نئی کشتی فرانس کے ساخت کی بنائی گئی ہے جو تار پر چلتی ہے زمیں سے بہت بلندی دو تار لگے ہیں یہ ان تاروں پر برق کے زور سے چلائی جاتی ہے اور ایک ان میں

اتوار کے دن بہ نسبت مردوں کے یوروپین مستورات کی تعداد دوچند ہوتی ہے
جسوقت قہوہ خانہ میں داخل ہوجئیے تو عجیب دلچسپ کیفیت دیکھنے میں آتی
ہے۔ یوروپین مستورات خاصکر اسکندریہ کی نہایت ظرافت مزاج ہیں فرانسیس
میدومی جب کبھی کسی فوجی انگریز کو پاجاتی ہیں تو اُسکو نہایت بناتی ہیں تمسخر
ونقالی جو فرانسیس قوم کا خاصہ ہے زیادہ کرکے انگریزوں کے قبائل میں
ہوتا ہے۔ چونکہ یوروپین سوسایٹی میں مستورات کی عزت بہت زیادہ کیجاتی ہے
اس لیئے اونکو اور بھی زیادہ بنانے کا موقع ملتا ہے ایک مرتبہ کا ذکر ہے جسوقت
میں مکس گیا ایک لفٹنٹ انگریزی فوج کا جو اسکندریہ میں مقیم ہے میرے ساتھ
تھا جب گاڑی مکس پہونچی ہم دونوں گاڑی سے اوترکر قہوہ خانے مین
داخل ہوئے ہمارے چاروں طرف بہت سے آدمی بیٹھے تھے یہ ہر قوم وہر
ملت کے تھے لیکن زیادہ کرکے فرانسیس وگریک تھے۔ انگریزی لفٹنٹ میرے
پاس بیٹھا تھا اُسکے سامنے کوچند فرانسیس مستورات بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونمیں سے
بعض بعض میڈم تھیں اور بعض بعض میڈم ذیل۔

اس انگریز لفٹنٹ نے اونسے مذاق کرنا چاہا وہ چند ایکطرف ہوگئیں
اسکو حد سے زیادہ بنانا شروع کیا یہانتک نوبت پہونچی کہ تمام گلاسوں کی بچی ہوئی
شراب بیچارے لفٹنٹ کے کپڑوں پر ڈالی۔ اسی پر صرف قناعت نہ کی جبکہ دیکھا
کہ وہ نشے کے باعث مدہوش ہوگیا ہے تمام نے اوسکو کرسی سے باندہ دیا
ہر ایک اُسکا منہ چِڑھاکر اُسکے زبان کی نقل کرتی تھیں۔

محرم بے۔ بھی نہایت فضا کی جگہ ہے۔ یہاںپر ایک مکلف قہوہ خانہ

بور المویہ ۔ بھی نہایت پر فضا جگہ ہے یہاں ہر شام کے وقت ہر روز مصری فوج کا باجا بجا کرتا ہے یہ شہر سے قریب تین میل کے واقع ہوا ہے شہر خاص سے یہاں تک ٹرموے آتی جاتی ہے گاڑی بھی آتی ہے لیکن گاڑی کا کرایہ زیادہ ہے گاڑی کی آمد و رفت کا کرایہ ایک پونڈ کے قریب ہوگا ۔ ٹرموے میں صرف چار یا پانچ آنے جانے کا لگتا ہے اوسی کے قریب راستے میں ایک جگہ پڑتی ہے جو سیدھی محرز کے نام سے مشہور ہے ۔ یہاں پر دو پیغمبروں کے مزار ہیں یعنی حضرت لقمان ۔ و حضرت دانیال ۔

باب دسواں

چند ضروری باتیں مسافران مصر کی بابت

جو شخص مصر میں سیاحی کی غرض سے جانا چاہیں اونکو چند باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے

اول ۔ یہ کہ مصر کیونکر پہنچیں یعنی سفر جہاز وغیرہ گرمی و سردی وغیرہ

دوم ۔ کون کون چیز سفر میں ساتھ لینا لازمی ہے ۔

سوم ۔ مصر پہونچکر کیا دقتیں پیش آتی ہیں ۔

چہارم ۔ کس جگہہ پر ٹھہرنا چاہیئے ۔

پنجم ۔ مصر میں خرچ کس قدر ہوتا ہے ۔

اول سوال کا جواب یہ ہے کہ ہندوستان کے مختلف بندروں مثلاً کلکتہ ۔ بمبئی ۔ کراچی ۔ مدراس وغیرہ سے اسٹیمر سویز کو جاتے ہیں سواں بندرگاہ

قصر نیل کی نہر میں آکر غوطہ کھاتی ہے غوطہ کھانے کے ساتھ ہی فوراً اوپر کو آجاتی ہے کیونکہ یہ لائف ہے اس میں ربڑ لگا ہوا ہے ڈوب نہیں سکتی بہت سے آدمی اسمیں بیٹھتے ہیں جسوقت غوطہ لگتا ہے اکثر کے ہوش باختہ ہو جاتے ہیں اس کشتی میں بیٹھنے کے واسطے نہایت مستقل مزاج اور قوی دل ہونا چاہیئے وہ آدمی جو ایسے نہیں ہیں انکو غش آجانیکا احتمال ہوتا ہے ہرچند کہ ابتک کئی مہینہ ہوئے کوئی حادثہ نہیں ہوا لیکن بہت سے آدمی اس سواری سے اجتناب کرتے ہیں اور اسکو خطرناک خیال کرتے ہیں جسوقت میں اس کشتی میں سوار ہوا تھا میرے ساتھ تین اور آدمی تھے یہ تینوں دوران قیام اسکندریہ میں میرے دوست ہو گئے تھے۔

جسوقت ہم چاروں ایک سمت بیٹھے ہمارے مقابل میں چار اور شخص بیٹھے ہوئے تھے کشتی میں قریب پچیس آدمی کے آتے ہیں جسوقت کشتی تیزی کے ساتھ تار پر دوڑی اور فوراً نہر میں غوطہ کھا کر سطح آب پر برآمد ہوئی میرے تینوں دوستوں میں سے دو کے حواس باختہ ہو گئے تھے جب ہم چاروں کنارے پر کشتی سے اترکر آئے اب بھی خوف ان لوگوں کی صورت سے ظاہر ہوتا تھا۔ انمیں سے ایک کا نام مصطفےٰ آفندی تھا دوسرا عبدالعزیز آفندی یہ دونوں نوجوان اپنے آپ کو ترک بتاتے تھے بعد کو میں نے اونپر لعن وطعن شروع کی جسکو انھیں برداشت کرنا پڑا۔ اُس دن سے اونھوں نے کبھی شیخی نہ ماری اگر کبھی کچھ بھی ترکوں کی بہادری کی نسبت ذکر کرتے تو میں یہ کہدیتا کہ آپ بھی ترکوں میں سے ہیں۔ آپکی کیفیت تو اُس دن کھل گئی۔ مشتے نمونہ خروارے۔ ہم آپکی حالت دیکھکر آپکی قوم کی بہادری قیاس کر سکتے ہیں۔

اول و دوم درجہ کے مسافروں کا کھانا جہاز سے ملتا ہے۔ کھانا
بالعموم پانچ وقت دیا جاتا ہے۔ یعنی علی الصباح چاء توس اور دو انڈے۔
قریب آٹھ بجے کے چھوٹی حاضری۔ قریب ایک بجے کے پورا کھانا
قریب ۴ بجے کے مثل صبح کے چاء و توس قریب ۷ بجے کے رات کا کھانا
دوپھر اور رات کے کھانے میں کھانوں کے علاوہ مختلف قسم کے میوے
بھی ہوتے ہیں۔ دوسرے درجہ کے مسافر کل ایک جگہہ پر ایک وقت میں
کھاتے ہیں۔ دو کھانوں یعنی دوپہر اور شام کے کھانے کا سب کے ہمراہ
کھانا مطابق قواعد جہاز لازمی ہے کسی کے کمرے پر بجز بیماری کی حالت
کے کھانا نہیں پہونچایا جاتا۔ صبح اور چار بجے کی چاء کے واسطے اختیار ہے
کہ کمرہ پر منگا لیجئے یا عام کھانے کے کمرے میں جا کر میز پر کھانا بالکل یوروپین
طریقے سے ہوتا ہے۔ وہ لوگ جنکو کبھی یوروپین کھانے میں
شریک ہونے کا اتفاق نہیں ہوا ہے اون کو اول چھری
کانٹے سے کھانے میں اور قواعد کھانے کے برتنے میں دقت
پیش آتی ہے مسلمان مسافروں کو لازم ہے کہ وہ کھانے کی میز پر بیٹھنے
سے قبل سٹور سے کہدیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اس لئے ہائم و پورک کی بوٹیوں
کے بجائے دوسری بیف و مٹن کی ڈش ہم لوگوں کے سامنے آنا چاہیئے
وہ اُسپر عمل کریگا کبھی ہائم و پورک نہ دیگا کھانے کے ساتھ معمولی
قسم کی کم نشے کی شراب ہوتی ہے اسکے پینے میں خود اختیار ہے کہ پیجئے
یا نہ پیجیے۔ زیادہ نشے کی شراب مثلاً برانڈی۔ وسکی وغیرہ کھانے میں

میں سے جس بندرگاہ سے جانا منظور ہو اول یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ کون کون
جہاز کس کس دن سویز کو جانے والا ہے۔ چند کمپنیوں کے جہاز متواتر سویز کو
جاتے ہیں وہ کمپنیاں حسب ذیل ہیں۔

اول پی او کمپنی۔ **دوم** میسی جری میری ٹیم۔ **سوم** اسٹین لائٹ۔
چہارم ابی ٹینو۔ **پنجم** آین کرلاین۔ **ششم** جرمن لائیٹ۔ **ہفتم**
بلائن ایٹ کمپنی۔ **ہشتم** گلڈن لائیٹ۔ وغیرہ وغیرہ۔

انہیں کمپنیوں کے جہاز حجاج کے مسافروں کو بھی لیجاتے ہیں کیونکہ وہ
جہاز جو سویز کو جاتے ہیں۔ **عدن** اور جدہ راستہ میں پڑتا ہے بجز خاص خاص
جہازوں کے جنمیں ڈاک ہوتی ہے تمام عدن اور جدہ میں لنگر ڈالتے ہیں۔

ہر جہاز میں عموماً تین درجے ہوتے ہیں۔ تیسرے درجہ کا نام ڈیک
ہے اس تیسرے درجہ میں مزدور و ادنیٰ درجہ کے آدمی بھرے ہوتے ہیں
ڈیک میں اکثر صفائی نہیں ہوتی۔ ڈیک کسی معقول مسافر کے واسطے نہیں
ہے۔ ڈیک مخصوص ہے اون نوکروں کے واسطے جو اول و دوم درجہ کے
مسافروں کے ساتھ ہوتے ہیں بیشتر متوسط درجہ کے آدمیوں کے واسطے دوسرا
درجہ کافی ہے۔ زیادہ کرکے مسافر دوسرے درجہ کے ہوتے ہیں۔ اول و دوسرے
درجہ والوں کے واسطے علیحدہ علیحدہ چھوٹے چھوٹے کمرہ ہوتے ہیں۔ کمروں کو
کیبن کہتے ہیں انمیں جملہ ضروریات کی چیزیں جہاز کی طرف سے مہیا رہتی ہیں۔
مثلاً ایک دو کرسی کمرے میں صابن برش آئینہ وغیرہ۔ خط بنانیکا کل سامان
منہ دھونے کیواسطے ٹب وغیرہ۔ بستر کے واسطے ایک گدا ایک تکیہ۔

ہوتی ہیں۔ جب کسی غیر یوروپین کو اپنے ساتھ دیکھتی ہیں نہایت خاطر
وتپاک سے پیش آتی ہیں۔ اور چاہے کوئی شخص کیسا ہی سفیہ کیوں نہو
یوروپین عورتیں اسکو چھیڑ چھاڑ کر اپنی طبیعت کا سا بنا لیتی ہیں حقیقت یوں
ہے کہ جہاز کا سفر اگر طوفان وغیرہ نہو تو خود اسقدر صحت بخش و مفرح ہوتا ہے
کہ خود بخود انسان کی طبیعت کھل جاتی ہے۔ اشتہا زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ غم غلط
ہو جاتا ہے خوشی معلوم ہونے لگتی ہے۔ دل ظرافت و خوش طبعی کو پسند
کرتا ہے۔ ادھر طبیعت کا میلان یوں ہوتا ہے ادھر سے دیگر مسافر اسکی تحریک
کا باعث ہوتے ہیں۔ غرض یہ کہ مسافر دو تین روز کے بعد یوروپین سلغر
کے ہم مشرب ہو جاتا ہے۔ خیر۔

اول و دوم درجہ کے مسافر ایک دوسرے سے برابر طور سے ملتے
ہیں۔ صرف تیسرے درجوں کے مسافروں کو کسی قدر نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔

کرایہ اول درجہ کا دوسرے درجہ سے بالعموم دو چند ہوتا ہے۔ ہر
کمپنی کے جہاز ونکے کرایہ مختلف ہیں۔ پی او کمپنی و میسی جرو مرٹمس کے کرایے
سب سے زیادہ ہیں۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ جسقدر آرام اور عمدہ انتظام ان
دو کمپنی میں ہے وہ کسی دوسری کمپنی میں نہیں۔ پی او کمپنی کے جہاز
میں زیادہ کر کے مسافر انگریز ہوتے ہیں جو ولایت کو جاتے ہیں۔ یہ انگریزوں
کی کمپنی ہے اسکے جہاز ہر لحاظ سے اول درجہ کے خیال کیے جاتے ہیں۔
پی او کمپنی کے دوسرے درجہ کا کرایہ سوئز تک قریب چار سو روپیہ کے
ہے۔ پی او کمپنی کے بعد میسو جری مری ٹیم کمپنی ہے۔ یہ فرانسیس کی کمپنی

نہیں ہوتی اگر کوئی پینا چاہے تو اسٹوورڈ سے کہدے وہ جہاز کے گودام میں سے فوراً لے آتا ہے۔ جہاز میں بالعموم کسی دوسرے مسافر سے بہت زیادہ ملاقات نہ بڑھانا چاہئے اور خاصکر یوریپین لیڈی سے زیادہ ملاقات کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ یوریپین عورتیں اپنے ہاتھ سے گلاس بھر کر شراب پلانے کے واسطے مُصر ہوتی ہیں اور اس حالت میں بہت مشکل ہوتا ہے کہ کوئی شخص گو وہ کیسا ہی پارسا ہو اونکے دام تذویر میں آکر اُنکی خوشی پورا کرنیکی غرض سے اُنکے ہاتھ سے گلاس نہ لے لیوے۔ شعر

جب اک حریف سامنے ہو جام مے لئے — ہم دیکھیں کیونکہ بنتی ہے بن پئے دل دیے
منہ سے یوں کہے کہ ہمارا لہو پیے — گر تمنے مے کے پینے میں کچھ عذر بھی کئے
گر پی نہ جائے جلد پیالہ شراب کا

یہ بھی اس موقع پر لکھنا ضرور ہے کہ یوروپین کا برتاؤ جو دیکھنے میں آتا ہے جہاز پر بیٹھنے کے ساتھ ہی وہ برتاؤ جاتا رہتا ہے۔

ایک آزادانہ و برادرانہ و شریفانہ برتاؤ ہوتا ہے وہ خلق جو جہاز کے سفر میں یوروپین برتتے ہیں وہ کوئی دوسری قوم نہیں برتتی۔

تمام ایک درجہ والے مسافر بلا امتیاز قوم و مذہب ایک حیثیت اور رتبہ پر خیال کئے جاتے ہیں ایک دوسرے سے بے تکلف ہو کر ملتا ہے ظاہری بناوٹ کی گفتگو نہیں ہوتی۔ کشیدگی جو حاکم و محکوم میں پائی جاتی ہے جہاز پر جاتی رہتی ہے ایک دوسرے کے ساتھ شیر و شکر ہو جاتے ہیں۔

یوروپین مردوں کے مقابل میں یوروپین عورتیں اور بھی زیادہ خلیق

بمبئی سے نہر سویز تک قریب چار سو روپیہ کے ہے میسی جری مرحوم کے
جہازوں کا کرایہ پی و کمپنی سے بھی زیادہ ہے۔ زیادہ ہونیکی یہ ہے کہ اس
کمپنی کے جہازوں میں کھانا نہایت اعلی قسم کا دیا جاتا ہے جسمیں بہت زیادہ صرف پڑتا ہے
جہازوں کے کرایے کچھ مقرر نہیں ہیں۔ ہر کمپنی کے ایجنٹ حسب
موقع کم و زیادہ کرایہ کر سکتے ہیں مثلاً جسوقت مسافروں کی آمد و رفت زیادہ
ہوتی ہے کرایہ جہازوں کا زیادہ ہوتا ہے۔ جسوقت طوفان کے باعث مسافر
کم آنے جاتے ہیں۔ اور جہاز بھی طوفان کے سبب سے دیر میں پہونچتا ہے
اس حالت میں کمپنی قلت مسافروں کے باعث کرایہ جہاز کا کم کر دیا کرتی
ہے۔ طوفان خاص کر بحر ہند میں تین ماہ رہتا ہے یعنی جولائی اگست
ستمبر۔ جسوقت میں کہ مان سون چلتی ہے۔ یہ طوفان اگرچہ کسی قدر خطرناک
ہیں لیکن اونکے جہازوں کو اسقدر نقصان نہیں پہونچتا جسقدر کہ اور سببوں سے
پہونچتا ہے۔ جسوقت طوفان آنیکو ہوتا ہے اوس سے دو تین گھنٹے
پیشتر ہوا کا دباؤ بہت کم ہو جاتا ہے اور جہاز کے آدمی بیلومیٹر کو دیکھکر
بتا دیتے ہیں کہ طوفان کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جہاز کے خلاصی بھی
یہانتک زمانہ کے قیافہ شناس ہو جاتے ہیں کہ بغیر تھرامیٹر کے
دیکھے ہوئے آسمان کی صورت دیکھکر کہدیتے ہیں کہ طوفان آنے والا
ہے۔ طوفان زیادتی ہوا کا نام ہے۔ مان سون جب اوٹھتی ہے تو ہوا
کے تھپیڑے کے ساتھ فوراً پانی برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہوا
کی زیادتی کے ساتھ پانی میں بھی طلاطم پیدا ہوتا ہے۔ جسوقت ہوا کم

ہے اسمیں مسافر ہر قوم کے ہوتے ہیں۔ اسکے جہاز بھی پی او کمپنی کے جہازوں
سے مضبوطی اور تیز رفتاری میں کسی طور سے کم نہیں ہیں۔ جہاز میں صفائی
وروشنی پی او کمپنی کی برابر ہوتی ہے۔ لیکن اول و دوم درجہ کے مسافروں کو
کھانا پی او کمپنی سے اچھا ملتا ہے۔ یوروپین کھانوں میں فرانسیس
کھانے مشہور ہیں۔ یہ قیمتی اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔ ان دو کمپنی کے
علاوہ تیسرے نمبر پر جرمن و اسٹریلیا۔ لائیٹ کمپنیاں ہیں۔ انکے
جہاز بھی مضبوط اور تیز رفتار ہیں۔ مسافروں کے آرام کے واسطے کل سامان
مہیا رہتا ہے۔ ان دونوں کمپنیوں کے دوسرے درجہ کا کرایہ بمبئی سے
سویز تک قریب تین سو پچاس روپیہ کے ہوتا ہے۔ اول دو کمپنی کے
جہاز جو ڈاک ہیں گیارھویں بارھویں دن سویز پر پہونچ جاتے ہیں۔ اسٹریلیا
و جرمنی کمپنیوں کی ڈاک جنکا ذکر اوپر ہوا تیرھویں دن سویز میں داخل
ہوتی ہے۔

ان چار کمپنی کے علاوہ اور بہت سی کمپنیاں جیسا ذکر ہوا سویز کو جاتی
ہیں لیکن انکے جہاز اسقدر پایدار و تیز رفتار نہیں ہیں جیسے اوپر کی کمپنیوں
کے و نیز کھانے وروشنی کا انتظام بھی عمدہ نہیں ہے اگرچہ کرایہ کم ہے۔
روبٹینو کمپنی کے دوسرے درجہ کا کرایہ بمبئی سے سویز تک دو سو چالیس
روپیہ ہے۔ یہ بات بھی لکھنا ضرور ہے کہ محسبی ای کمپنی کے جہازوں میں
بجائے تین درجوں کے چار درجہ ہیں اسکا چوتھا درجہ ڈیک ہے اسکا تیسرے
درجہ کا کرایہ بمبئی سے سویز تک دو سو چالیس روپیہ ہے۔ دوسرے درجہ کا کرایہ

کہ جہاز مضبوط نامی کمپنی کا ہے تمام بڑی بڑی کمپنیوں کے جہاز مضبوط
اور عمدہ ہیں کیونکہ اگر کسی جہاز میں کچھ نقصان معلوم ہوتا ہے تو وہ جہاز فوراً
فروخت کر دیا جاتا ہے یا درست کرا لیا جاتا ہے۔ اس مانسون کے طوفان
کے علاوہ طوفان اصلی جو تمام جہازوں کے واسطے نہایت خطرناک ہے
وہ تین طریقے سے پیدا ہوتا ہے اول حالت یہ ہے کہ جسوقت ہوا چرخی
چلتی ہے یعنی لمحہ لمحہ و ساعت بساعت ہوا کی سمت تبدیل ہوتی ہے
اسوقت جہاز کے واسطے نہایت خطرہ ہوتا ہے اسواسطے کہ موافق قاعدہ
حساب جہازرانی کے وہ راستہ جو جہازرانی کے واسطے مخصوص ہے۔
جاتا رہتا ہے جہاز اپنے معمولی راستے سے نکل کر دوسرے راستے
چلا جاتا ہے۔ اور چونکہ ہوا چرخی ہوتی ہے جہاز کی رفتار کسی خاص سمت کو
نہیں ہوتی کبھی آگے جاتا ہے کبھی پیچھے آتا ہے اسی حالت میں ہوا کے
جھونکوں نے داہنے و بائیں سمتوں کی طرف آ جاتا ہے۔ اسوقت میں
جہاز کپتان کے اختیار سے جاتا رہتا ہے پھر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کس سمت
جا رہا ہے پانی میں بھی مثل خشکی کے راستے مقرر ہیں ایک خاص راستے
میں جہازرانی ہوتی ہے جسکی پیمایش ہو گئی ہے اور معلوم ہو گیا ہے
کہ کون کون جگہہ خطرناک ہیں اور جو جگہہ خطرناک ہے وہاں پر کوئی
علامت مثل منارہ وغیرہ بنا دی گئی ہے تاکہ جہازرانی کیواسطے آسانی
ہو اور جہاز تباہ نہونے پاوے۔

دوسرے حالت جو اور بھی زیادہ خطرناک ہے جسمیں بہت کم کرکے

ہوتی ہے سمندر کے پانی کی لہریں آہستہ آہستہ اوٹھتی ہیں جسقدر زیادہ
ہوتی ہے اوسیقدر بلندی کے ساتھ لہریں اوٹھنا شروع ہو جاتی ہیں۔
بعض اوقات یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاز آسمان کو جاتا ہے اور اوسکے ساتھ
ہی زور کے ساتھ نیچے کو گرتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کی تہ
مین چلا جائیگا۔ یہ طوفان ۲۰-۲۵ منٹ رہتا ہے۔ لیکن وہ وقت جسمین
جہاز کے واسطے خطرہ خیال کیا جاتا ہے اول کے دس پانچ منٹ ہیں۔
جسمیں جہاز کو جنبش زیادہ ہوتی ہے۔ مینہ برستا ہوا نکل جاتا ہے بعد کو
سمندر کے پانی کی لہریں زور کے ساتھ نہیں اوٹھتیں اپنی اصلی حالت
پر آجاتی ہیں۔ یہ طوفان برسات کے ایام میں جب جہاز جاتے ہیں اکثر کرکے
روزانہ ایک دو مرتبہ آتا ہے جیسا اوپر ذکر کیا یہ طوفان خطرناک نہیں ہے کیونکہ
جہاز بیشتر ایسے مضبوط بنائے جاتے ہیں کہ وہ ان سون کو
برداشت کریں۔ نئے مضبوط جہازوں کو مان سون کے طوفان سے
بہت کم نقصان پہونچتے سنا ہے۔ وہ جہاز جنکا کرایہ بہت کم ہوتا ہے زیادہ
اون کمپنیوں کے ہیں جو نامی کمپنیوں کے پرانے ٹوٹے پھوٹے جہازوں کو
خرید کر لیتے ہیں اور خرید کرنے کے بعد اُن پرانے جہازوں کی مرمت کرا کر
اپنے نام سے چلاتے ہیں۔ یہ جہاز طوفان کی حالت میں نہایت خطرناک
ہوتے ہیں کیونکہ اونکی مشین وغیرہ پرزے زیادہ کرکے پرانے ہوتے ہیں۔
انمیں احتمال ہوتا ہے کہ ہوا کے زور کے جھوکوں اور پانی کے تھپیڑ سے ٹوٹ
جائینگے جہاز کے سفر کرنے میں جہانتک ممکن ہو اسبا تکو دیکھنا چاہیئے

ہیں جو جہاز کی تباہی کا سبب ہوتی ہیں تیسرا سبب جہاز کے تباہ ہونے کا یہ ہوتا ہے کہ وہ تاریکی یا غلط روشنی کے سبب سے یا جہاز کی نگہبان کی غفلت سے کسی دوسرے جہاز سے لڑ جاتا ہے۔

مصر کا پہلا اسٹیشن سویز ہے۔ بعض جہاز سویز پر لنگر ڈالتے ہیں بعض پورٹ سعید پر۔ سویز پر خشکی کے کنارے تک جہاز نہیں آسکتا کیونکہ سویز اسٹیشن پر مثل بمبئی کے جہازوں کے لیے خشکی کے کنارے کے مقابل لگنے کے ڈاک مثل پرنسس ڈاک کوئینس ڈاک اپالو بندر وغیرہ نہیں ہیں سویز پر خشکی سے ایک میل کے قریب فاصلے پر جہاز کھڑا ہوتا ہے۔ اب جہاز سے اتر کر خشکی تک جانے کے واسطے کشتیوں پر سوار ہو کے جانا ہوتا ہے جہاز کی آمد کے وقت کشتی والے اپنی کشتیاں لے لیکر کثرت سے مسافروں کے منتظر ہوتے ہیں جسوقت جہاز لنگر ڈالتا ہے یعنی ایک جگہ پر ٹھہر جاتا ہے تو جہاز پر آمد و رفت کی غرض سے سیڑھی لگا دیجاتی ہے۔ اوسوقت قسم قسم کے سوداوالے اپنی اشیا لیکر کشتیوں کے ذریعہ سے جہاز تک خشکی سے آتی ہیں اور جہاز کی سیڑھی پر چڑھ کر جہاز میں داخل ہوتے ہیں اسوقت جہاز میں کثرت سے کشمکش ہوجاتی ہے یعنی سیکڑوں نئے آدمی جہاز پر آداخل ہوتے ہیں اور جہاز کے مسافر اس سیڑھی سے اپنا اسباب لے لیکر اُترتے ہیں اسوقت میں اسباب کے تلف یا چوری ہو جانیکا خیال ہوتا ہے کیونکہ جس وقت تک جہاز چلتا ہوا پانی میں رہتا ہے اوسوقت تک کوئی نیا شخص بجز اون مسافروں اور اُن خلاصیوں کے جو جہاز میں سوار ہیں نہیں آسکتا۔ اور چونکہ

جہاز تباہی سے بچتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں پر پانی بہت کم ہوتا ہی وسطح پانی میں چٹان یا "کورل ریفز" یعنی گھونگھے وغیرہ ہوتے ہیں۔
جہاز والے جہاز کے چلتے وقت ایک رسی سے جسمیں ایک لوہے کی بڑی سلاخ بندھی ہوتی ہے پانی کو ناپتے چلتے ہیں کہ کسقدر گہرا ہے جہاں دیکھتے ہیں کہ پانی کی گہرائی کم ہے اوس حالت میں جہاز کی سمت کو بدلکر اوس سمت سے لیجاتے ہیں جہاں پر پانی کافی ہوتا ہے۔ بعض بعض پانی کی قسم کے ہیں کہ جنکے نیچے جنگل ہیں بعض اوقات جہاز درختوں کی شاخوں پر پھنس جاتا ہے اور اسکا نکلنا مشکل ہوجاتا ہے بمبئی سے لیکر عدن تک جہازوں کو بہت کم خطرہ ہوتا ہے کیونکہ بحر ہند کافی گہرا ہے اور اسمیں خطرہ مقامات یعنی چٹان کوریل نیور جنگل نہیں ہیں جسوقت عدن کو چھوڑکر جہاز باب المندب میں داخل ہوتا ہے اوسوقت سے لیکر نہر سویز تک یعنی آٹھ روز تک متواتر ہر روز ہر ساعت بلکہ ہر دقیقہ جہاز کے واسطے خطرہ خیال کیا جاتا ہے وہ جہاز جسپر میں سوار تھا اوسکا کپتان ایک نہایت شریف آسودہ انگریزوں میں سے تھا دوران سفر جہاز میں میرا اوسکا دوست بے تکلف ہوگیا تھا اوسکی ملاقات سے بہت سی تجربہ کی باتیں جہاز رانی کے متعلق مجھے معلوم ہوئیں۔ چنانچہ یہ باتیں بھی جو یہاں پر لکھی گئیں اوسی سے معلوم ہوئیں ہیں یہ کپتان بیان کرتا تھا کہ جسوقت ہندوستان سے لوٹتے وقت جہاز بحر قلزم میں داخل ہوتا ہے اوسوقت سے لیکر نہر سویز کے پہونچنے تک جہاز کو برابر خطرہ رہتا ہے کیونکہ قلزم میں جگہہ جگہہ پر چٹانیں وکورل ریفز اور جنگل

سے کسقدر دبتے ہیں۔ ترکوں سے بھی انکی آنکھ جھپکتی ہے اسواسطے کہ یہ مدت سے ترکوں کی رعایا رہے ہیں۔ لیکن یہ خیال میں نہیں آتا کہ کیا سبب ہے کہ مصری تمام ملازم ادنی و اعلی یہانتک محافظ قاہرہ یعنی گورنر تک سلیمانیون کے نام سے اسقدر ڈرتے ہیں گویا انکی روح قبض ہوتی ہے۔

مصری عرب پٹھانوں کو سلیمانی کہتے ہیں۔ تمام مصری عرب پٹھانوں کو نظر وقعت سے دیکھتے ہیں اور جسوقت کسی مسافر کے نام کے بعد خاں لگا ہو اوسی وقت مصری اوسکو سر سے لیکر پانوں تک دیکھتا ہے اور ایک کیفیت خوف زدہ کی سی ہو جاتی ہے اُسکا برتاؤ اس مسافر کے ساتھ مودبانہ ہوتا ہے مصر میں بالعموم امیر صاحب کی بڑی عزت ہے۔ ہر مصری اُسکا نام نہایت عزت و توقیر کے ساتھ لیتا ہے اور یہی حال استنبول میں ہے جسکا ذکر آگے کیا جائیگا

سویز پہونچنے پر اولا پروانہ راہداری یعنی پاس پوٹ دکھلانا ہوتا ہے۔ بغیر پروانہ راہداری کے مصر میں بڑی دقت پیش آتی ہے لازم ہے کہ ہندوستان سے پاس پوٹ لیکر مسافر روانہ ہو بعد دکھلانے پاس پوٹ کے ڈاکٹر کا ملاحظہ ہوتا ہے کہ آیا یہ شخص کچھ بیمار ہے یا نہیں۔ کسی بیماری کا اسقدر خیال نہیں کیا جاتا جسقدر طاعون کا۔ مصری زبان میں پروانہ راہداری کو تذکرہ کہتے ہیں۔ یہ تذکرہ ڈاکٹر کو بھی دکھلایا جاتا ہے۔

سویز میں صفائی کے محکمہ کے ڈاکٹر زیادہ کر کے گریک یعنی یونانی ہیں۔ یہ اول درجہ کے بدمعاش اور راشی ہیں جسوقت کسی بیمار کو کمزور پاتے ہیں اُس سے روپیہ طلب کرتے ہیں اگر دینے میں انکار کرتا ہے تو

جہاز کا رقبہ محدود ہوتا ہے اس سبب سے کوئی شخص کسی اسباب کی چوری نہیں کر سکتا اگر کوئی شخص کوئی چیز چورا وے تو جہاز کی پولیس تحقیقات کر کے اوسی وقت برآمد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جہاز میں کوئی جگہہ چھپانے کی نہیں ہے البتہ ایک حالت میں ممکن ہے کہ کوئی شخص عداوت سے کسی دوسرے شخص کی چیز کو سمندر میں پھینکدے۔ جس وقت جہاز کے سویز پہونچنے پر کشتیاں مسافروں کے اوتارنیکے واسطے آتی ہیں تو مصری مسافروں سے معمولی کرایہ سے چار چند مانگتے ہیں لیکن اس جگہ ان دغابازوں کی بات پر اعتبار نکرنا چاہیئے۔ مصری یعنی عربی ملاح حد سے زیادہ جھوٹے اور دغاباز و متفنی ہیں اور اونسے زیادہ یونانی غریب یونانی بھی ملاحی کرتے ہیں۔ مصر میں ایک مثل مشہور ہے جسکا یہ مطلب ہے کہ نو حصہ یونانی دھوکا دیتا ہے ایک حصہ عرب۔ جسوقت کشتی پر بیٹھکر مسافر کنارے کی طرف آتا ہے تو کنارے پر اوترنے کے ساتھ ہی چونگی کی چوکی پر اسباب کھولکر دکھلانا ہوتا ہے تاکہ کوئی ایسا اسباب نہو جو محصول کے قابل ہے۔ مصر میں چونگی کا محصول ہندوستان سے بہت زیادہ ہے۔ تمباکو پر اسقدر زیادہ محصول چنگی پر لگتا ہے کہ بعض اوقات مسافر بجائے محصول دینے کے تمباکو یعنی سگرٹ و سگار کے بکسوں کو حوالہ کر دیتے ہیں۔ مصری چنگی کے ملازم ہندوستان کے چونگی کے ملازموں سے زیادہ سنگ طبیعت ہیں یہ اجنبی مسافر کو اور بھی زیادہ دق کرتے ہیں مصری چونگی کے ملازم یورپین سے نہیں ڈرتے۔ انگریزوں کے نام

بنتا ہے اوسی قیمت میں اوس سے کہیں اچھے کپڑے اور عمدہ وضع کا
پورا جوڑا سلا ہوا مصر کی دوکانوں میں کثرت سے ملتا ہے بہت
زیادہ کپڑوں کے ہمراہ لینے سے اسباب زیادہ ہوجاتا ہے اور اُسکے
زیادہ ہونیکے باعث جہاز سے اوترنے میں و ریل پر سوار ہونے میں بہت
سی دقتیں پیش آتی ہیں جب اسباب زیادہ ہوتا ہے تو نگہبانی بھی زیادہ
کرنا پڑتی ہے اور حمالوں کو مزدوری بھی ہندوستان سے کہیں زیادہ دینا
ہوتی ہے۔ جہانتک ممکن ہو اسباب مختصر اور ضروری ہمراہ لینا چاہیئے
نہ زیادہ نہ کم لباس تو اسیقدر کافی ہے ادویات کی قسم سے چند چیزیں سفر
کرتے وقت لے لینا ضروری ہیں۔ قریب ۳-۴ درجن کے کونین کی عمدہ
گولیاں جو حفاظت کے ساتھ کسی ڈبیا میں اسطور سے بند ہوں کہ اونکو ہوا
اور رطوبت نہ پہونچ سکے تاکہ خراب ہوجائیں۔ یہ جہاز میں بھی کام آتی ہیں او
علاوہ جہاز کے اِنکی ضرورت اکثر پڑتی ہے جیسا تجربہ سے مجھکو معلوم ہوا۔
ہر نامی جہاز میں ضروری ادویات رہتی ہیں۔ و نیز ایک ڈاکٹر
جہاز کی طرف سے رہتا ہے لیکن تو بھی ان چیزوں کا رکھنا ضروریات سے
خیال کیا جاتا ہے۔ کونین کے علاوہ قریب ۵-۶ تولہ کے سرفوا۔ سوڈا
اپنے ہمراہ لے لینا چاہیئے۔ جب کوئی مسافر کسی دوسری جگہہ پر جاتا ہے
تو آب وہوا کے انقلاب سے و نیز مختلف غذاؤں کے کھانے
اور اوقات کے تبدیل ہونے سے اکثر کر معدے و آنتوں میں ایک
قسم کی حرارت پیدا ہوجاتی ہے جس سے تبخیر سے معلوم ہوتی ہے

اوسکو دھمکاتے ہیں کہ تم طاعون کے بیماری کے مبتلا ہو خیر ان تمام مرحلوں کے بعد مسافر کو رہائی ہوتی ہے اگر قاہرہ جانا چاہتا ہے تو ریلوے اسٹیشن پر جانا ہوتا ہے۔ سویز سے دو مرتبہ گاڑی قاہرہ کو چھوٹتی ہے ایک شام کے چار بجے دوسری صبح کے نو بجے۔ اگر نو بجے والی گاڑی پر سوار ہوجیے تو ۵ بجے شام کے قاہرہ پہونچ جاتی ہے۔

دوم۔ ہر سیاح کو سفر کرنیسے پیشتر یہ بات لازمی ہے کہ ضروری سامان اپنے ساتھ لے لے۔ وہ چیزیں جنکی ضرورت سفر میں زیادہ ہوتی ہے اور جنکے نہونے کے باعث اکثر بہت تکلیفیں پیش آتی ہیں حسب ذیل ہیں۔

اولاً دو کمل ولایتی ایک بطور بستر کے دوسرا اوڑھنے کے واسطے جہاز کے سفر میں خاص کر رطوبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تجربہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بہت سی بیماریاں جہاز کے سفر میں کافی پوشاک نہونے کے باعث سردی کھاجانے کے سبب سے ہوتی ہیں۔ جہاز کے سفر میں بالخصوص گرم اونی کپڑوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اسی واسطے ایک ڈبل باران کوٹ اور دو تین فلالین کے قمیص بھی ضروری ہیں۔ مصر یا یورپ کے سفر کے واسطے ہندوستان سے یورپین کپڑوں کا بنوا کر ساتھ لینا ضروری نہیں ہے کیونکہ جسقدر عمدہ قطع و موافق رواج زمانہ کے کپڑے مصر میں مل سکتے ہیں وہ ہندوستان میں نہیں مل سکتے۔ ہندوستان کے اعلیٰ سے اعلیٰ دکان کے سلے ہوئے کپڑے مصر کی معمولی دوکان کے برابر نہیں ہوتے۔ علاوہ اسکے جس قیمت میں ہندوستان میں ایک معمولی جوڑا

کی ہے کہ اگر آپ کے ہمراہ تم ہند ہو تو آپ ہمکو مرحمت کیجئے میں نے قریب
آدھ سیر کے تمہ ہند ایک بنڈل چاء آرنج پیکو کے اوسکو دیدیا اسکے بعد
خانم دوسرے روز خود میرے پاس آئیں ترکی و عربی زبان بولتی تھیں ترکی و
عربی زبان میں بہت شکریہ ادا کرتی رہیں اونہوں نے مجھکو کئی خط بھی اپنے عزیز
واقارب کے نام استنبول میں دئیے لیکن وہ راہ میں کھو گئے - ان میں سے
ایک خاص مولوی ابو الہدیٰ کے نام تھا - مولوی ابو الہدیٰ اسوقت
ٹرکی میں اول درجہ کے لائق اعلی مشیر خیال کیئے جاتے ہیں - یہ اگرچہ
صدر اعظم نہیں ہیں لیکن سلطان معظم کے یہاں جو انکی چلتی ہے وہ صدر
اعظم و میر رضا پاشا کی بھی نہیں چلتی - تھوڑے سے بنڈل آرنج پیکو کے
بھی ہمراہ لے لینا ضروری ہے - چاء خود مسافر کے کام میں آتی ہے اسکے
علاوہ یہ لکھنا ضروری ہے کہ اگرچہ جسقدر چاء کا خرچ مصر و استنبول وغیرہ میں
ہے ہندوستان میں اسکا عشر عشیر بھی نہیں - لیکن چاء مصر و استنبول
میں پیدا نہیں ہوتی - ہندوستان سیلون - آسام اور چین سے آتی ہے
مصر و استنبول میں جو چاء عام طور پر استعمال کیجاتی ہے سیلون یعنی لنکا
کی ہوتی ہے یہ ہرگز ہرگز آرنج پیکو کو نہیں پاتی - کسی پاشا کے یہاں بھی چاء
اعلی درجہ کی دیکھنے میں نہیں آئی - اگر دو ایک بنڈل آرنج پیکو کے بطور تحفے
کے امراء کے نظر کئے جائیں تو وہ نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کرتے
ہیں اور اسکے استعمال کرنے پر نہایت خوش ہوتے ہیں -
کھانے کی چیزوں میں کسی خاص چیز کا لے لینا اسقدر ضروری نہیں ہے

ایک تولہ سمر فلا سوڈا کو لیموں کے پانی میں نچوڑ کر پی جانے سے اچھی طور سے اجابت ہو جاتی ہے اور وہ گرمی جو معلوم ہوتی ہے جاتی رہتی ہے ایک ہلکے سے جلاب کے واسطے جسکی ضرورت سوء ہضمی کے دفعیہ کے واسطے سفر میں پیش آتی ہے یا تو انگریزی نمک ساتھ ہونا چاہیئے انگریزی نمک کا نام ڈاکٹری میں معلوم نہیں کہ کیا کہتے ہیں مصر و استنبول میں اسکو انگریزی نمک کہتے ہیں شاید وہ مگنیشیا ہو۔ یا ہاضمے کے واسطے چند ہاضم ادویات ساتھ ہونا چاہیئے۔

سفر میں تمر ہندی بھی نہایت کار آمد ہے۔ مصر و ترکی میں سفر کرنے سے قبل تمر ہندی کا ساتھ لے لینا ضروری ہے تمر ہندی کو ہندی زبان میں املی کہتے ہیں۔ یہ بہت سے سوداوی و صفراوی امراض کو جو مصر استنبول میں وجہاز کے سفر سے پیدا ہوتے ہیں دور کرتی ہے۔ مصر و استنبول میں عمدہ املی ایک قرش تولہ کے حساب سے بھی نہیں مل سکتی اپنی ضرورت کے علاوہ اگر کسی مصری عرب یا ترک آفندی کو تھوڑی بہت املیاں بطور سوغات دیدیجئے تو وہ نہایت مشکور ہوتا ہے اور اسکو بڑی چیز خیال کرتا ہے۔ یہ شمالی ہند میں کثرت سے ہوتی ہے۔ دو ڈھائی سیر املی کا اپنے ہمراہ لے لینا نہایت کار آمد ہوتا ہے

ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک ترکی خانم کی ملازمہ میرے پاس اسمرنا میں آئی اُسنے مجھسے کہا کہ ہماری خاتون نے جو مولوی ابوالہدی وزیر کونسل دولت عالیہ کی سالی ہوتی ہیں آپ کو سلام کہا ہے اور یہ درخواست

تمباکو سگار یا سگرٹ ہرگز ہرگز مصر کی سرزمین میں قدم رکھتے وقت نہونا چاہیے اگر ہوں تو پھینکدینا چاہیئے۔ کسی قسم کی تمباکو ہمراہ ہونے سے تاوان دینا پڑتا ہے۔

سوم۔ جسوقت مسافر قاہرہ اسٹیشن پر اوترتا ہے تب اُسکو چند دقتیں وہاں کی رسم رواج اور زبان نہ جاننے کی وجہ سے پیش آتی ہیں۔ مصر کی زبانِ ملکی عربی ہے ہر سیاح کو چاہیئے کہ مصر جانے سے پیشتر تھوڑی یا بہت با محاورہ مصری زبان کی عربی سے واقف اسطور پر ہو کہ اپنی ضروریات کو ادا کر سکے اور مصری جو کچھ کہیں اوسکو سمجھ سکے۔ یہ چنداں مشکل نہیں ہے۔ کسی زبان کی گفتگو کو تھوڑا سا سیکھ لینا اسقدر مشکل نہیں ہے جسقدر کہ خیال کیا جاتا ہے۔ کوئی زبان کیوں نہو وہ اُس قوم میں رہنے سے اور اُنسے گفتگو کرنے سے بہت جلد آجاتی ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ یہ بات صرف نحو کے رسالوں کو ازبر کرنے سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ مصر کی عربی صرف نحو کی کتابوں سے جو ہندوستان میں پڑھائی جاتی ہیں علیحدہ ہے۔ مصر میں سفر کرنے سے پیشتر کسی مصری سے چند ضروری فقرے سیکھ کر یاد کر لینا چاہیئے۔ اگر مصری دستیاب نہو سکے تو کسی سیاح سے جو مصر میں گیا ہو چند فقرے پوچھ لینا چاہیئے۔ اولاً یہ لفظ یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

مصری جب کسی سوال کے جواب میں جی کہتے ہیں تو لفظ (ایوا) کا استعمال کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے (نعم) کہتے ہیں جب کسی سوال کے جواب میں مصری نہیں کہتے ہیں تو (مافش) کہتے ہیں۔ یا (لا) کا استعمال

تمام چیزیں مصر میں مل سکتی ہیں صرف اونکا نام جاننا چاہیئے۔ لیکن ہندوستان کی مرچ جو ہندوستانیوں کو خاص کر مرغوب ہے ہندوستان کے علاوہ مشکل سے ملتی ہے۔ تھوڑی سی مرچ پسی ہوئی حفاظت کے ساتھ ایک ڈبیا میں رکھنا چاہیئے تاکہ اولا مصری وترکی کھانے جنمیں مرچ بالکل نہیں ہوتی بدمزہ معلوم ہوتے ہیں۔ پسا ہوا نمک ہمراہ لے لینا لازمی ہے۔ اگرچہ نمک ملتا ہے لیکن تلاش کرنے میں دقت ہوتی ہے۔

سفر میں چند سیر اُبالا ہوا گوشت جو خراب نہیں ہوسکتا ہے لینا لازمی ہے یہ بہت کام آتا ہے۔

ملاقات کرنے کی غرض سے یعنی کسی امرا کے مکانپر اُسکی ملاقات کی غرض سے جانیکے سبب چند چھپے ہوئے ملاقاتی کارڈونکا ہندوستان سے چھپوا کر لے لینا ضروری ہے مصر و استنبول و تمام یوروپ میں یہ رواج ہے کہ جو شخص ملاقات کو آتا ہے گو ملاقات ہو یا نہو اپنے نام کا چھپا ہوا کارڈ مکانپر دے آتا ہے۔ راہ میں بھی جس سے ملاقات ہوتی ہے وہ چلتے وقت ایک کارڈ اپنے نام کا دیدیتا ہے اور اوسکے نام کا ایک کارڈ لے لیتا ہے یہ کارڈ چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ریلوے گارڈ سے لیکر پاشا تک ہر وقت اپنے پاس رکھتے ہیں ہاتھ سے کارڈ پر لکھنا معیوب خیال کیا جاتا ہے۔

کارڈ پر صرف نام اور پتہ ہونا چاہیئے ایک چار کا سماور یا کیتلی بھی ساتھ ہونا چاہیئے تاکہ چار کے بنانے میں دقت نہو۔ جہاز پر اگرچہ چار ملتی ہے لیکن وقت مقررہ پر جہاز کی چار بھی آسنج بیکو کے برابر نہیں ہوتی۔

ہے۔ اس بازار سے ایک میل کے فاصلے پر المسکی کے قریب جو ہوٹل ہیں
متوسط یا ادنی درجہ کے ہیں۔ ہوٹل میں جملہ ضروری سامان مسافروں کے آرام
کے واسطے ہوتا ہے ایک صاف کمرہ اوس میں ایک لوہے کی انگریزی
مسہری معہ مچھردان کے ایک میز ایک موم بتی کا لمپ و ایک ڈبیا دیا سلائی دو
تین کرسی معہ ایک آرام کرسی کے ہر کمرہ میں موجود رہتا ہے۔ اسکے علاوہ ہر
مسافر کے واسطے ایک جوڑا اسلیپر اور ایک جوڑا کھڑاؤں ایک کمل اوڑھنے
کے واسطے دو تکیہ ایک دو تولیا وغیرہ ایک عمدہ صراحی معہ ایک گلاس
کے ایک برش ایک کنگھی ایک دیوارگیر آئینہ وغیرہ وغیرہ۔ یہ چیزیں ہر
کمرے میں ہوتی ہیں کمرے کے متعلق ایک کموڈ یعنی پاپخانہ کی کرسی جو
ہر وقت صاف رہتی ہے ایک ٹب ہاتھ منہ دھونے کے واسطے ایک
غسل خانہ غسل کے واسطے و ہر کمرے کے متعلق ایک ملازم ہوتا ہے
جو مسافر کے ضروری کام کے واسطے حاضر رہتا ہے۔

مصر کے باقاعدہ ہوٹلوں میں کرایہ ٹھہرانے کی ضرورت نہیں ہے
مالک ہوٹل خود شرح بتا دیتا ہے کہ فلاں فلاں کمرے اول درجہ کے ہیں
فلاں فلاں دوم درجہ کے علی ہذا القیاس جو نرخ کرایہ مقرر ہے اوس سے
کم زیادہ نہیں ہو سکتا البتہ دو تین ماہ جو شخص ایک ہوٹل میں رہنا چاہے
تو مالک خانہ کرایہ کم کے ماہوار کے حساب سے لیتا ہے۔

ہر کمرے کے قفل کی کنجی اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ ہوٹل کے
ملازموں پر اعتبار کرنا اچھا نہیں ہے اسکے علاوہ جو سامان مسافر کے ہمراہ ہو

والاں ہیں۔ مصری شریفوں سے شاذ ونادر ملاقات ہوتی ہے۔ مصری اپنے آپکو عرب افضل سے بتاتے ہیں مسافر کے دل میں اولا اہل عرب کی عزت اور وقعت بحبت خانہ کعبہ بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن جب تجربہ ہوتا ہے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سرشت انسان ہر جگہ پر ایک سی ہے۔

ہندوستانیوں سے کہیں زیادہ مصری عرب دغاباز جھوٹے اور فریبی ہیں

اہل حجاز خود اس امر کے مقر ہیں کہ ہندی یعنی اہل ہند تمام دنیا کے اہل اسلام سے بہ اعتبار خصائل اچھے ہیں۔ مصر کے شہر کی آبادی کا بڑا حصہ بازاری خلقت ہے مصری و ترکی شرفا بالعموم شہر میں نہیں رہتے شہروں سے چند میل کے فاصلے پر اپنے اپنے دیہاتوں میں رہتے ہیں۔ اسیواسطے مصر کے رہنے والوں کے اخلاق اچھے نہیں ہیں۔ مضافات کے رہنے والے خلیق اور سچے دیکھنے میں آتے ہیں۔

"قاہرہ یعنی مصر میں پہونچنے کے ساتھ ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ کہاں ٹھہرنا چاہئے مصر میں ہوٹل کثرت سے ہیں مثل ہندوستان کے سرائے کا قاعدہ مصر و بلاد یوروپ میں نہیں ہے۔ ہوٹل کو مصری زبان میں لوکندا کہتے ہیں یہ ہر قسم کے ہر حیثیت کے آدمیوں کے واسطے ہوتے ہیں۔ کم سے کم ہر شب کیواسطے خواب کرنے کا کرایہ دو فرنگ ہے۔ کھانے کے ہوٹل کوچہ بکوچہ ملتے ہیں انمیں ہر قسم کا کھانا ہر وقت مل سکتا ہے۔ مصر میں ہر روز اوسط کھانے کا خرچ پانچ فرنگ سے کم نہیں ہے۔

فرانسیس بازار کا ہوٹل بالعموم اعلی قسم کے ہیں لیکن کرایہ بہت زیادہ

نہایت آرام ملتا ہے۔ مہتمم خانہ جو ورانسیس ہوتا ہے نہایت خلق کے ساتھ
پیش آتا ہے۔ اپنے مہمان کے آرام و آسایش کی چیزوں کے بہم پہونچانے
میں بغیر کہے سنے کوشش کرتا ہے شامی عیسائی بھی خلیق ہوتے ہیں مسلمانوں
کے جو ہوٹل ہیں اونمیں اول حصہ اون ہوٹلوں میں آرام ملتا ہے جنکے مالک یا
مہتمم ترک ہیں۔ اگر ایسا ہوٹل نہ مل سکے تو اُس ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیئے جسکا
مالک ایرانی ہو۔ ایرانی ہوٹلوں میں صفائی بہت زیادہ ہوتی ہے صاحب خانہ
مسافروں کے ساتھ اچھی طور سے پیش آتا ہے اور اونکے آرام
پہونچانے میں حتی الامکان کوشش کرتا ہے۔

عربوں کے ہوٹل بہت کم ہیں۔ اور جو ہیں وہ میلے اور ادنی درجہ
کے ہیں انمیں مسافر کی طبیعت نہیں لگتی انتظام بھی اچھا نہیں ہوتا۔
کیونکہ سلیقہ انتظام کا نہیں ہے۔ یہودیوں کے بھی ہوٹل ہیں اور چند
ان میں کے نہایت اعلی سننے میں آئے

مصر کا خرچ مثل ملک یوروپ کے ہے اشیاے خوردنی کی قیمت
پچاس سال سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور اسیطرح مکانات کا کرایہ نہایت
گران ہی کیونکہ مصر میں آئے دن بڑے بڑے شخص یورپ کے بطور سیاح
کے آتے جاتے رہتے ہیں اسوجہ سے ہر چیز میں خرچ زیادہ ہوتا ہے مصر
میں مثل ممالک یوروپ کے لباس کی کانٹ چھانٹ اور رسم و رواج پر عمل کرنیکا
بڑا سخت قاعدہ ہے کوئی شخص جبتک ان قواعد کی پابندی نکرے مصر
کی کسی اعلی سوسائٹی میں شریک نہیں ہو سکتا۔

اوسکی نگہداشت ہوٹل میں بھی لازم ہے۔ اکثر کرکے اسباب ہوٹلوں سے چوری ہوجاتا ہے ہوٹلوں میں ہر قسم کے مسافر آتے جاتے رہتے ہیں مسافروں کی ظاہری وضع کو دیکھکر انکا اعتبار نکرنا چاہیئے۔ مصر کے چور دلال اکثر کرکے یونانی وانالیں ہیں۔ یہ اعلی قسم کا لباس پہنتے ہیں تاکہ کوئی شخص شبہ نہ کرسکے کہ یہ چور و دلال ہیں۔ اسی لباس کے باعث مسافر انکے دھوکے میں آجاتے ہیں بعض اوقات یہ لوگ بطور مسافر کسی ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں اور اپنے آپکو جوہری اور ڈاکٹر بتاکر بہت سے سادہ طبیعت آدمیوں کو دھوکا دیجاتے ہیں۔

اس قسم کے چور و دغاباز اسکندریہ و قاہرہ کے ہوٹلوں میں آئے دن ٹھہرے رہتے ہیں۔ بعض اسی قسم کی چوری و دغابازی کیواسطے امریکہ سے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے آتے ہیں یہانتک سنا گیا ہے کہ بعض ایسے لوگ ڈیوک و لارڈ یعنی خاندان شاہی سے بنتے ہیں اور اس نقل کرنے میں بہت زیادہ صرف کرتے ہیں لیکن جسوقت قابو پاکر آسودہ شخص کو پالیا تو لاکھوں روپیہ کا اسباب دھوکے سے اوڑا لیجاتے ہیں۔

مسلمان مسافر کو مسلمانی ہوٹلوں میں ٹھہرنے سے زیادہ آرام ملتا ہے۔ مصر کے کل ہوٹل یوروپین طرز پر ہیں لیکن جن ہوٹلوں کے مالک یونانی یا ارمنی ہیں اون میں ہرگز ہرگز ٹھہرنا نچاہیئے۔ یہ مسافروں کو بالعموم و مسلمانوں کو بالخصوص تنگ کیا کرتے ہیں۔

نصاریٰ کے ہوٹل میں اگر ٹھہرنا منظور ہو تو فرانسیس کے ہوٹلوں میں

تصحیح اغلاط کتاب سفرنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۵	سقاہیت	سقاہت	۳۴	۵	فائرانشورنیشن	فائرانشورانس
۱۰	۱	״	״	۳۶	۳	قوی الہیکل	قوی وہیکل
״	۲	نہین ہین	نہین ہے	۳۶	۱۳	ان الفاظ	اس لفظ
۱۴	۱۴	تمام	عام	״	۱۶	جسکانام	جو
۱۷	۱۹	من ۲ الا ھنا	من ھنا الے	۳۸	۱۶	عرب	عربون کو
		۱حرام	اهرام	۳۹	۹	کلیہ ہے تابع	کلیہ ہے کہ تابع
۲۳	۴	مصری	مصر	۴۵	۱۵	هذا ۱۱ ئے	هذا سمك !
״	۷	۵	—				من الاقسام السمك
״	۱۸	فضلا	فضلہ				۱ کل الطیب
״	۱۹	حافظہ عمدہ	حافظہ کے عمدہ	۶۸	۱۶	اژدھام	ازدحام
۲۸	۷	احرام	اهرام	۸۱	۳	تڑپا کے فوراً	تڑپا کے نیچے
״	۸	غازا	غازیہ				آیا گھوڑا فوراً مر گیا
۲۹	۱	خدیو مصر بعض	خدیو مصر بعض بعض	۱۰۴	۶	باشق تاشق	باشق تاش
۳۰	۷	گورنمنٹ دولت	دولت انگلشیہ	״	۱۵	اوسی	روسی
		انگلشیہ		״	۱۴	سوائے عربی	سوائے عربی کے
״	۱۹	کوزنیون	یہہ کوزنیون	۱۰۵	۱۱	لیکن مثل	لیکن یہہ مثل
۳۲	۹	سودا والے	سودے والے	۱۰۶	۵	دولت عظیم	دولت عظیمہ

مصر میں معمولی مکان میں ایک ماہ کے واسطے ٹھہرنے کا کرایہ ڈیڑھ دو پونڈ سے کم نہیں ہے۔ کھانے کے خرچ میں بھی علی ہذا القیاس قریب چھ سات پونڈ کے خیال کرنا چاہیئے۔ غرض یہ کہ مصر میں پندرہ پونڈ ماہوار خرچ کر کے متوسط حیثیت میں رہ سکتا ہے۔ تمام شد

اعلان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠٦	١٠	غراض	اغراض
١٠٧	٤	باشاون	پادشاہون
١٠٩	١٤	ہوجانے باعث	ہوجانیکے باعث
〃	١٩	فی زمانا	جوفی زمانتا
١١٢	١٢	ہرفت	حرفت
〃	١٩	یونی فارم	یونی فارم
١١٨	١٤	کوکندہ الاکل	لوکندہ الاکل
١١٩	١٥	انکی زبانکی	انکی زبان کی
〃	١٤	زبانکی نسبت	زبان کی بہت
١٢٠	١	نبطوفلی	مبر نبطوفلی
〃	١٦	نکالے الخ	نکالکر اپنی زبانکی مفرد یا مرکب الخ
١٢٤	١٧	بچے ہوت	نہ بچے ہون گے
١٣٤	٥	قبائل	مقابل
١٤٠	١٠	جلدپیالہ	جلدیہ پیالہ
١٤١	٢	سفنہ	ثقہ
١٤٩	٨	اسکانام	اونکانام
١٥٦	٧	انامبصور	انامبسوط
١٥٦	١٣	لیو خذ الخ	بخیر اللہ الحمد